

سلسلہ اشاعت نمبر ۶

قرآن مجید

دوسری کتاب

جسے پڑھ کر عربی زبان کی واقفیت کے ساتھ
قرآن مجید کا ترجمہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے
مؤتبہ

عبد السلام قدوائی ندوی
شایع کردہ

تراداد علیہ السلام
نمبر (۳۸) این آباد پارک لکھنؤ

حاصل کرنے اور قرآن مجید کے معانی و طالب سے براہ راست
 واقف ہونے کا شوق دلایا۔ بہت سے مقامات پر درس کے حلقے قائم
 ہوئے اور جہاں اس کا انتظام نہ ہو سکا وہاں کے لوگ خط و کتابت
 کے ذریعہ ادارہ تعلیمات اسلام سے براہ راست تعلیم حاصل کرنے
 لگے۔ یہ سلسلہ روز بروز وسیع ہوتا جا رہا ہے۔

دس سبق کے بعد اس کی مشقی کتاب (تمرین الدروس) اور
 قرآن مجید کی پہلی کتاب شائع ہوئیں اور انھیں بھی عام طور سے پسند
 کیا گیا اور تقاضہ ہوا کہ دوسری کتاب جلد شائع کی جائے۔ ہماری
 خود بھی یہی خواہش تھی لیکن ادارہ کی تدریسی، تعلیمی، تبلیغی اور دوسری
 مصروفیتوں کی بنا پر اس کے لیے خاطر خواہ وقت نہیں نکلیا۔ پھر
 ادارہ میں کوئی گنبدانہ بھی موجود نہیں ہے اس بنا پر بھی خاصی دشواری
 اور تاخیر ہوئی اور حسب مرضی کام نہیں ہو پایا۔ ان وجوہ کی بنا پر
 تقریباً ایک سال کے بعد یہ دوسرا حصہ پریس میں جا رہا ہے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے ان کتابوں کی غرض یہ ہو
 کہ قرآن مجید کو مرکز بنا کر عربی سکھائی جائے تاکہ زبان کے ساتھ پورا
 دینی رنگ قائم رہے۔ چونکہ یہ خیال ہے کہ قرآن مجید کے ساتھ
 عام عربی استعداد بھی پیدا ہو جائے تاکہ تفسیر و حدیث اور فقہ و تاریخ
 وغیرہ کی دوسری عربی کتابیں بھی پڑھی اور سمجھی جاسکیں اور ضرورت
 کے مطابق عربی لکھنے اور پڑھنے کی بھی صلاحیت پیدا ہو جائے

آمَنَّا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین
 پندرہ سولہ برس پہلے قرآن مجید اور عربی زبان کی تعلیم کا جو
 آسان طریقہ ذہن میں آیا تھا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب وہ ایک
 مرتب سلسلہ کی شکل میں ملک کے سامنے آتا جا رہا ہے۔ فردوسی سنہ ۱۳۳۲
 میں جب اس سلسلہ کی سب سے پہلی کتاب عربی زبان کے دس سبق
 کے نام سے شائع ہوئی تھی تو یہ بات حاشیہ خیال میں بھی نہ تھی کہ یہ
 ناپیز کو شش اس قدر مقبول ہوگی کہ صرف ایک سال میں اس کے
 پانچ کراڈیشن شائع کرنے پڑیں گے۔ لیکن محض یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی
 ہے کہ اس نے اپنے ایک حقیر بندے سے ایک خاص خدمت لی۔
 اور اس کی قبولیت کے لیے لوگوں کے دلوں کو کھول دیا۔ ملک کے
 ہر حصہ میں دس سبق کے نسخے ہوئے اور ہر جگہ پسندیدگی کی نظر
 سے دیکھے گئے۔ ان اسباق کی سہولت نے لوگوں کو عربی زبان کے

پہلا سبق

قرآن مجید:-

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبَلِهِمُ
الْحَقَّ كَا نُوْلُ عَلَيْهِمْ دُلُكُ الْبُشَيْرِ وَالْمُعْرِبِ يُهْدِي
مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ
أُمَّةً وَاسْطًا لِكُلِّ شَيْءٍ فَتُشْهِدُكُمْ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونُ
الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي
كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِيَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعِ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ
عَلَى عَقْبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ تَكْبِيرًا إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى
اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ أَيْمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ
لَنَعُوفٌ رَحِيمٌ قَدْ تَرَى ثَقْلَكَ فِي السَّمَاوَاتِ
فَلَنَوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ
وَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لِيَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ الْحَقُّ مِنْ
بَيْنِهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ وَلَقَدْ أَتَيْتُ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِبَيِّنَاتٍ مَّا تَتَّبِعُوا قِبْلَتَكَ وَمَا
أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتِهِمْ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ
وَلَقَدْ نَبَّهْتُ الْيَهُودَ مِنْ بَيْنِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ

اس لیے قرآن مجید کے معانی و مطالب کی تشریح کے علاوہ عربی
 اردو ترجموں کی مشق بھی کرائی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارا ارادہ
 یہ ہے کہ قواعد کی اصطلاحی بحثوں سے زیادہ ان کے استعمال کی
 ڈالی جائے۔ ترجموں کی عبارتیں اسی اصول پر لکھی گئی ہیں اور اس
 عبارتوں پر اعراب لگانے کی مشق اسی غرض سے کرائی گئی ہے
 اس طرح پہلی کتاب میں قاعدوں سے سرسری تعارف ہو چکا ہے
 اب اس کتاب میں اس کام کو اور آگے بڑھایا گیا ہے اور اب
 کے ساتھ نحوی اور صرفی مسائل بھی مختصراً ذکر کر دیے گئے ہیں
 کہ گوش آشنا ہو جائیں اور کتابوں کے مطالعہ میں اجنبیت محسوس
 نہ ہو۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ اس ناچسپ تذکرہ کو قشش کو قبول فرمائے
 اور مزید خدمت کی توفیق بخشے۔ فقط

۲۳۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ
 عبد السلام قدوائی ندوی
 خادم ادارہ تعلیمات اسلام
 ۷۔ مئی ۱۹۴۵ء



عَقِب۔ ایڑی۔ جمع عَقَاب — اردو میں اُسے پاؤں پھر جانا اُسی
موقع پر بولا جاتا ہے جہاں عربی میں یَنْقَلِبْ عَلَیْ عَقِبِیْہِ
کہا جاتا ہے۔

یُضْمِیْمُ۔ اِجْتِمَاعَ (ضی ع) منافع کرنا۔ صیغے آقا م یُضْمِیْمُ کی طرح
آئیں گے۔ ملاحظہ ہو پہلی کتاب کا دوسرا سبق۔
تَقَلَّبَ۔ (ق ل ب) ہلنا۔ پھر پھر جانا۔ صیغے تَقَلَّبْ پہلی کتاب
سولھویں سبق کی طرح آئیں گے۔
شَطْر۔ طرف۔

اَهْوَاء۔ خواہشات ہونے کی جمع ہے۔
مُتَرَبِّیْن۔ شک کرنے والے۔ اسم فاعل مُتَرَبِّیْ کی جمع ہے مادہ
ر م ی، اور مصدر اِشْتَرَا (ر ب و ز ن اِشْتَعَالَ) ہے۔ صیغے
اِشْتَرَا پہلی کتاب پانچویں سبق کی طرح آئیں گے۔
تشریح:-

ہر قوم کی زندگی میں ہم آہنگی و یکسوئی پیدا کرنے کے لیے
کسی ایسے رُخ کی ضرورت ہوتی ہے جو اُس قوم کی توجہات
کا مرکز اور اس کی عقیدتوں کا محور ہو امت محمدی کے لیے
بھی اسی طرح ایک رُخ کی ضرورت تھی چونکہ وہ خدا کے
آخری پیغام کی حامل تھی اور اُس کی دعوت ملکوں اور
قوموں کی تنگائیوں میں محدود نہ تھی بلکہ اس کی پکار عالمگیر تھی

لَا تَكُنْ إِذًا تَمِّنَ الظَّالِمِينَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ
يَعْرِفُونَ نَسْأَلُهُمْ كَمَا يَعْرِفُونَ آبْنَاءَهُمْ وَقَدْ آتَيْنَاهُمْ
مِنْهُمْ لَيْسَ كَمُتُونِ الْخَوِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ اتَّقُوا مِنْ
رَبِّكُمُ كُلًّا تَكُونُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

پورے رکوع کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور

ضروری تشریح حسب ذیل ہے۔

وَقَدْ آتَيْنَاهُمْ (دلی)، پھیرنا۔ تمام صیفی سوئی (پہلی کتاب سبق ۸)
کی طرح آئیں گے۔

كُلًّا لَدِكْ۔ اسی طرح۔
رَعُوفًا۔ شفیق۔

وَسَطٌ۔ درمیانی وسط۔ چونکہ درمیانی چیز بہتر ہوتی ہو اس لیے
مجاورہ میں وسط بہترین کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ مشہور ہو
حَتَّىٰ لَا تُؤْمِرُوا وَتَسْطَرُّوا۔

شہداء۔ شہید کی جمع ہے اس کا ذکر پہلی کتاب سابقہ سبق میں
گزر چکا ہے اس موقع پر گواہ اور بتانے والے ترجمہ کیا جاتا ہو
منہوم کے اعتبار سے معیار حق بھی کہا جاسکتا ہے۔ مزید تفصیل
تشریح کے تحت میں آ رہی ہے۔

يُنْقَلِبُ۔ اس کا مصدر انْقَلَبَ (بروزن انْقِلَاب) ہے۔ معنی ہوں
پلٹنا۔ پھیرنا۔ صیفیوں کے لیے ملاحظہ ہو انجیل اور پہلی کتاب سبق ۱۲

واقعات پیش آچکے ہیں جو مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں، جوانوں اور لڑکوں سب ہی کے لیے ہمیشہ شمع راہ رہیں گے۔
 الٹر اکر حضرت ابراہیم کی ہمت کو دیکھیے کہ باپ، خاندان، قوم، بادشاہ بلکہ ساری دنیا کے مقابلہ میں حق کا برملا اعلان کر رہے ہیں اور اس راہ کی ہر مصیبت خندہ پیشانی سے برداشت کر رہے ہیں۔ حضرت ہاجرہ کو دیکھیے کہ خدا کی ذات پر انھیں کیسا اعتماد اور اس کی تائید و نصرت پر کس قدر بھروسہ ہے کہ ایک ویران و سنان اور بے آب و گیاہ چٹیل میدان میں ٹھہری ہوئی ہیں۔ شیر خوار بچہ گود میں ہے زندگی کا سامان ناپید ہے جبکہ خطرات سے بڑھے اور موت سامنے نظر آ رہی ہے لیکن خدا پر بھروسہ کا یہ حال ہے کہ حضرت ابراہیم سے پوچھتی ہیں کہ کیا خدا نے آپ کو یہ حکم دیا ہے اور جب حضرت ابراہیم اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ہاں تو فرماتی ہیں تب خدا ہمیں ضائع نہ کرے گا۔ حضرت اسماعیل کو دیکھیے ابھی نو عمری کا زمانہ ہے لیکن صبر و رضا کا یہ عالم ہے کہ باپ کے خواب کو سچ کر دکھانے کے لیے چھری کے ٹپے سر رکھ دیتے ہیں۔
 ان باتوں کے علاوہ اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابلِ لحاظ ہے کہ خانہ کعبہ کے علاوہ اور کسی جگہ کو یہ مرکزیت حاصل نہیں ہو سکتی تھی یہودیوں کا قبلہ اختیار کیا جاتا تو عینائی اسے

اور سبے بندگان اہی اسکے کیاں مخاطب تھے ایسے کسی ہمت کا تین اور کسی قبلہ کا تقرر اور بھی زیادہ ضروری تھا اسی بنا پر اسلام نے شروع ہی سے اس مسئلہ کو اہم سمجھا عبادت کے ساتھ ہی قبلہ مقرر ہوا اور اسکی طرف رخ کرنا لازمی قرار دیا گیا۔ اس غرض کیلئے محض کوئی ہمت اختیار نہیں کی گئی نہ کسی دریا پار و غیرہ کو قبلہ قرار دیا گیا کیونکہ ایسا کرنا محض بے خیالی ہی کی بات نہ تھی بلکہ آگے چل کر اس سے سخت مضرتوں کا اندیشہ تھا۔ قبلہ کے اثرات ساری زندگی پر پڑنے ضروری تھے اس لیے ضروری تھا کہ کسی ایسی چیز کو کعبہ مقصود قرار دیا جائے جو توحید کا ایسا سرچشمہ ہو کہ اُس کے تصور سے خدا پرستی کا دلولہ پیدا ہو اور اس کے ساتھ ایسی روایات وابستہ ہوں جن سے زندگی کے ہر دور اور عمر کی ہر منزل میں رہنمائی حاصل کی جاسکے۔ جن کی یاد سے افسردہ دلوں میں زندگی کا دلولہ پیدا ہو، دبے ہوئے حوصلے ابھریں، اگر تے ہوئے دل سنبھلیں اور کجعتی ہوئی طبیعتیں پھر جوشِ عمل سے معمور ہو جائیں۔

اس نقطہ نظر سے غور کیجئے تو اس گھر سے بڑھ کر قبلہ کے لیے اور کون کون موزوں ہو سکتی تھی جو دنیا کے ہنگامہ میں خدا کا پہلا گھر اور حضرت ابراہیم حنیف اور اسمعیل ذریعہ علیہا اسلام کی یادگار ہے۔ جہاں خدا پرستی و حق پسندی، اخلاص و ایمان داری ایثار و قربانی اور جرات و ہمت کے ایسے بے مثال عظیم نظیر

تقریباً سولہ مہینے بعد حکم آیا کہ اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کر لو
اس حکم کے بعد کعبہ مسلمانوں کا مرکز قرار پایا اور کفار و مشرکین
کی طرح یہود و نصاریٰ سے بھی امتیاز ہو گیا۔

مکہ معظمہ کی مرکزیت کے سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے
کہ ہمیں سے دعوت محمدی کا آغاز ہوا اور ہمیں کی تیرہ برسوں کی
جانتکا ہیوں اور قربانیوں کے بعد اسلام کی ایسی بنیاد قائم
ہوئی جس نے بعد کو ایک عظیم الشان عمارت کی شکل اختیار کی
اس لیے ضروری تھا کہ اسے ہمیشہ نگاہوں کے سامنے رکھا
جائے تاکہ ہر حال میں ہمیں بلند اور ولولے تازہ رہیں اور شدت
سے شدید مشکلات میں بھی قدم پیچھے نہ ہٹیں بلکہ اعلا رکبتہ اللہ
کی جدوجہد برابر جاری رہے۔

وَلَنَنْظُرَ اور نَظَرُ کے معنی اور پر بیان ہو چکے ہیں غادہ کعبہ
کو مرکز عالم بنا کر مسلمانوں کو اس کا متولی مقرر کیا جا رہا ہے اس
طرح کعبہ لوگوں کا قبلہ اور مسلمان ان کے پیشوا قرار پا رہے ہیں
اور ان سے کہا جا رہا ہے کہ جس طرح ہم نے تمہارے لیے یہ
بہترین قبلہ مقرر کیا ہے اسی طرح تمہیں بھی بہترین امت بنا یا
ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے نمونہ و عمل
ہیں اور تم دوسروں کے لیے رہنما اور معیاد حق ہو۔ اس مفہوم کو
ایک دوسری جگہ اس طرح بیان کیا ہے کہ تَمَّ حَنِيقُ الْمُتَمِّتَةِ

قبول نہیں کر سکتے تھے عیسائیوں کا قبلہ اختیار کیا جاتا تو یہودی
 اسے تسلیم نہیں کر سکتے تھے۔ یہی حال اور دوسرے مقامات
 کا تھا لیکن حضرت ابراہیم سب کی عقیدتوں کا مرکز تھے یہودی
 بھی انھیں مانتے تھے عیسائی بھی انھیں تسلیم کرتے تھے اور
 مشرکین عرب بھی انھیں اپنا بزرگ سمجھتے تھے اس لیے ان کی
 بنائی ہوئی عبادت گاہ سب کے لیے قابلِ تعظیم ہو سکتی تھی
 اس لیے مکہ معظمہ کا یہی گھر کعبہ بن سکتا تھا لیکن مشکل یہ تھی کہ قریش
 نے اس مقدس گھر کو بت خانہ بنا رکھا تھا اس لیے ضروری تھا
 کہ کچھ عرصہ کے لیے مسلمانوں کا قبلہ کسی اور مقام کو بنایا جائے
 تاکہ کفار و مشرکین اور مسلمانوں کے درمیان امتیاز ہو جائے اور
 یہ بات بالکل واضح ہو جائے کہ اسلام قریش کی کافرانہ زندگی سے
 قطعاً کوئی تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس کا تعلق اللہ کے پاک نبیوں
 اور مقدس رسولوں سے ہے اس بنا پر پہلے بیت المقدس قبلہ
 قرار پایا۔ یہ حکم عربوں کے لیے بڑا سخت تھا صدیوں کی پُرانی
 عبادت گاہ کو یکدم چھوڑ کر بالکل دوسری طرف رخ کرنا بہت
 دشوار تھا اس کڑی آزمائش میں وہی لوگ پورے اتر سکتے تھے
 جو اپنی خواہشات و جذبات کو بالکل قربان کر چکے ہوں اور
 صرف خدا کا حکم اور اس کی مرضی ان کا مقصود ہو۔ جب یہ آزمائش
 پوری ہو چکی اور کفر و ایمان کے درمیان فرق ہو چکا تو ہجرت کے

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمِنُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ
 الْمُنْكَرِ (تم بہترین امنست ہو جو لوگوں کے لیے مقرر کیے گئے ہو
 تاکہ تم اچھی بات کا حکم دو اور بُری بات سے روکو) اس موقع پر
 اس جانب بھی اشارہ کر دیا گیا کہ امام اقام اور مقتدرے عالم
 بننے کے لیے ضروری ہے کہ آنحضرت - صلی اللہ علیہ وسلم کی
 ذات کو مسلمانوں کے لیے نمونہ عمل ہونا چاہیے اور اچھی باتوں
 کا پھیلانا اور بُری باتوں سے روکنا ان کا شیوہ ہونا چاہیے۔
 تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمان اللہ و رسول کی اطاعت کرتے
 رہے اور خیر کی اشاعت میں سرگرم اور مشرک و بدلتے میں مصروف رہے
 اس وقت تک وہ ساری دنیا کے سردار بنے رہے لیکن جب سے
 انھوں نے اپنی یہ روش بدلتی ذلت کے گڑھے میں گرتے جا رہے
 ہیں ورنہ مسلمان دنیا میں بھی معیار حق تھے اور آخرت میں بھی۔
 قرآن مجید میں دوسری جگہ اس کا وضاحت سے ذکر ہے حدیث
 میں بھی اس کا مفصل بیان ہے کہ جب قیامت میں امتیں اپنے
 رسولوں کی تبلیغی کوششوں کا انکار کریں گی تو امت محمدی
 انبیاء علیہم السلام کی طرف سے گواہی میں پیش ہوگی اور آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گواہ ہوں گے۔
 وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّكُمْ لَا يَتَّخِذُكُمْ كَاشَانَ نَزُولٍ بِهِ
 کہ جو لوگ قبلہ کی تبدیلی سے پہلے انتقال کر چکے تھے ان کے

الساعة قال ما المسئول عنها با علم من السائل قال
 فاخبرني عن اماراتها قال ان تلك الامم ^{الاولى} ربيتها وان ترمي
 الحفافة العبرة العالة رعاء ^{الاولى} الشاء يتطاوون في الميمنة
 قال ثم انطلق فلبث مليا ثم قال لي يا عمر ^{الاولى} انك ربيتها
 السائل؟ قلت الله ورسوله ^{الاولى} علم قال فانه حين يبل تايم
 يعلمكم دينكم - (مسلم)

وفی روایتی کہ علیہ السلام بعد ان اخبر عن امارات
 الساعة قال فی خمس لا یعلمهن الا الله ^{الاولی} ان
 الله عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم ما في
 الارحام وما تدري نفس ما اذا تكسب غدا رما تدري
 نفس باي ارض تموت ان الله عليم خبير - (مسلم)
 تلك الامم ربيتها کا مطلب یہ ہے کہ اس نوٹڈی کی طرح ہے حیثیت
 ہو جائے گی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ باندیوں کی کثرت ہوگی اور
 ان کی اولاد چونکہ آقا کی اولاد ہوگی اس لیے گویا کہ مالک ہوگی
 الحفافة کا واحد حافی - علة کا عاری - رعاء کا راعي - شاء
 کا نشاء ہے -

۳، عربی میں ترجمہ کیجیے -

حضرت علیؑ درع و تقویٰ میں بہت بڑھے ہوئے تھے اپنی
 خلافت کے زمانے میں بھی موٹا لباس پسند کرتے اور معمولی

فَمَا لَا يَنْفَعُكُمْ إِنْ الْكَافِرِينَ يَمْتَرُونَ فِي الْحَقِّ فَلَا يُؤْنَسُ
النَّاسَ حَقُّهُمْ وَلَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ عِبَادَةً خَالِصَةً
(ب) ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن
جلوس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات
یوم ^{یوم الاربعاء} اذا طلع علینا رجل شامی بياض الثياب
شدید سولد الشعر لا یؤی علیہ اثر اسفر ولا یعرف
منا احد حتی جلس الی الانبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاسند ركبتيه الی ركبتيه ووضع کفیه علی فخذیه
وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسلام ان تشهد ان لا
اله الا الله وان محمدًا رسول الله وتقیم الصلوة
وتؤتی الزکوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان
استطعت الیه سبیلًا قال صدقت قال فنجبنا له
یسالہ ویصدقه قال فاخبرنی عن الایمان قال ان
تؤمن بالله وملتکته وکتابہ ورسوله والیوم الآخر
وتؤمن بالتقید وخیرہ وشره قال صدقت وقال
فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد الله کانک
تراه فان لم تکن تراه فانه یراک قال فاخبرنی عن

الفاظ کے معانی

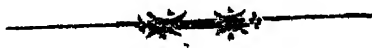
موتا۔ خَشِنَ	بہت بڑھے ہوئے۔ شَدِيد
کوزہ۔ کُوْزَر -	معمولی۔ جَسْب
سَوَّحِيْبِيّ	تھیلی۔ جِرَاب
وجہ۔ آجَل	انڈیلنا۔ صَدَبَ (مثل من پہلی کتاب میں)
نوع۔ حَلَاث جمع اَحْذَاث -	کم کرنا۔ نَقَصَ - (ن)
دوڑتا ہوا آیا۔ جَاءَ يَمْعَى -	بیان کرنا۔ قَصَّ عَلَی - اِحْبَاد -
فریب دینا۔ عَنَى - يَغْرُو	نفرت کرنا۔ يَغْضُ (ن)
قواعد - پہلی کتاب میں چند قاعدے بیان کیے گئے ہیں -	
اب کچھ ضروری باتیں اور بیان کی جا رہی ہیں -	

و۔ (۱۔ ح)۔ یہ حروف علت کہلاتے ہیں جس فعل میں ان میں سے کوئی حرف آجاتا ہے وہ معتل کہلاتا ہے اگر حرف علت (و۔ ا۔ ی) ف کی جگہ پر ہوتا ہے تو اسے مثال کہتے ہیں اگر عین کے بجائے ہوتا ہے تو اجوف اور لام کی جگہ پر ہوتا ہے تو ناقص کہتے ہیں۔ اس سبق میں ہم اجوف کا ذکر کرتے ہیں۔ اجوف کی دو صورتیں ہوتی ہیں اگر حرف علت واو ہے تو داوی کہتے ہیں اور اگر ی ہوتا ہے تو یائی کہتے ہیں۔ یائی صرف عوہ باب (ض) سے آتا ہے مثلاً بیع، حیشیل، صید وغیرہ (ض) کے تمام صیغے ذاد، یزید کی طرح

۱۔ الہاب کا بیان قرآن مجید کی پہلی کتاب کے سبق ۱۸ و ۲۰ کے آخر میں ملاحظہ ہو ۱۲

کھانا کھاتے۔ ایک دن ایک شخص آپ کے پاس آیا تو دیکھا کہ آپ کے پاس ایک پیالہ اور پانی کا گورہ رکھا ہے آپ نے تعجب سے سٹو نکالے اور پیالے میں ڈالے پھر اس پر پانی اُنڈیلا اور پی گئے۔

کسی چیز کے خریدنے کے لیے بازار جاتے تو کوشش کرتے کہ کوئی شخص حکومت کی وجہ سے آپ کے لیے قیمت نہ کم کرے ایک شخص نے آپ کو بازار میں دیکھا کہ دوکانوں پر جگہ لگا ہے ہیں تاکہ اپنے لیے قیمتیں خریدیں جب کوئی دوکاندار آپ کو پہچان لیتا تو اس سے نہ خریدنے اسی طرح دیر تک پھرتے رہے یہاں تک کہ ایک نو عمر لڑکے سے تین درہم میں ایک قیمتیں خریدی جب اس کا باپ آیا اور لڑکے نے واقعہ بیان کیا تو وہ دوڑتا ہوا آپ کے پاس آیا اور کہا اے امیر المومنین ایک درہم لے لیجیے کیونکہ قیمتیں کی قیمت دو درہم ہے لیکن آپ نے اسے قبول نہیں کیا اور فرمایا کہ میں نے خوشی سے اسے یہ قیمت دی ہے۔ درہم و دینار سے سحتِ نفیہ کرتے تھے اور فرماتے تھے اے صغرا، اے بیضا، میرے عمیر کو فریاد ہے۔ اے دنیا میں نے تجھے تین طلاقیں دیدی ہیں۔



لفظ کے معنی سیغوں کی شناخت اور ان کی ترتیب آپ کو پہلے سے معلوم ہے اس لیے یہاں کچھ نہیں لکھا گیا اگر ضرورت ہو تو ”عربی زبان کے دس سبق“ کے تیسرے، ساتویں اور نویں سبق اور قرآن مجید کی پہلی کتاب کے چوتھے سبق دذاد پر ایک نظر ڈال لیجیے۔

دوسرا سبق

(۱) قرآن مجید۔

وَلِكُلِّ وُجْهَةٍ مَّا مَوْجُودًا قَاسٍ تَتَّبِعُوا الْحَيٰثِيَّاتِ اِنَّ
مَّا تَكُوْنُوْنَ اِلَّا فِىْ اَيِّ يَوْمٍ يَّكُوْمُ اللّٰهُ جَمِيعًا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ وَفِيْهِ وَّ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلٍ وَّ جِهَتِكَ
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ اِنَّهُ لَلْعَلِيُّ مِنْ رَّبِّكَ وَ مَا
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ
قَوْلٍ وَّ جِهَتِكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ حَيْثُ مَا
كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْكُمْ هَكَذَا شَطْرًا لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ
عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلا تَحْشَوْهُمْ
وَلَا تَحْزَنْوْا وَ لَا يَتَمَنَّوْنَ عَلَيْكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تُتَّقُوْنَ
كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رُسُلًا يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰیٰتِنَا

آتے ہیں (ملاحظہ ہو پہلی کتاب چوتھا سبق) اس موقع پر تمام صیغوں کے
طرف اشارہ ہو چکا ہے یہاں پورے صیغے پھر تفصیل سے لکھے جائیں
ہیں تاکہ یاد میں کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ باب (اس) یای اور وای کے صیغے
یہاں ہوتے ہیں اس لیے اسکے **ماضی** علیحدہ لکھنے کی ضرورت نہیں

زَادَ زَادَا زَادُوا زَادَتْ زَادَتَا زَادَتَا زِدْتُ زِدْتُمْ
زِدْتُمْ زِدْتُمْ زِدْتُمْ زِدْتُمْ زِدْتُمْ زِدْتُمْ

مضارع

يَزِيدُ يَزِيدَانِ يَزِيدُونَ يَزِيدُ يَزِيدَانِ يَزِيدُونَ
يَزِيدُونَ يَزِيدُونَ يَزِيدُونَ يَزِيدُونَ يَزِيدُونَ

امر

زِدْ زِيدَا زِيدُوا زِيدِي زِيدِي زِيدِي

نہی

لَا تَزِيدُ لَا تَزِيدَا لَا تَزِيدُوا لَا تَزِيدِي لَا تَزِيدِي لَا تَزِيدِي

۱۔ ماضی مضارع امر و غیر کے صیغوں کے درمیان کی ترتیب سمجھنے کیلئے عربی زبان کے دس سین
کا سبق ۳۷۳ و ۳۷۴ ملاحظہ ہو ۲۔ اور ات الٹا ہوتے ہیں تو دونوں کو ملا کر بھی پڑھتے
ہیں مثلاً زِدْتُ کو زِدْتِ

ان الذین اوتوا الکتاب لیعلمون انہ الحق من ربہم
کہہ کر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی نبوت اور تجویز قبائلیہ کا یہ بیجا ملہ علمائے اہل کتاب میں
پہلے ہی سے مشہور و معروف ہے اور یہ وہی قبلہ ابراہیمی
ہے جسے تم محبوب رکھتے ہو اور جس کی طرف رخ کرنے کے
آرزو مند ہو۔ دوسری آیت میں یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یہ
صرف اہل کتاب ہی کی شہادت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے
نزدیک بھی حق ہے (وَاقِنَّا لَالحَقُّ مِنْ رَبِّکَ) تیسری جگہ
فرمایا کہ یہ قبلہ اس لیے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ کسی کے لیے حیلہ
و محبت کی گنجائش نہ رہے۔ بعض علما کی یہ بھی رائے ہے کہ
پہلی آیت اس حالت کے متعلق ہے جب لوگ مسجد حرام کے
اندروں دوسری آیت مسجد حرام سے باہر مگر مکہ معظمہ کے
اندروں رہنے والوں کے بارہ میں ہے اور تیسری آیت سارے
عالم کے لیے ہے۔ چونکہ پہلی آیت میں تَنْصَلُّوا کا لفظ آگیا ہو
اس لیے دوسری آیت میں اِنَّہ لَالحَقُّ من ربک کہہ کر بتایا
جا رہا ہے کہ یہ حکم محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش
کرنے کے لیے نہیں ہے بلکہ واقعہ حق ہے۔ اس کے بعد پھر
تیسری مرتبہ اس حکم کی تکرار کی غرض یہ ہے کہ ایسے برحق قبلہ
پر مداومت کرنا چاہیے۔

وَيُذَكِّرْكُمْ وَلْيَعْلَمُوا الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُوا
قَالَ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ قَاوُكُمْ فِي آذَانِكُمْ
وَأَعْيُنِكُمْ قُلُوبِكُمْ وَلَا تَقْفُوا ۝

پوسے ذور سے رکوع کا ترجمہ کیجیے نئے الفاظ کے معانی ۱۱
ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

وَجْهَةً - سمت - رخ -

مُؤْتَى - پھیرنے والا - کیٹی کا اسم فاعل ہے -

إِسْتَبْقُوا - استنباط (بروزن) افعال، سبقت چاہنا - گردان کے
لیے دیکھیے پہلی کتاب (بارہواں سبق آخری سطور) انتخاب
خبروات - نیکیاں - حثیث کا لفظ جمع ہے -

آیت نما - کہیں بھی -

أَرْسَلْنَا - ارسال (بروزن) افعال، - در - س - ل - بھیجنا - گردان
کے لیے دیکھیے پہلی کتاب (پہلا سبق) انعام
لِغَلَا - تاکہ نہ ہو - اصل میں یوں ہے ر - ل + آٹ + لا، ن - لام
میں ملا دیا گیا ہے -

تشریح :-

تخویل قبلہ کے حکم کو تاکید کے ساتھ تین مرتبہ ذکر کیا گیا لیکن
کلام الہی کا اعجاز دیکھیے کہ ہر مرتبہ ایک خاص رعایت ملحوظ
رکھی ہے اور ہر جگہ ایک نیا نکتہ پیش نظر ہے پہلی آیت میں

(۲) ۱۔ اردو میں ترجمہ کیجیے :-

اِسْتَبَقْتُ - لَا تَسْتَبِقُ - خَشِيتُ - تَخْشَى - لَا تَخْشَى
لَا يَخْشَوْنَ - لَمْ يَخْشَ - خَشَوْا - زَكُوا - زَكَيْتُمْ
لَمْ تَسْتَبِقُوا - لَنْ يُوسَلَ - لَمْ يُؤَلَّ -

لَقَدْ ارْسَلْنَا نَبِيًّا مُّحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَى النَّاسِ لِيُنْذِرَهُمْ وَيُبَشِّرَهُمْ وَيُعَلِّمَهُمُ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيَهُمْ وَقَدْ جِئْتُمْ بِهِيَ الْيَتِيمَةَ
فَلَنْ يُرْسِلَ بِعَدَلٍ رَّسُولًا - وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ
وَجِئْتُ بِهِيَ نَافِلَةً الرِّسُولِ وَاسْتَبَقَ الْحَيَاتِ وَ
خَشِيَ يَوْمَ الدِّينِ -

(ب) اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

عن عبد الرحمن بن خباب السلمي قال خطب النبي
صلى الله عليه وسلم فحث على جيش العسرة فقال
عثمان رضي الله عنه على مائة بعير باحلاسها و
آقتابها ثم حث فقال عثمان على مائة اخری
باحلاسها و آقتابها ثم نزل مرقاة من المنبر ثم
حث فقال عثمان على مائة اخری باحلاسها و آقتابها
فرايت النبي صلى الله عليه وسلم يقول بيده
يُحَرِّكُهَا مَا عَلَى عِثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا -

لَيْسَ لَكَ - فَتَوَكَّلْ سے متعلق ہے مطلب یہ ہو کہ تم مسجد حرام کی طرف رخ کرو تا کہ شدید درجہ کے سرکشوں اور غمناک پسندوں کے علاوہ اور کسی کو تھامے خلاف اعتراض کی گنجائش نہ رہے اور کعبہ کی طرف رخ کر لینے کے بعد اہل کتاب بھی دیکھ لیں کہ آپ اُن کے یہاں کے بیان کردہ اوصاف کے مطابق ہیں اور کفار عرب کا یہ شبہ بھی مٹ جائے کہ ملت ابراہیمی کا داعی قبلہ ابراہیمی سے انحراف کیونکر کر سکتا ہے۔ بعض مفسرین نے اَلَّذِيْنَ كُوْنُوْا عَلٰی كَعْبَتِهِمْ سے بدل مانا ہے ان کے نزدیک مطلب یہ ہو گا کہ تحویل قبلہ کا حکم ایسے ہوا ہے تاکہ لوگوں کو تم پر کوئی راہ اعتراض نہ مل سکے بلکہ ان ہی لوگوں پر اعتراض کی گنجائش ہو جنہوں نے زیادتی کا شیوہ اختیار کر رکھا ہے۔

كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رُسُوْلًا مِّنْ قَبْلِكَ يَتْلُوْا عَلٰی كَعْبَتِهِمْ سے ہے یعنی یہ تحویل قبلہ ایسی ہی نعمت ہے۔ جیسی بعثت نبوی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا سلسلہ کَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً مِّنْ سَلَمَةٍ سے قائم کیا جائے اس صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے تمہیں بہترین قبلہ بخشا، تمہیں خیر الام بنایا اور ایسے عظیم المرتبت نبی سے سرفراز فرمایا ہیں تمہیں چاہیے کہ ایسے کریم و رحیم معبود کا شکر ادا کرو اور ہمیشہ اس کی یاد میں رطب اللسان ہو۔

الحصى يخبث وكان يطعم الناس طعام الامارة
 ويداخل بيتهم فياكل الخلد والزيت .

(صفة الصفوة لابن الجوزي)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

فتح موصلی کا بیان ہے کہ میں نے جنگل میں ایک لڑکے کو
 دیکھا جو ابھی تک سن بلوغ کو نہیں پہنچا تھا وہ اکیلا چل رہا تھا
 اور اپنے دونوں ہونٹوں کو حرکت دے رہا تھا میں نے اسے
 سلام کیا اس نے مجھے سلام کا جواب دیا پھر میں نے کہا کس طرف
 قصد ہے کہا اپنے رب کے گھر کی طرف ۔ میں نے کہا تم اپنے
 ہونٹوں کو کیوں حرکت دیتے ہو کہا اپنے رب کا کلام پڑھتا
 ہوں میں نے کہا تم ابھی مکلف نہیں ہوئے ہو ۔ اس نے جواب دیا
 میں دیکھتا ہوں کہ موت مجھ سے کم عمر کو اٹھا لیتی ہے ۔ میں نے کہا
 لیکن تمھاری قدم بھوٹے ہیں اور تمھاری راہ طویل ہے اس نے
 کہا میرا کام صرف قدم اٹھانا ہے پہنچانا اس کے ذمہ ہے ۔
 میں نے کہا تادراہ اور سواری کہاں ہے ؟ کہا میرا یقین میری
 زاد ہے اور میرے پیر میری سواری ہیں ۔ میں نے کہا میں روٹی
 اور پانی کے متعلق تم سے دریافت کرتا ہوں ۔ کہا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
 آپ کا کیا خیال ہے ؟
 اگر کوئی شخص آپ کو دعوت دے تو کیا آپ کے لیے

كان رضى الله عنه اسلم قد يما قبل دخول رسول الله
 صلى الله عليه وسلم دار الأرقم وهاجر الى الحبشة
 المهاجرين ولبا خرج رسول الله صلى الله عليه
 وسلم الى بدر خلفه على ابنته رقية ليمتضيا و
 ضرب له بسهم وأخذه وقال لك اجر رجل من
 شهد بدرًا وزوجه ام كلثوم بعد وفاة رقية
 وقال لو كان عندي ثالثة لزوجتها عثمان —
 وسكنى ذا النورين لجمعه بنتى رسول الله صلى الله
 عليه وسلم — وبأيم عنه رسول الله صلى الله
 عليه وسلم بيده في بيعة الرضوان وقال بيده
 هذه يد عثمان ف ضرب بها على يده فقال هذه
 لعثمان — وسمع رضى الله عنه المسجد النبوى
 باموال النبى صلى الله عليه وسلم وباع بثرد ومئة و
 ابا مائة و جعلها وقفًا للمسلمين وكان يحيط الليل
 ويصوم النهار وربها يتم القرآن في ركعة واحدة
 وكان متواضعا جدا قال الحسن رضى الله عنه
 رأيت عثمان نائما في المسجد ورداءة تحت راسه
 فيجمع الرجل فيبليس كأنه احد هم وقال رأيت
 عثمان يقيى في المسجد وهو خليفة ويقوم وانش

آتا ہے۔ باب (ن) کے مینے عاذَ یَعُوذُ (ملاحظہ ہو پہلی کتاب
پہلا سبق) کی طرح آتے ہیں۔ اس موقع پر اجمالی ذکر ہو چکا ہو یا
پھر تفصیل سے تمام مینے لکھے جا رہے ہیں تاکہ مکمل طریقہ سے
نظر کے سامنے آجائیں اور ذہن میں محفوظ ہو جائیں۔

ماضی

عَاذَ عَاذًا عَاذًا عَاذًا عَاذًا عَاذًا عَاذًا
عَاذَ شَمًا عَاذَ شَمًا عَاذَ شَمًا عَاذَ شَمًا عَاذَ شَمًا عَاذَ شَمًا

مضارع

يَعُوذُ يَعُوذَانِ يَعُوذُونَ يَعُوذُ يَعُوذَانِ يَعُوذُونَ
يَعُوذُونَ يَعُوذِينَ يَعُوذُونَ يَعُوذُونَ يَعُوذُونَ يَعُوذُونَ

نہی	امر
لَا تَعُوذُ لَا تَعُوذَانِ لَا تَعُوذُونَ لَا تَعُوذُونَ لَا تَعُوذُونَ لَا تَعُوذُونَ	عَاذَ عَاذًا عَاذًا عَاذًا عَاذًا عَاذًا عَاذًا عَاذًا عَاذًا عَاذًا عَاذًا عَاذًا

تیسرا سبق

(۱) قرآن مجید :-
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

مناسب ہے کہ آپ اُس کے گھر زاد راہ لا کر لے جائیں۔ میرے
آقا نے مجھے اپنے گھر کی طرف بلا یا ہے میں اس کی دعوت پر
لیک کہتا ہوں یہ اس کا کام ہے کہ میرے لیے زاد راہ اور
سواری کا انتظام کرے۔

الفاظ کے معانی

بلوغ۔ حُلُو۔ دُشْد۔	اُمّالینا۔ اَحَد۔ تَوَقُّی
اکملا۔ دُشْد۔	انتظام کرنا۔ تَوَقُّی۔ تَوَقُّی (پہلی بار)
قدم۔ خُطُو۔ جَمْعُ خُطَا	قدم اُٹھانا۔ نَقْلُ الْخُطَا۔
چھوٹے۔ تَصْبِيحٌ۔	پہنچانا۔ بَلَاغ۔
ہونٹ۔ شَفَتٌ۔	سواری۔ رَاحِلَةٌ۔
حرکت دینا۔ حَرَكَةٌ مِثْلُ تَفْعِيلٍ	دعوت دینا۔ دَعَا يَدْعُو
سلام کرنا۔ تَسْلِيمٌ	کیا خیال ہو؟ اَرَأَيْتَ
جواب دینا۔ رَدٌّ عَلَيَّ۔	مناسب ہے۔ مَعْلُومٌ رُبُّكَ تَبَعِي (دل)
مکلف نہیں ہوا۔ قَاصِدًا مَكْلَفًا لَمْ يَكُنْ	لاؤ کر لیجانا۔ حَمْل۔
قَلَمًا تَكْلِيفٌ عَلَيَّ۔	لیک کہنا۔ تَكْلِيْفٌ مِثْلُ تَوَقُّی (پہلی بار)

قواعد۔

اجوت یا لک کا ذکر پچھلے سبق میں ہو چکا ہے اب اجوت واوی کا
ذکر کیا جاتا ہے یہ (ن) یعنی نعر اور (س) یعنی سنج دو بابوں سے

ملعہ ابواب کی تفصیل اور انکی شکلوں کی تشریح معلوم کرنے کیلئے پہلی کتاب ص ۱۸ و ۲۰ دیکھیے۔

تَبْلُغٌ۔ اس کا مادہ (ب ل غ) مصدر بَلَغَ اور معنی آ کرنا ہے
 مینے تَلَّی تَلَّی کی طرح آئیں گے (پہلی کتاب پانچواں سبق)

جُوعٌ۔ بھوک۔

نَقْصٌ۔ کمی۔

اَصَابَتْ۔ اصحابہ (ہیں وہ) پہونچنا۔ مینے اِقَامَۃ کی طرح آئیں گے
 (پہلی کتاب دوسرا سبق)

صَلَوَاتٌ۔ مہربانی صلوٰۃ کی جمع ہے۔

شُعَائِشٌ۔ نشانیاں شیعار کی جمع ہے۔

اِعْتِمَادٌ۔ اِعْتِمَادِ م (د) عمرہ کرنا۔ عمرہ طواف کعبہ اور صفا و مردہ
 کے درمیان سعی (دو ٹونا) کا نام ہے یہ ایام حج کے علاوہ دوسرے
 دنوں میں بھی کیا جاتا ہے۔

حُنَاخٌ۔ (ج ن ح) گناہ۔

شَاكِرٌ۔ شکر دان۔

يَطْوُونَ۔ اَطْوَوْفٌ ہر وزن اِنْفَعَل (ط و ف) طواف کرنا۔

باب اور صیغوں کو سمجھنے کے لیے ملاحظہ ہو پہلی کتاب سبق ۱۶۔

لفظ اِسْتَفْعُوْا اور صیواں سبق قواعد متعلق ابواب۔

تَطْوَعٌ۔ تَطَوُّع (ط و ع) خوشی سے کرنا۔ صیغوں کے لیے ملاحظہ
 ہو پہلی کتاب سو ملواں سبق۔ لفظ تَفْعِلُوْا۔

يُنْظَرُونَ۔ اِنْظَارٌ (ن ظ ر) ہمت دینا۔ مضارع مجہول ہے

آمَنَّاكَ ۖ بَلَّ أَحْيَاءُ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۚ وَلَنَسْجُدَنَّكَ
 لِشَيْءٍ مِّنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۚ وَنَقُصُّ مِّنَ الْأَمْوَالِ الَّتِي لَنَا لَنُقَرِّبَ
 بِهَا بِرَّكَاتِكَ وَنُبَشِّرَ الطَّيِّبِينَ ۚ أَلَيْسَ إِنَّ ذَٰلِكَ آصَابَتْهُمْ
 مُصِيبَةٌ ۖ أَلَا تَلَاحُظُ ۚ أَلَا إِلَهُكَ إِلَّا اللَّهُ قَدْ تَأَنَّكَ الْبَاقُونَ ۚ أَوَلَمْ يَكُنْ
 عَلَيْهِمْ مَّوَدَّةٌ مِّمَّنْ ذَرَيْهِمْ وَرَحْمَةٌ مِّنْكَ ۚ أَوَلَمْ يَكُنْ
 لَهُمُ الْمَهْدُودُونَ ۚ إِنَّ الصَّافِي لَمُسَوِّوَةٌ مِّنْ سُبْحَانَ اللَّهِ
 فَمَنْ حَبَمَ الْبَيْتِ أَوْ لَعَنَ فَلَا حَبَّ نَارَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّقَ
 بِحِمَامٍ وَمَنْ تَطَّوَّقَ حَتَّىٰ قَاتَ اللَّهُ سَكَرًا عَلَيْهِ ۚ
 إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ مَا أَتَيْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ
 مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّ لِلنَّاسِ فِي الْكُتُبِ أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ
 اللَّهُ وَلِيَعْلَمَهُمُ اللَّعِينُونَ ۚ إِلَّا الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
 وَبَيَّنَّا قُلُوبَهُمْ ۚ أَوَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا الْمَتَّقُونَ
 الرَّحِيمِينَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارًا
 أَوَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ
 حُلِيِّينَ فِيهَا لَا يَخْفَعُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ
 قُلِ الْمَكُولُ لَا أَحَدٌ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
 تيسر رکوع کا شروع سے آخر تک ترجمہ کیجیے نئے الفاظ کی تفسیر

اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

بھی بیچ معلوم ہوں گے اور انسان سے ایثار و قربانی اور جاننا بجا
دفاعکاری کے حیرت انگیز واقعات ظاہر ہوں گے۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ - انی اخلا لایۃ - حضرت ابراہیم جب
حضرت ہاجرہ کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکہ معظمہ کے بے آب
گیاہ خشک میدان میں چھوڑ آئے تو حضرت اسمعیل گو د میں تھے
جب ساتھ کا پانی ختم ہو گیا اور حضرت اسمعیل پیاس کی شدت
سے تڑپنے لگے تو حضرت ہاجرہ پریشانی میں تڑپنے لگیں اللہ
تعالیٰ نے اپنے فضل سے زمزم کا چشمہ جاری فرما دیا۔ یہ واقعہ
اسی صفا و مروہ کے درمیان پیش آیا تھا۔ اس لیے صبر و ضبط کے
اس امتحان کی یادگار کے طور پر صفا و مروہ کے درمیان
دو ڈونا (سعی) بھی کرسم حج میں شامل کر دیا گیا ہے۔ حضرت
اسمعیل کی قربانی کا واقعہ بھی مروہ ہی کے پاس ہوا ہے۔ اوپر
کی آیتوں میں صبر و برداشت کی تلقین کی گئی ہے۔ یہاں صفا و مروہ
کا ذکر کر کے صبر و برداشت کے اس عظیم الشان واقعہ کی وجہ
اشارہ کر دیا گیا جو ہمیشہ مشکلات و مصائب کے مواقع پر لوگوں
کے لیے تسکین کا سہارا رہے گا۔

اسی سلسلہ میں لوگوں کے ایک شبہ کا بھی جواب دے دیا گیا۔
جاہلیت کے زمانہ میں مشرکین نے صفا و مروہ کے پاس اساتذہ
نائلہ نامی دو بت رکھ دیے تھے۔ فتح مکہ کے بعد گو یہ بت ختم ہو گئیں

نظر کے معنی تو ہیں دیکھنا لیکن باب افعال میں آکر انطاس
کے معنی ہو جاتے ہیں صلت دینا۔

تشریح :-

پچھلے رکوع میں تحویل قبلہ کے بارہ میں اہل کتاب کی مخالفت
کا ذکر ہو چکا ہے اور اس سلسلہ میں فلا تحقق ھستم کہہ کر مسلمانوں
کا خوف دہراں دور کیا جا چکا ہے۔ اب اس رکوع میں مسلمانوں
کو صبر کی تحفین کی جا رہی ہے اور انھیں آمادہ کیا جا رہا ہے
کہ وہ اللہ کی طرف رجوع رہیں اور راہ حق میں ہر قسم کی مشکلات
و مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں۔ اپنے آپ کو
ہر قسم کے اضطراب اور پریشانی سے روکنا اور دین حق کی راہ
میں مضبوطی و ثبات قدمی کے ساتھ جا رہنا یہی صبر ہے۔
اس کے بغیر کسی قسم کی کامیابی ناممکن ہے۔ آگے صلوٰۃ کے
لفظ سے اشارہ ہے کہ صبر و برداشت کی یہ صفت تعلق باللہ
کے بغیر دشوار ہے اور اس کے لیے نثار و دعا کا التزام ضروری
ہے کیونکہ دعا قلب میں گداز پیدا کرے گی نثار اس گداز قلب
کو مستحکم کرے گی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہ صرف یہ کہ
برابر قائم رہے گا بلکہ اس میں روز بروز گہرائی اور مضبوطی کا
اضافہ ہوتا رہے گا۔ یہی محبت الہی قلب میں وہ قوت پیدا
کرے گی جس کے سامنے مصیبتوں اور پریشانیوں کے پہاڑ

ثَابِتٌ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَكَمْ يَمُتُ إِلَّا وَهُوَ مُسْلِمٌ
(ب) اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

کَاں الطَّیْلُ الدَّوْسِی رَجُلًا شَاعِرًا شَرِیفًا نَقِیْمًا مَلَكًا
فَلَقِیْهِ رَجَالٌ مِّنْ ثَرِیْشٍ فَقَالُوا اَنْتَ قَدْ مِتَّ یَلَا دَنَا
وَهَذَا الَّذِیْ جَلَسَ فَرَقَّ جِیَاعُنَا وَنَشِیْتُ اِمْرَانَا وَارْتَمَلَا
قَوْلَهُ کَالسَّحْرِ .. یَفْتَقُّ بِهِ بَیْنَ الْمَرْءِ وَرُوحِهِ

ثَلَا تَسْمَعُ مِنْهُ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ مَا زِلْنَا بِی حَتَّى اجْعَلَتْ
اَنْ کَا اسْبَعُ مِنْهُ شَیْئًا وَلَا اُکَلِّمُهُ ذَنْ هَبْتَ اَنْتَ
الْمَجْدُ وَقَدْ حَشَوْتُ اِذْ فِی قَطْنَانَا ذَا رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّی
اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَامٌ تَاْمُمٌ یَصِلُی فَقَسَمْتُ قَرِیْبًا مِنْهُ فَمَعَتْ
بَعْضُ قَوْلِهِ فَقُلْتُ فِی نَفْسِی وَانْکَلِ اُمِّی وَاللَّهُ اَنْیُّ لِرَجُلٍ
لَّیْسَ شَاعِرًا مَا یُخْفِی عَلَی الْحَسَنِ مِنَ الْقَلِیْمِ نَا نَ کَا نَ
حَسَنًا قَبْلَهُ وَانْ کَا نَ قَلِیْمًا تَرَكْتَهُ ذَنْ هَبْتَ اِلَی بَیْتِهِ
وَقُلْتُ اِنْ تَوَمَّكُ قَالُوا لَیْ کَا نَ اَوْ کَا نَ اَفَا عَرْضَ اَمْرٍ
عَلِیْ فَرَضَ عَلَیْهِ اِسْلَامًا وَتَلَا عَلَی الْقُرْآنِ فَقُلْتُ لَا وَ
اللَّهُ مَا سَمِعْتُ قَوْلًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْ هَذَا فَاَسَلْتُ
وَرَجَعْتُ اِلَی قَوْمِی نَا تَا نِی اِلَی فَقُلْتُ اَلِیَا عَنی فَاَنْتَ
لَسْتَ مَنِّی وَلَسْتُ مِنْکَ قَالَ وَلَیْمٌ یَا بَنِی ثَلْتُ اِنِّی
اَسَلْتُ وَاتَّبَعْتُ دِیْنَ مُحَمَّدٍ نَّالَ یَا بُنِی

تھے مگر پھر بھی مسلمانوں کو صفا اور مردہ کا طواف کرنے میں تامل
 تھا اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی اور لوگ طواف کرنے لگے۔
 اس آیت کے الفاظ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن يَطُوقُوا يَمِينًا سے
 بظاہر یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ صفا اور مردہ کا طواف کچھ ضروری
 نہیں ہے لیکن واقعہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے تصریح کی ہے اُن سے ایک مرتبہ اُن کے بھتیجے حضرت
 عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اس آیت سے تو معلوم
 ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص صفا و مردہ کے درمیان طواف نہ کرے
 تو کچھ ہرج نہیں حضرت عائشہ نے فرمایا نہیں ایسا نہیں ہے
 اگر مطلب ہی ہوتا جو تم کہتے ہو تو آیت یوں ہوتی فَلَا جُنَاحَ
 عَلَيْكُمْ إِن لَّا يَطُوقُوا يَمِينًا (اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ ان
 دونوں کا طواف نہ کرے) (بخاری۔ کتاب التفسیر)

(۲) ۱۔ اُر دو میں ترجمہ کیجیے :-

بَلَّوْا - تَبَلَّوْا - اَطَوْ فَنًا - تَطَوْ فَيْنَ - تَطَوْ عَنَّا -
 اَنْطَوْ - لَا تَنْطَوْا - تَبُّتْ - يَتَّبِنَ - لَا تَمُتْ - مِتْ
 اَطَوْفَ - تَطَوْعْ -

اِنَّ اللّٰهَ يَبْلُوكُم بِالْحَنَبِ وَالشَّرِّ - لَوْ بَلَّوْا اِلَى اللّٰهِ
 قَاذِهُوْا اِلَى مَلَكَةٍ قَا طَوْ قُوْا بِالنَّبِيَّتِ الْعَتِيْقِ - اِنَّ اللّٰهَ
 لَن يَجْعَلَ الْعَذَابَ عَلٰى الْكٰفِرِ وَلَا يُنْظِئُ هُمْ اِلَّا مَنَ

نکاح کر لیا اس کے کچھ عرصہ کے بعد ایک دن وہ عورت اپنے
 نئے شوہر کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی بھنی ہوئی مرغی ان کے
 سامنے رکھی ہوئی تھی اتنے میں ایک سائل نے دروازہ پر دستک
 دی۔ اس آدمی نے اپنی بیوی سے کہا اسے یہ مرغی دے دو وہ اسے
 لے کر اس کی طرف گئی تو دیکھتی کیا ہے کہ وہ اس کا پہلا شوہر ہے
 اُس نے مرغی اس کی طرف بڑھا دی اور روتی ہوئی واپس آئی
 شوہر نے پوچھا تم کیوں روتی ہو تو اس نے کہا یہ سائل میرا پہلا
 شوہر تھا۔ اس نے اس سے سارا قصہ بیان کیا اور کہا کہ کس طرح
 اس کے پہلے شوہر نے سائل کو بھڑکا تھا جب اس شخص نے یہ قصہ
 سنا تو کہا خدا کی قسم وہ سائل میں ہوں۔

الفاظ کے معانی

بھنی ہوئی۔ مَشْوِيَّة۔	فقیر ہونا۔ اِفْتِقَاد (گردان کیلئے پہلی)
دستک دینا۔ کھٹکھٹانا۔ طَرَق (دن)	کتاب بارصوابت لفظ انتخاب)
قیح (د)	جاتا رہنا۔ ذَالَ يُقُولُ۔
جبر کنا۔ نہر (ف)	طلاق دینا۔ تطليق (گردان کیلئے پہلی)
بھگا دینا۔ طرح (ن)	کتاب آٹھواں صبت لفظ تبشیر)
اس کے کچھ عرصہ بعد۔ بعد ھذا	نکاح کرنا۔ نكح۔ (رض)، تنقذ ج
ہن مان بے بیو۔	مثل تفتیش۔ (پہلی کتاب سلوا بن)
اتفاق ہوا۔ اِتَّفَقَ۔	بڑھا دینا۔ یدینا۔ دفع الی (د)

دینی دینک فقلت فاذهب فاغتسل و طهر شيا بک
 ففعل ثم جاء فغضبت علیه الا سلام ثم التفتی صاحبی
 فقلت المیک عنی فلست منی ولست منك قالت
 ولم بابی انت قلت فترق بینی و بینک الا سلام
 انی اسلمت و تانعت دین محمد ^{میرے باب پر قربان ہوں} قالت فذینی دینک
 فاسلمت ثم دعوت دوسا فابطوا ^{پڑھ کرنا} اعلم ثم حبثت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت قد غلبتہی دوس
 فادع اللہ علیہم فقال اللهم اهد دوسا و قال
 لی اخرج الی قومک فادعہم و ارفق بہم ^{نرم کرنا} (صغۃ الصلوٰۃ)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجئے :-

کسی شہر میں ایک آدمی رہتا تھا اس کے ساتھ اس کی بیوی
 تھی ایک دن وہ اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا ہوا کھا نا کھا رہا
 تھا ان دونوں کے سامنے ایک بھینسی ہوئی مرغی رکھی ہوئی
 تھی دفعۃً ایک سائل آیا اور دروازہ پر دستک دی وہ آدمی
 باہر نکلا اور سائل پر بہت غصہ ہوا۔ اُسے جھڑکا اور بھگادیا
 کچھ دنوں کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ وہ آدمی فقیر ہو گیا اس نے
 اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اُس نے ایک دوسرے شخص سے

سلہ عربی میں یہ فائدہ کے لیے اور غلط فہمیان کے لیے آتا ہے دعا کہ کے معنی ہیں اس
 کے لیے دعا کی یعنی اس کے موافق دعا مانگی دعا علیہ کا مطلب ہے اس پر دعا کی
 یعنی اس کے خلاف دعا کی ۱۲

نکاح کر لیا اس کے کچھ عرصہ کے بعد ایک دن وہ عورت اپنے
 نئے شوہر کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی بھنی ہوئی مرغی ان کے
 سامنے رکھی ہوئی تھی اتنے میں ایک سائل نے دروازہ پر دستک
 دی۔ اس آدمی نے اپنی بیوی سے کہا اسے یہ مرغی دے دو وہ اسے
 لے کر اس کی طرف گئی تو دیکھتی کیا ہے کہ وہ اس کا پہلا شوہر ہے
 اُس نے مرغی اس کی طرف بڑھا دی اور روتی ہوئی واپس آئی
 شوہر نے پوچھا تم کیوں روتی ہو تو اس نے کہا یہ سائل میرا پہلا
 شوہر تھا۔ اس نے اس سے سارا قصہ بیان کیا اور کہا کہ کس طرح
 اس کے پہلے شوہر نے سائل کو جھڑکا تھا جب اس شخص نے یہ قصہ
 سنا تو کہا خدا کی قسم وہ سائل میں ہوں۔

الفاظ کے معانی

بھنی ہوئی۔ مَشْوِيَّة۔	فقیر ہونا۔ اِفْتِقَاد (گردان کیلئے پہلی)
دستک دینا۔ کھٹکھٹانا۔ طَرَق (دن)	کتاب بارعنوان سبق لفظ انتخاب)
ترجیع (د)	جاتا رہنا۔ ذَا لَ يَنْوُذُ۔
جھڑکنا۔ نہر (د)	طلاق دینا۔ تطليق (گردان کیلئے پہلی)
بھگا دینا۔ طرح (د)	کتاب آٹھواں سبق لفظ تبشیر)
اس کے کچھ عرصہ بعد۔ بعد ھذا	نکاح کرنا۔ نكح۔ (رض)، تنق ج
بن مان پسید۔	مثل تفتیش۔ (پہلی کتاب سے لخواں بن)
اتفاق ہوا۔ اِتَّفَقَ۔	بڑھا دینا۔ دیرینا۔ دفع (د)

دینی دینک فقلت فاذهب فاغتسل و طهر ثيابک
ففعل ثم جاء فعرضت علیه الاسلام ثم انتنی صابونی
فقلت المیک عنی فلوست منی ولوست منك قالت
ولم یابی انت قلت فترق بینی و بینک الاسلام
انی اسلمت و تابیعت دین محمد ^{میرے باب تم پھر ان ہوں} قالت فذینی دینک
فاسلمت ثم دعوت دوسا فابطوع ^{پر دئی کرنا} اعلیٰ ثم حبئت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت قد غلبتنی دوس
فادع اللہ علیہم فقال اللهم اهد دوسا و قال
لی اخرج الی قومک فادعہم وارفق بہم (صفۃ الصلوٰۃ
۳) عربی میں ترجمہ کیجئے :-

کسی شہر میں ایک آدمی رہتا تھا اس کے ساتھ اس کی بیوی
تھی ایک دن وہ اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا ہوا کھانا کھا رہا
تھا ان دونوں کے سامنے ایک بھینسی ہوئی مرغی رکھی ہوئی
تھی دفعۃً ایک سائل آیا اور دروازہ پر دستک دی وہ آدمی
باہر نکلا اور سائل پر بہت غصہ ہوا۔ اُسے بھڑکا اور بھگادیا
کچھ دنوں کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ وہ آدمی فقیر ہو گیا اس نے
اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اُس نے ایک دوسرے شخص سے

سلہ عربی میں کہ فائدہ کے لیے اور غنی فقیران کے لیے آتا ہی دعا لکھ کے معنی میں اس
کے لیے دعا کی یعنی اس کے موافق دعا مانگی دعا علیہ کا مطلب ہے اس پر دعا کی
یعنی اس کے خلاف نہ دعا کی ۱۲

چوتھا سبق

(۱) قرآن مجید :-

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالاختلافِ الَّتِي
وَالْمَنَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْوِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ
النَّاسِ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَخْبَا
بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَشَّرَ فِيهَا مِنْ كُلِّ ذَرْبٍ
وَنَصَّرَ يُفِي الرِّيحِ وَالسَّمَاءِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ لِيُبَيِّنَ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ
وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ وَلَوْ تَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا
إِذْ يُؤْتَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ
شَدِيدُ الْعَذَابِ ۝ إِذْ تَبَقَّى الَّذِينَ اتَّبَعُوا مِنَ
الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ
الْأَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً
فَنَنْتَقِلَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَقَّى ذُو مِثَالِكَ يَا أَيْ يُهَيْمُ اللَّهُ
أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ذُو مِثَالِهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
ترجمہ کیجیے نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب
ذیل ہے :-

قواعد :-

اجوف یا بی (جس کا درمیانی حرت ہی ہو) کا ذکر ہو چکا ہے
 اجوف واوی (جس کا درمیانی حرت واؤ ہو) دن، اور (س
 دو یا بول سے آتا ہے باب (ن، مثلاً قول - صوم کے صیغے
 عَادَ - يَوْذُ کی طرح آتے ہیں۔ قرآن مجید کی پہلی کتاب کے
 پہلے سبق میں عَادَ کے صیغوں کا اجمالی ذکر ہو چکا ہے یہاں
 تفصیل سے پھر لکھے جا رہے ہیں ملاحظہ ہو :-

ماضی :-

عَادَ عَادَا عَادُوا عَادَتْ عَادَتَا عَدْنَ
 عَدْتَا عَدْنَا عَدْتُمْ عَدْتُنَّ عَدْتُ عَدْتُتَا

مضارع :-

يَعُوذُ يَعُوذَانِ يَعُوذُونَ نَعُوذُ نَعُوذَانِ نَعُوذْنَ
 تَعُوذُونَ تَعُوذَيْنِ تَعُوذْنَ أَعُوذُ أَعُوذَانِ أَعُوذْنَ

امس :-

عُدَّ عُدَا عُدُوا عُدَّتْ عُدْتَا عُدْنَ

نہی :-

لَا تَعُدُّ لَا تَعُدَانِ لَا تَعُوذُوا لَا تَعُوذَيْنِ
 لَا تَعُدْنَ

چھوٹی چیز بھی بغیر کسی بنانے والے کے نہیں بنتی ہے۔ تو زمین، آسمان، سورج، چاند، ستارے ساری کائنات کسی خالق اور صانع کے بغیر کیسے وجود میں آسکتی ہے۔ جب ذرا سے گھر کا انتظام بھی کسی عقلمند اور خوش سلیقہ منتظم کے بغیر نہیں چل سکتا ہے تو رات دن کی مرتب گردش موسموں کا باقاعدہ تغیر، ہواؤں کی مسلسل حرکت، بارش کا باضابطہ نظام کسی علیم وخبیر اور ذی عقل و ذی شعور ہستی کے بغیر کیسے چل سکتا ہے۔

وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرْوْنَ الْعَذَابَ
أَنَّهُمْ قُلُوبُهُمْ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا قَدْ كَانَتْ اللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ
میں اُن قُلُوبِہِ عَلَیْہِ جَمِیعًا قَدْ كَانَتْ اللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ
یوحی کے مفعول کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ اِذْ یَرْوْنَ الْعَذَابَ
اور اِذْ یَنْتَظِرُونَ الْاٰلِیْنَ ۰۰۰۰۰ موقع اور وقت ظاہر کرنے

کے لیے آئے ہیں اور کوئی کا جواب محذوف (UNDER STOOD) ہے یعنی لَوْ یَعْمَلُونَ فِی الْحَسَنَاتِ — لَنَنْتَظِرُنَّ — کَمَا
اَتَّخَذْنَا مِنْ دُونِ اَسْمَاءِ اِذَا — کَرَّ اَدَامًا هَاطِلًا
وغیرہ مطلب یہ ہوا کہ جس وقت عذاب سامنے آئے گا اور
متوبین اپنے تابعین سے اور مقتدا اپنے مقتدیوں سے
علحدگی اور بیزاری کا اظہار کرتے ہوں گے اگر اُس وقت کا

اِخْتِلَافٌ - بروزن (مخالف) صیغہ انتخاب کی طرح آئیں گے
(پہلی کتاب بارہویں سبق کی آخری سطور) آگے پیچھے آنا۔
فَلَکٌ - کشتی - واحد اور جمع دونوں کے لیے ہی لفظ آتا ہے۔

دَابَّةٌ - زمین پر چلنے والا جانور - جمع دَوَابٌّ -

بَسَقٌ - بروزن مسدود (پہلی کتاب پانچواں سبق لفظ مَسَدٌ) پھیلنا۔

تَضَرُّیْفٌ - بروزن تَفْعِیلٌ - پھیرنا۔

تَبَرُّجٌ - تَبَرُّجٌ (ب س ج) الگ ہو جانا - صیغہ تَفَجُّرٌ (پہلی کتاب
سولہویں سبق) کی طرح آتے ہیں۔

تَقَطُّعٌ - تَقَطُّعٌ (ق ط ع) کٹ جانا - یہ بھی باب تَعْمَلُ سے ہو اس کے
صیغہ بھی تَفَجُّر کی طرح آتے ہیں۔

اَسْتَبَابٌ - رشتے - وسیلے - سبب کی جمع ہے۔
کَثْرَةٌ - دوبارہ واپسی۔

تَشْرِیحٌ :-

اوپر کار کو ع وحدانیت کے اعلان اور مہر و رحمت کے بیان
پر ختم ہوا تھا اس رکوع میں قدرت الہی کے آثار اور ربوبیت
و مہریت کے ایسے نشانات کی جانب اشارہ کیا گیا ہے جنہیں
دیکھ کر معمولی عقل و فہم کا آدمی بھی خالق کائنات کے وجود
اور اس کے کرم و رحم کے ظہور میں شک نہیں کر سکتا۔ نوع
انسانی کا ہمیشہ سے یہ عام مشاہدہ و تجربہ ہے کہ کوئی چھوٹی سی

رب الارود میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائے :-

لما اظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسلام
 اظهر له المشركون العداوة فمنعه الله بعض
 ابي طالب فمضى اليه رجال من اشراف قریش و
 طلبو منه ان يکف ابن اخيه عن سب آل الله ثم وعيب
 دينهم وتضليل آباءهم ^{وآل محمد} او یجئنی سینهم وبيت
 فردهم ابو طالب رداً جسیلاً فانصر ^{جواب دینا} فواعنه - وکما
 راوا ان هذه الوفادة لم تقبل ^{سفر آوینا} هم شیعتا تنفروا
 وحضی بعضهم بعضاً علیه ثم مشوا الى ابي طالب ^{آپا} فزع
 ثانیة وقالوا له نحن لا نصبر علی هذه المحالة اما ان
 تکف عمّا یقول او نبنا ^{میں} نزلک فقال ابو طالب للنجی
 صلى الله عليه وسلم یا ابن اخي ان قومک حباؤا لی
 وقالوا لی کن او کن افا بقی علی وعلى نفسك ولا
 تخمیلنی من الامر ^{جوہر ڈالنا} مالا اطلق ^{طاقت رکھنا} فظن الرسول صلى الله
 علیه وسلم ان عمه صنعف عن نصرته فقال والله يا عم
 لو وضعوا الشمس فی مبینی والقمر فی یساری علی ان
 اترك هذا الامر ما تركته ثم استعبر ویکي فلما
 ولی ناداه ابو طالب فقال أقبل یا ابن اخي فلما أقبل

۱۔ اصل میں عتی ہے مخالف کی حالت میں عموماً تخفیف کے لیے ی مگر مانی ہے ۱۲

ہولناک اور درد انگیز منظرانِ نافرمانوں اور غالموں کے سامنے آجائے تو یہ ندامت و حسرت میں مبتلا ہوں اور اللہ کے سوا کسی کو شریک نہ بنائیں۔

محذوفات ہر زبان میں ہوتے ہیں جو کبھی اختصار کے لیے اور کبھی عبارت کو زیادہ موثر اور زوردار بنانے کے لیے ہوتے ہیں۔ اردو میں بھی یہ طریقہ بکثرت رائج ہے مثلاً جب آپ کسی سے ناراض ہوتے ہیں تو کہتے ہیں اچھا دیکھیے گا۔ عفریب معلوم ہوگا۔ پتہ چلے گا۔ وغیرہ وغیرہ اس جگہ انجام۔ نتیجہ وغیرہ محذوف ہے یا کوئی پوچھتا ہے آپ کہاں جاتے ہیں۔ جواب میں پورا جملہ کہنے کے بجائے صرف کہہ دیا جاتا ہے گھر۔ اسی طرح کے سیکڑوں الفاظ روزمرہ گفتگو میں محذوف ہو کر رہتے ہیں۔

(۲) (۱) اردو میں ترجمہ کیجیے:۔

اِخْتَلَفْتُمْ - بَدَلْتُمْ - صَرَفْنَا - أَحْبَبْتَ - لَا تَبْذُثْ
يَرْيَانِ - أَسْرَى - لَا تَنْ - أَسْرَا - اِتَّبَعْنَا - لَقَطَعُوا -
تَبَذُّنَ - بَدَلْنَا - أَبْذُ - يَبْذُثْنَ -

بھی ہلاک کر دیں گی۔ جب قتیبہ نے یہ سنا تو بہت غصہ ہوا اور
 قسم کھائی کہ جب تک چین کی زمین کو روند نہ ڈالوں گا ہرگز
 واپس نہ ہوں گا۔ جب شاہ چین کو یہ خبر پہنچی تو وہ بہت ڈرا
 اور قتیبہ کے پاس سونے کی سیفیوں میں چین کی مٹی بھیجی ان کے
 ساتھ بادشاہ زادوں کو سونے اور قیمتی ریشم کے ساتھ بھیجا
 اور کہا کہ جزیہ قبول کیجیے اور اس مٹی پر قدم رکھ دیجیے تاکہ
 آپ کی قسم پوری ہو جائے۔

الفاظ کے معانی

قسم کھانا۔ حَلَفَ (ضی)	پار کرنا۔ عَقَبَ (ن)
روندنا۔ قَطَعَ۔ يَطَأُ	پورپ۔ آوَرُ بَا۔
ڈرنا۔ خَافَ يَخَافُ۔	مقابل ہونا۔ يَبْرُزُ (ن) يُلَقَّعُ۔
سینی۔ صَحْفٌ جَمْعُ صَحَافٍ	شکست کھانا۔ لَانَهُمْ يَنْهَزُهُمْ
ریشم۔ حَرِيرٌ	بھیجنا۔ اَرْسَلَ (مثل اُغَامِ پہلی کتاب میں)
قسم۔ يَمِينٌ	وفد۔ وَفْدٌ
قسم پوری ہونا۔ بَرَأَ يَبْرُؤُ۔	ڈرانا۔ تَخَوَّفَ (مثل تَهَيَّأَ يَتَهَيَّأُ)
	تیشہ پہلی کتاب آٹھواں باب

قواعد :-

اجوف داوی (جس کا درمیان فی حرف واو ہو) کے ایک باب کا ذکر
 گذشتہ سبق میں ہو چکا ہے دوسرا باب (س) سے آتا ہے۔

علیہ قال لہ اذہب فقل ما احببت فواللہ لا اسلمک
 لیغی ابلہ۔ فلما رأت قریش ان اباطالب قد اری
 خدیج بن ابن اخیہ مشول الیہ بعماسۃ ابن الولید
 وقالوا لہ ان ہذا الفتی انہد فتی فی قریش واجلہ
 فخذہ ولا تخینہ ولما داسلوا الینا ابن اخیہ
 ہذا الذی خالف دینک و دین آباءک فنقتلہ
 فقال لہم ابو طالب لبیش ما تسومونہ فی القطنی
 ابیکو اریغی و لکموا عطیکم ابنی تقتلونہ۔
 (۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

ولید ابن عبد الملک کے زمانہ میں محمد ابن قاسم نے سندھ فتح کیا
 اور مسلمان ہندوستان میں داخل ہو گئے۔ طارق ابن زیاد نے
 سمندر پار کیا اور یورپ کی سر زمین پر قدم رکھا۔ اندلس کا
 بادشاہ بڑی فوج کے ساتھ مقابل ہوا لیکن شکست کھائی اور
 مسلمان سائے ملک پر قابض ہو گئے۔ قتیبہ ابن مسلم نے بخارا
 سمقورند، خوارزم اور کاشغر کو فتح کیا اور چین سے حدود تک
 پہنچ گیا۔ اُس نے شاہ چین کے پاس ایک وفد بھیجا لیکن
 شاہ چین نے وفد کو ڈرایا اور کہا کہ اپنے سپہ سالار سے کہو
 یہاں سے واپس جاؤ ورنہ میں تمہاری جانب ایسی فوجیں
 بھیجوں گا جو تمہیں بھی قتل کر دیں گی اور تمہارے سپہ سالار کو

انجوان سبق

(١) قرآن مجید :-

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِن ثَمَرِي إِذَا سَرَضَ جَلَدًا طَيِّبًا وَلَا
تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝
إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالشُّبُهَاتِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَن تَقُولُوا
عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا
مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلَى نَتَّقُهُ مَا أَتَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا
وَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝
وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَتَّعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ
إِلَّا دُعَاءً وَبِدَاءً ۝ صُمُّوا تَبْكُوا عَلَىٰ أَنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ
وَاذْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ إِنَّمَا
حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَاءَ وَالثَّمَرَ الْخَنِيزِيرَ وَمَا
أَهْلَ بِهِ بِعَيْنِ اللَّهِ ۝ فَمَن اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ
فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۝ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ
يَكْفُرُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن الْكِتَابِ وَيَسْتَرْشِدُونَ
بِهِ ثُمَّ قَلِيلًا أُولَئِكَ مَا يَكُونُونَ فِي بَطْنِ عَذَابٍ ۝

اس کے صیغوں کا اجمالی ذکر کا ذکر کا ذکر کے سلسلہ میں گزر چکا ہے (ملاحظہ ہو پہلی کتاب چھٹا سبق) خوف - نوم - سب اسی باب سے آتے ہیں۔ صیغوں کی پوری تفصیل حسب ذیل ہے:-
ماضی:-

خَافَ خَافَا خَافُوا خَافَتْ خَافَتَا خَفِنَ
خِفْتُ خِفْتُمَا خِفْتُمْ خِفْتُ خِفْتُنَّ خِفْتُمْ خِفْتُنَّ
مضارع:-

يَخَافُ يَخَافَانِ يَخَافُونَ يَخَافُ يَخَافَانِ يَخَفْنَ
يَخَافُونَ يَخَافَيْنِ يَخَفْنَ يَخَافُ يَخَافَانِ
امر:-

خَفْ خَافَا خَافُوا خَافِي خَفِنَ
نہی:-

لَا تَخَفْ لَا تَخَافَا لَا تَخَافُوا لَا تَخَافِي
لَا تَخَفْنَ

اجون یا باب (س) بھی اسی وزن پر آتا ہے مثلاً نَالِ نِيَالِ



کرنے والا۔

عائد - زیادتی کرنے والا۔ قدر حاجت سے تجاوز کرنے والا۔

اِشْم - گناہ۔ بَطُون - پیٹ۔ بَطْن کی جمع ہے۔
يَكْلُو - تیکھیں۔ مَثَل تَفْعِيل (اولم) بات کرنا۔ صیغوں کے لیے
دیکھیے تبشیر (پہلی کتاب اٹھواں باب)

مَا أَضْبَرْتُمْ - کیا ہی وہ برداشت کرنے والے ہیں۔ کس قدر صابر ہیں۔
یہ فعل تعجب ہے۔ اس کا ایک وزن تو مَا أَفْعِلَ ہے اس کے بعد
والے لفظ پر زبر ہوتا ہے مثلاً مَا أَحْسَنَ ذِيئًا (ذیہ کیا ہی
اچھا ہے) دوسرا وزن آفْعِلُ یہ ہے مثلاً أَحْسِنُ يَوْئِيئًا
(نہید کیا ہی اچھا ہے)۔

پَاآن۔ اس وجہ سے کہ۔

تشریح :-

اس سے پہلے مشرکین اور کفار کی کج فہمی و کج روی اور اُس کے
حسرتناک انجام کی جانب اشارہ ہو چکا ہے اب اس رکوع
میں ان کی مزید گمراہی و غلط روی کا ذکر کیا جا رہا ہے اور انکی
وہ فاسد ذہنیت بے نقاب کی جا رہی ہے جس کی وجہ سے
انھیں راہ ہدایت نصیب نہیں ہوتی۔ اصل میں ساری
خرابی کی بنیاد یہ تھی کہ وہ کسی بالاتر قانون و ضابطہ کے بجائے
ہر بات اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق بن کرنے کے عادی تھے

وَلَا يَنْكِهِمْ ۚ وَكَفَّ عَنْكَ آلِ يَمُومَ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
 اسْتَفْتَوْا الطَّهْلَةَ بِالنُّهَىٰ وَالْعَدَابَ بِالْمَعْصِيَةِ ۚ
 فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَىٰ النَّارِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ لَكَ كَتَبَ
 بِالْحَقِّ طَوْلًا ۚ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي كِتَابٍ بَيْنَ شِقَاقٍ
 بَعِيدٍ ۚ

ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب
 ذیل ہے۔

خُطُوات - قدم۔ خُطُوۃ کی جمع ہے۔
 اَلْفَيْتَا - اَلْفَا عِلْف (ن ی)، پانا۔ تمام صیغہ اَحْتِیَاء (پہلی کتاب
 آٹھواں سبق) کی طرح آتے ہیں۔
 یَغِیوۃ - نفق۔ چلانا۔ باب (ن ی) سے ہے۔
 دُعَاء - بلانا۔
 مَبِیۃ - مُردار۔
 اُھِلّ - اُھِلّال (لال)، پکارنا۔ وَ قَا اُھِلّ یہ یَغِیۃ اللہ کا
 مطلب یہ ہے کہ جس پر غیر اللہ کے لیے پکارا جائے یعنی وہ
 جانور جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے
 اُس کا کھانا حرام ہے۔ اُھِلّ ماضی مہول ہے تمام صیغہ اُھِلّال
 (پہلی کتاب آٹھواں سبق) کی طرح آتے ہیں۔
 بَاغِج - حد سے بھل جانے والا۔ طالب لذت۔ سرکشی اور قانون شکنی

یہ لوگ کسی سمجھانے والے کی نصیحت سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔
 ہیں اس صورت میں اَلَّذِينَ كَفَرُوا سے پہلے مَنْ يَدْعُ
 مَحْذُوف ماننا پڑے گا یعنی ان لوگوں کو دعوت دینے والے کی مثال
 اُس گلابان کی طرح ہے جو جانوروں کو پکارتا ہے جس طرح جانور
 چیخ لیکار کے سوا کوئی مفہوم نہیں سمجھتے اسی طرح کفار کسی سمجھنے
 والے کی بات نہیں سمجھتے۔ لیکن بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ یہاں
 داعی کی تشبیہ داعی (گلابان) کے ساتھ نہیں ہے بلکہ محض کفار کی
 تشبیہ بیان کی جا رہی ہے۔ ان حضرات کے نزدیک مطلب یہ ہے
 کہ ان کافروں کی مثال اپنے بتوں کے پکارنے میں ایسی ہے
 جیسے چردا یا اپنے گلہ کو پکارتا ہے جس طرح جانور چردا کی
 بات نہیں سمجھتے اُسی طرح بت ان کافروں کی دعاؤں اور
 التجاؤں کو بھی سننے اور سمجھنے سے قاصر ہیں۔

لَا تَمْلِكُ لَهُمْ عَلَيْهِمْ كَلِمٌ سے مُردار، سُورہ کا گوشت
 ہوتا ہوا خون حرام قرار پایا اور اسی کے ساتھ اُس جانور کا گوشت
 بھی حرام کیا گیا جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا
 جائے۔ کفار اپنے بتوں اور دیوتاؤں کے نام پر جانور ذبح
 کرتے تھے اور کھاتے تھے لیکن اسلام نے اس کو حرام قرار دیا
 اور حکم دیا کہ صرف اللہ کے نام پر ذبیحہ ہوا در چھری چلاتے وقت
 بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اِفْرَؤْذَیْنِ سے کہا جائے حلال و حرام کے

شیطان نے بُرائیوں اور بے حیائیوں کو ان کی نظر میں ایسا عمدہ بنا دیا تھا کہ جانوروں کی طرح بغیر سوچے سمجھے نسلًا بعد نسل اسی غلط روش پر چل رہے تھے۔ انہوں نے اس حالت پر وہ نہ غور کرتے تھے نہ کسی دوسرے کے سمجھانے سمجھانے کا اثر ہوتا تھا پھر اصلاح کس طرح ہو سکتی تھی۔ سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ اہل علم (اہل کتاب) اصلاح کی کوشش کے بجائے مزید گمراہی کا سامان کر رہے تھے۔ انہیں چاہیے تھا کہ لوگوں کے سامنے احکام الہی بیان کرتے لیکن اپنے اثر و اقتدار کو قائم رکھنے کی خاطر وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو چھپاتے تھے اور دنیاوی منافع کے لیے ملکوں میں رد و بدل کرتے رہتے تھے۔ اس رکوع میں اثر تعالیٰ نے اس صورت حال کو وضاحت سے بیان کیا ہے اور مسلمانوں کو اس سے محفوظ رہنے کی ہدایت کی ہے۔

مشرکین نے اپنی جہالت سے بہت سی حلال چیزوں کو حرام اور بہت سی حرام چیزوں کو حلال قرار دے رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ اے لوگو حلال اور پاکیزہ چیز کو کھاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔

مَثَلُ الَّذِي يَنْفَرُ بِالْكَفَرِ وَالْكَفَرُ بِالْكَفَرِ وَالْكَفَرُ بِالْكَفَرِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي يَدْعُوْنَ إِلَى الْكَفَرِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي يَدْعُوْنَ إِلَى الْكَفَرِ
یہ دعا ہے کہ یہ کافر جانوروں کی طرح ہیں جس طرح جانور کسی شخص کی بات نہیں سمجھ سکتے ہیں اسی طرح

ايها الملك كُنَّا قوما اهل جاهلية نعبد الاصنام وناكل
 الميتة وناتي الفواحش ونقطع الامم ^{بما ارادنا} ونسبي الجوارس
 ياكل القوي منا الضعيف فلما علم ذلك ^{بما ارادنا} بعث
 الله عز وجل اليك رسولا منا نعترف نسبه وصدقه
 وامانتة وعفانيه فدعانا الى الله عز وجل لنوحده
 ونعبده ونحكي ما كنا نعبد نحن وآباؤنا من دونه
 من الحجارة ^{بما ارادنا} فالاوثان وامرنا بصدق الحديث
 واداء الامانة وصلة الرحم وحسن الجوارس ^{بما ارادنا} والكف عن
 المحارم والدماء ونهانا عن الفواحش وقول النور
 واكل مال اليتيم وقذف ^{بما ارادنا} المحصنة وامرنا ان نعبد
 الله ولا نشرك به شيئا ^{بما ارادنا} فامرنا بالصلوة والزكاة و
 بالصيام فهدونا ^{بما ارادنا} - وآمنا به فعبادنا قوما
 فعذبونا ^{بما ارادنا} ففقتونا عن ديننا ليردونا الى عبادة
 الاوثان فلما قهرونا وظلموا ^{بما ارادنا} اخراجنا الى بلادك
 ورجونا ان لا نظلم عندك ايها الملك فقال له
 النجاشي هل عرفت مما جاء به عن الله عز وجل
 فقال له جعفر رضي الله عنه نعم وقرء عليه صديدا
 من كتابي ^{بما ارادنا} فيك النجاشي ^{بما ارادنا} حتى اخضعت ^{بما ارادنا} الحية ^{بما ارادنا}
 قال ان هذا والذي جاء به موسى عليه السلام

متعلق چند تصریحات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مزید
 اختیار دیا گیا یَحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتُ وَتَحَرَّمَ عَلَيْهِمُ الْغَنَائِمُ
 (نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے پاک چیزوں کو حلال کرتے
 ہیں اور غنیمت گندی چیزوں کو حرام کرتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اس بارہ میں مفصل احکام دیے اور ایک ایک حلال و
 حرام کی تفصیل کی اور تمام شکاری چڑیاں، درختے، جنس اور
 گندی چیزیں اور مضر اشیاء سب حرام قرار دیں۔
 (ب) اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:-

لَسَادَايَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْحَابُهُ يُعَدُّونَ
 فِي مَكَّةَ امْرَهُم بِالْخُرُوجِ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ فَهَذَا حِينَ
 ثَلَاثَةِ قِثَانُونَ رَجُلًا وَسَبْعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً فَلَمَّا وَصَلُوا
 إِلَى الْحَبَشَةِ أكرمَ النَبَاشِيُّ مَثْوَاهُمْ وَأَعْلَنُوا هُنَاكَ
 عِبَادَتَهُمْ لَا يَحْشُونَ شَيْئًا فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا
 بَعَثُوا رَجُلَيْنِ مِنْهُمْ إِلَى النَبَاشِيِّ لِيُطْلِبَا مِنْهُمْ
 إِلَى بِلَادِهِمْ وَلَكِنَّ ابْنِيَّ أَنْ يُسَلِّمَهُمَ إِلَيْهِمَا وَأَرْسَلَ
 إِلَى اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوا
 فَقَالَ لَهُمْ مَا هَذَا الدِّينَ الَّذِي فَارَقْتُمْ بِهِ قَوْمَكُمْ
 فَعَلَّمَهُمْ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ

سلطہ قبلہ نے اس بارہ میں مفصل کتابیں لکھی ہیں اُردو میں بھی غیر انکسار میں لکھی ہیں حلال و حرام، ایک
 بہت اچھا رسالہ ہے ۱۲

پائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت غلین ہوئے اور ان کی لاش اپنے ہاتھوں پر رکھی اور جب قبر کھد گئی تو اپنے ہاتھوں سے اس میں رکھا۔

الفاظ کے معانی

پیغام (کلمہ) دینا۔ خطب (دن)	حوالہ کر دینا۔ دفعہ الی (د)
بسر و چشم۔ سمع و طاعة	ضائع کرنا۔ اعتداعہ مثل اقامتہ
استمراج کرنا۔ صلاح کرنا۔ استقامت	پہلی کتاب (مربوع) تفضیلیم
یستقامت۔	(بافقیل) ضمیمہ یضیم
بیامنا۔ شادی کرنا۔ تنویدیم۔	شہادت پائی۔ قتل۔ اُشہید۔
(باب فقیل)	اُسستہمت۔ ماضی یا مضارع
اُنمنا۔ قائم یقوم (مثل عواذ	جس کا موقع ہو استعمال ہوتا ہے
پہلی کتاب پہلا سبق)	لیکن ہمیشہ محمول استعمال ہوتا ہے۔
خبر کرنا۔ اخباس (افعال مثل انعم)	ہاتھ۔ رکعتی تک، ستاعید۔
پہلی کتاب پہلا سبق)	برکھد گئی۔ حقیق۔
رد کرنا۔ رد یرد (مثل مدنا	
پہلی کتاب پانچواں سبق۔	

قواعد:-

دس سبق اور قرآن مجید کی پہلی کتاب میں فعل کی مختلف شکلوں کا ذکر ہو چکا ہے اور اجمالی طور پر تقریباً تمام ضروری گروائیں

مخرج من مشکوٰۃ واحدۃ
چوالفان قدیل

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

جلیبیب ایک بہت غریب آدمی تھے لیکن تمہے سچے اور نیک
مسلمان۔ انٹر اور اس کے رسول سے بہت محبت کرتے تھے
ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ایک انصاری
کی لڑکی کو پیغام دیا۔ لڑکی کے باپ نے کہا بسر و چشم، لیکن
میں چاہتا ہوں کہ اس کی ماں سے استمزاز کر لوں۔ وہ اپنی
بیوی کے پاس گیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری
لڑکی کو پیغام دیتے ہیں کہا بہت اچھا کہا لیکن آپ اپنی ذات
کے لیے نہیں چاہتے بلکہ جلیبیب کے لیے چاہتے ہیں۔ عورت
نے کہا خدا کی قسم میں جلیبیب کے ساتھ اپنی بیٹی نہ بیاہوں گی
جب باپ نے یہ سنا تو اٹھا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو خبر کرے لیکن لڑکی نے اپنے باپ سے کہا کیا آپ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو رد کریں گے مجھے آپ کے
حوالہ کر دیجیے آپ ہرگز مجھے ضائع نہ کریں گے۔ جب لڑکی
کی بائیسوی تو ماں بھی راضی ہو گئی۔ باپ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی اور آپ نے اس
لڑکی کی شادی جلیبیب کے ساتھ کر دی اور اس کے لیے
دعا کی۔ ایک مدت کے بعد جب کسی غزوہ میں جلیبیب نے شہادت

طور پر آشنا ہو چکے ہیں۔ اب اس کتاب میں انہیں الفاظ کی شکل میں بھی بیان کیا جا رہا ہے تاکہ دیکھنے، سمجھنے، یاد رکھنے اور برتنے میں سہولت ہو اچھا سنئے :-

عربی میں الفاظ دو قسم کے ہوتے ہیں بعض کے آخر میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ ایک ہی حالت قائم رہتی ہے یہ متبیینی کہلاتے ہیں بعض کے آخر میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے یہ متغیرت کہلاتے ہیں۔ متغیرت کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ بعض الفاظ میں ہر قسم کی تبدیلی ہوتی ہے انہیں مُنْصَرِفٌ کہتے ہیں بعض الفاظ کے آخر میں معمولی تبدیلی ہوتی ہے یہ عَقْدٌ مُنْصَرِفٌ کہلاتے ہیں۔ غیر منصرف پر نہ کبھی متون (دو زبر دو زبر، دو پیش) آتی جو نہ زیر بلکہ زیر کے بجائے زیر ہوتا ہے مثلاً كَتَبْتُ اِلٰی لُقْمَانَ، جس لفظ میں مندرجہ ذیل باتوں (سببوں) میں سے دو یا تین یا کوئی ایک ہی ایسی بات (سبب) پائی جائے جو دو باتوں (سببوں) کے برابر ہو تو وہ لفظ غیر منصرف ہوگا۔ یہ سب تو ہیں :-

(۱) کوئی خاص نام ہو مثلاً اَيُّوْبُ (۲) مؤنث ہو مثلاً عَائِشَةُ (۳) وصف ہو مثلاً اَسْوَدُ (سیاہ) (۴) جمع یعنی غیر عربی ہو مثلاً اِنْبِيَاؤُهُمْ (یہ لفظ عبرانی ہے) (۵) آخر میں الف فون زائد ہو مثلاً لُقْمَانُ (۶) فعل کا وزن ہو مثلاً اَحْمَدُ

بیان کی جا چکی ہیں لیکن تفصیل و تشریح سے وہاں قصداً
 کیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والوں پر زیادہ بار نہ پڑے۔ مقصود
 یہ تھا کہ مختلف ضمیمے سرسری طور پر نظر سے گذر جائیں اور بار
 کے استعمال سے ان سے طبیعت مانوس ہو جائے اسب اس کا
 اور اس کے بعد کے حصوں میں آہستہ آہستہ صیغوں اور گردانوں
 کی تفصیل بیان کی جائے گی۔ پچھلے سبقوں میں اجوف وادی
 اجوف یا بی کی چند گردانیں لکھی گئی ہیں مزید گردانیں آہستہ
 بیان ہوں گی۔

ان صرفی مسائل کے ساتھ نحوی قواعد بھی بیان کرنے ضرور
 ہیں کیونکہ ان کے بغیر صحیح عبارت پڑھنا ناممکن ہے۔ دس سبق میں
 چند بہت ضروری قواعد بیان کیے گئے ہیں۔ پہلی کتاب میں غلطی
 طور پر تو بہت ہی کم نحوی مسائل ذکر کیے گئے ہیں۔ کیونکہ ایسا
 سے پڑھنے والوں کا ذہن بہت پریشان ہوتا اس لیے الفاظ کا
 شکل میں قواعد بیان کرنے سے گریز کیا گیا۔ لیکن ایسی تدبیر کی گئی
 کہ صرف کے ساتھ عملاً تمام ضروری نحوی قواعدوں سے بھی تعارف
 ہو جائے۔ ترجمہ کے لیے بے اعراب عبارتیں دینے کا مقصد یہی تھا
 کہ اعراب (زبر، زیر، پیش) لگانے میں پچھلے قاعدوں کی مشق
 بھی ہوتی جائے اور نئے قاعدوں سے واقفیت بھی ہوتی
 جائے۔ اس طرح تمام ضروری نحوی قواعدوں سے آپ سرسری

يَا عَبْدُ وَالْأُنثَىٰ بِالْأُنثَىٰ طِفْلٌ مِّنْ عَفَىٰ لَهُ مِنْ أَخِيهِ
 شَيْءٌ كَأَيْتَابٍ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاةٍ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ هـ
 ذَلِكَ تَخَفِيفٌ مِّنْ رَبِّكَ وَرَحْمَةٌ مِّنْ أَعْمَلَى
 بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ هـ وَكَفَىٰ فِي الْقِصَاصِ
 حَلِيلٌ يَّأُولَى الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ هـ كَرِيبٌ عَلَيْكُمْ
 إِذَا احْطَرَّتْ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا لِّلْمَوْتِ
 لِلْوَالِدَيْنِ وَآلِ الْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ هـ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ
 فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ كَانَ مِمَّا إِيْمَنَ عَلَى الَّذِينَ
 يُبَيِّنُ لِقَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ هـ فَمَنْ خَافَ مِنْ
 مُّقْرَصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ
 إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ هـ

آیات مندرجہ بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور

ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

بِزِّنَیْکَی - قَبِل - طَرَت -

ذَوْنِی - والے ذُو کی جمع ہے پیش کی حالت میں ذُو دیکھتے ہیں نیز
 اور ریر کی حالت میں ذُوئی ہو جاتا ہے - تثنیہ (دو) کے لیے
 ذَوَا اور ذَوِی کہا جاتا ہے - قاعدہ بالکل وہی ہے جو آپ
 عربی زبان کے دس سبق کے دسویں سبق میں مُسْتَلِیْمُونَ اور
 مُسْتَلِیْمِیْنَ کے متعلق پڑھ چکے ہیں - چونکہ تثنیہ اور جمع کا نوٹ

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

چھٹا سبق

(۱) قرآن مجید :-

لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُوا وَجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى
الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ
وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ
الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُؤْتُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا
عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ
وَحِينَ الْمَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ يُصَدِّقُونَ
أُوتُوا هُمْ الْمُتَّقُونَ ۝ يَأْتِيهِمُ الْإِيمَانُ أَتَمُّوا كِتَابَ
عَلَيْكُمْ الْفِتْنَةَ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْغَنِيِّ

مَوَّصِی - وصیت کرنے والا -
جَنَفًا - حق سے ہٹنا - میلان -

تشریح :-

تحویل قبلہ کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ اہل کتاب کو اس تبدیلی پر بہت اعتراض تھا انھوں نے اس سخت کے ساتھ اس کی مخالفت کی اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس متدبر سخت معاندانہ پروپیگنڈا کیا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ دین تمام تر یہی ہے کہ آدمی کسی سمت رخ کر لے اس کی ساری زندگی خواہ کیسی ہی بُری کیوں نہ ہو لیکن اگر عبادت کے وقت اُس نے اپنا رخ بیت المقدس کی طرف کر لیا تو بس اُس کی نجات کے لیے یہ کافی ہے۔ اس رکوع کی ابتدائی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس خیال کی تردید کی اور بتایا کہ اصلی نیکی یہ نہیں ہے کہ آدمی پورب یا چھیم کی طرف رخ کر لے بلکہ حقیقی نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اور نیک عملی کی زندگی بسر کرے۔ بعض مفسرین کی رائے ہے کہ ان آیتوں میں مسلمانوں کو بھی متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ یہ نہ سمجھ لیں کہ صرف کعبہ کی طرف رخ کر لینے سے انھوں نے اہل مقصد حاصل کر لیا ہے بلکہ انھیں ایمان صحیح اور عمل صالح کے بغیر دنیا و آخرت میں کامیابی و کامگاری حاصل نہیں ہے۔ (مازی)

اعضات کی حالت میں گر جاتا ہے اس لیے دَوُوْ - دَوِیْ .
 دَوَا - دَوِیْ کا لون بھی باقی نہیں رہتا کیونکہ یہ مضاف ہوئے
 لِبْنُ السَّیْمَلِ - ماسند -

رِقَاب - دَفْبَہ کی جمع ہے مراد ہے غلام -
 مَوْفُوْن - پورا کر کے دالے - مَوْفِی کی جمع ہے اِیْتَاء مصدر ہے
 گردان کے ہے دیکھیے پہلی کتاب گیارہواں سبق -

بِاسَاء - شدت فقر و فاقہ -
 مَسْکَا - شدت مرض و تکلیف -
 حَیْن - وقت - بَاسْ - جنگ -

قِصَاص - برابر کا بدلہ -
 قَتْل - مقتول - قَتْل کی جمع ہے -
 حُج - زادہ - جمع آخرار - اُسْخِ - عورت -

اَلْبَاب - عقل لُب کی جمع ہے - اَوَّلِی دالے - پیش کی حالت میں اَوَّلِی
 اور برابر و زیر کی حالت میں اَوَّلِی ہوتا ہے بالکل اُسی طرح جس طرح
 آپ مَسْلُومُوْنَ اور مُسْتَعِیْنُوْنَ کے متعلق پڑھ چکے ہیں -

حَیْن - مال - مَعْرُوْف - مطابق دستور - اچھی طرح

ملہ مزید وضاحت کے ہے چند مثالوں کو ملاحظہ فرمائیے - شہر کے مسلمان - مَسْلُومُوْنَ کا لفظ
 گاؤں کے دہرہ - رَجُلَانِ قَنِیْنِیۃ - گھر کے سب نوکر - قَادِمُوْنَ اَلْبَیْتِ - گھر کے دو نوکر
 قَادِمُوْنَ اَلْبَیْتِ - محمود کے سب مددگار - قَادِمُوْنَ وَ تَحْمِلُوْنَ - محمود کے دو مددگار خاصہ
 تَحْمِلُوْنَ - دیکھیے اضافات کی وجہ سے ان سب تثنیہ اور جمع کے آخر سے لون گر گیا ہے ۱۲

وَلَكِنَّ الْيَهُودَ آمَنُوا بِأَحَدِهِمْ میں یسوع یا تو باز
(نیکي کرنے والے) کے معنی میں ہے یا اس سے پہلے خدا محمدؐ
ہے یا الیہ کے بعد ایک یسوع اور محمدؐ ہو یعنی وَلَكِنَّ الْيَهُودَ
بِأَحَدِهِمْ آمَنُوا (لیکن نیکي اُس شخص کی نیکي جو ایمان لایا) ایسے
مخذوفات عام طور پر ہر زبان میں استعمال ہوتے ہیں جیسا کہ اس
سے پہلے بیان ہو چکا ہے۔

جمع مذکر سالم پیش کی حالت میں ق کے ساتھ اور زبر کی حالت
میں حی کے ساتھ ہوتی ہے جیسا کہ مُسْلِمُونَ اور مُسْلِمِينَ کے
متعلق عربی زبان کے دس سبق میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب یہاں
اس آیت میں قابل غور یہ ہے کہ الْمُؤْمِنُونَ پیش کی حالت میں اور
الْمُؤْمِنَاتِ زبر کی حالت میں کیوں ہیں عام قاعدہ کے اعتبار سے
دونوں کی ایک حالت ہونی چاہیے۔ لیکن یہاں عبارت میں لطف
اور تفنن پیدا کرنے کے لیے دونوں لفظوں کی حالت میں تبدل
کر دیا گیا اس طرز کو فن بلاغت کی اصطلاح میں قطع سمجھتے ہیں۔
الْمُؤْمِنُونَ بِالْحَيَاةِ وَالْعَمَلِ وَالْآخِرَةِ وَالْأُولَى
سے یہ مراد نہیں ہے کہ قصاص صرف اسی صورت میں لیا جائیگا۔

۵۔ جمع کی دو قسمیں ہیں اگر واحد کا وزن قائم رہے تو اُسے جمع سالم کہتے ہیں جیسے
مُسْلِمِينَ کی جمع مُسْلِمُونَ۔ عَالِمِی کی جمع عَالِمُونَ لیکن اگر جمع کی صورت میں واحد
کا وزن ٹوٹ جائے تو اُسے جمع نکسر (ٹوٹی ہوئی) کہتے ہیں مثلاً عَالِمِی کی جمع عُلَمَاءُ۔

قصور کو بلا معاوضہ معاف کر سکتے ہیں یا اگر ضرورت سمجھیں اور
 حالات کا تقاضا ہو تو کوئی عناستہ تم بھیے سکتے ہیں، تاکہ
 مقتول کی موت سے جو معاشی ابتری پیدا ہو گئی ہو وہ دور ہو سکے۔
 جان بخشی کا یہ اصول قاتل اور اس کے متعلقین کے لیے تو ظاہر
 ہی ہے کہ رحمت کا پیغام ہے لیکن غور کیجیے تو عفو نہ مہربانی اور
 عنایت و حسن سلوک کا یہ طریقہ ساری جماعت کے لیے پیام خیر و
 برکت ہے کیونکہ قتل سے ایک شخص کی جان کو پہلے ہی جہنم
 ہو جاتی ہے قصاص سے دوسرے کی بھی جان چلی جاتی ہے
 اس طرح قومی طاقت میں دو آدمیوں کی کمی ہو جاتی ہے اس کے
 علاوہ پہلے قتل کے مادہ سے ایک خاندان کے دل میں غصہ اور
 انتقام کے جذبات بھر سکتے ہیں پھر قصاص کے بعد دوسرے
 خاندان و سلسلے بھی جوش غصہ سے بھر جاتے ہیں اس طرح دو آدمیوں
 کی جانیں بھی جاتی ہیں اور دو گروہوں کے درمیان تعلقات
 بھی خراب ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے قومی وحدت میں افتراق
 پیدا ہوتا ہے اور اجتماعی طاقت کمزور ہو جاتی ہے اس بنا پر
 شریعت نے مقتول کے بدلہ میں قاتل کو قتل کر دینے سے پہلے
 اس کا موقع دیا کہ وہ اور اس کے خاندان و سلسلے اگر اپنے طرز عمل اور
 حسن سلوک سے مقتول کے عزیزوں کو ایسا متاثر کر سکیں
 کہ قتل کی تمنیٰ ان کے دل سے اتنی محو ہو جائے کہ وہ قاتل کا

و مستور باطل ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے اسلام نے قصاص کے ساتھ دیت و خون بہا کو بھی جائز قرار دیا یعنی اگر مقتول کے درنا راضی ہوں تو قتل کرنے کے بجائے قاتل سے کوئی رقم لے کر اس کی جان بخشی کی جاسکتی ہے قرآن مجید نے اس کو تخفیف و رحمت قرار دیا اور واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے۔ غور کیجیے قصاص سے مقصود کیا ہے یہ نہ کہ آئندہ قتل و خونریزی کا سد باب ہو اور انسانی جانیں محفوظ رہیں۔ جب لوگوں کو یہ معلوم ہو گا کہ قتل کے بدلہ میں نہیں بھی قتل ہوتا پڑے گا تو قدرۃً وہ اس سے اجتناب کریں گے اسی حقیقت کو قرآن مجید کے معجزانہ بیان میں فی الفیض خاص حیوۃ القصاص میں زندہ گی ہے کہ نہ کرو و لفظوں میں ادا کر دیا گیا ہے۔ لیکن اگر کوئی انسان ارتکاب جہم کے بعد دل سے نادم ہو تو اس کے لیے کیا راہ ہے اس بارہ میں تمام قانون ساز جماعتیں خاموش ہیں صرف اسلام ہی کے جامع اور ہمہ گیر قانون میں اس صورت حال میں بھی رہنمائی کا سامان موجود ہے۔ اس کے نزدیک اگر مقتول کے وارث راضی ہوں تو وہ اس نادم خطاکار کے ساتھ فصاحت و بلاغت کے ماہر اس مختصر فقرہ پر مشتمل عیش کرتے ہیں جاہلیہ کے لوہیل فقروں کے بجائے صرف و لفظوں میں ایک عظیم الشان حقیقت بیان کر دی ۱۱

ضرورت نہیں ہی، البتہ مرنے والے کو اختیار ہے کہ جن لوگوں کو اس کے مال میں وراثت نہ مل سکتی ہو اُن کے لیے وصیت کر سکے لیکن کسی مال میں تہائی مال سے زیادہ وصیت کی اجازت نہیں ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں تصریح ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اُن کے صرف ایک ہی لڑکی تھی وہ چاہتے تھے کہ اپنا سارا مال راہِ اکہی میں وقف کر دیں اُنھوں نے آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں فرمایا نہیں قرض کی پھر نصف فرمایا نہیں کہا پھر ثلث (تہائی) فرمایا ہاں ثلث اور ثلث بہت ہے۔ اس کے بعد لوگ ثلث کی وصیت کرنے لگے اور آپ نے ان کے لیے اسے جائز قرار دیا۔

(۲) ۱۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے :-

نُؤْفِیْ - اَوْفَیْتُ - اَوْ صَیْتُ - اَوْ صِیْ - اَوْ تَیْتُ -
فُلْنٌ - اَتَّقِیْکُمْ - عَفَوْتُ - اَعْتَدُوا - اَصْلَحْنَا -

(ب) اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتا با ابی
ہرقل فیہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد
عبد اللہ ورسولہ الی ہرقل عظیم الروم سلام

قصود معاف کر دیں یا حقوں بہار دیتے اے کہ جہاں بخشی پر آمادہ ہو جائیں تو اس کی جان بچا سکتی ہے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے ایک طرف آئینہ کا نقطہ کہہ کر مقتول کے وارثوں کے جذبہ ہمدردی کو ابھارا ہے دوسری طرف اتباع معصوف اور احسان کی تائید کر کے قاتل اور اس کے متعلقین کو نیکی اور حسن سلوک پر آمادہ کیا ہے۔

اس طرح قتل کے بعد عفو و جہاں بخشی سے تلخیوں اور ناگواریوں کے بجائے لطف مہربانی اور عنایت و حسن سلوک کی ایسی نضا قائم ہو جاتی ہے کہ محبت و ہمدردی کے ٹوٹے ہوئے رشتے دوبارہ استوار ہو جاتے ہیں اور ان میں ایسا استحکام پیدا ہو جاتا ہے کہ قومی اتحاد اور جماعتی طاقت پہلے سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

کَيْتَبُ عَلَيْنَا كُفْرًا إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ أَنْ يَقُولَ حَتَّى تَوَلَّيْنَا قَوْمَ صَيْتٍ کے مطابق پہلے حکم تھا کہ ہر انسان شہادت دینے والی اور جاننا دینے والی اپنے عزیزوں اور قربات داروں کے لیے وصیت کر جائے لیکن بعد کو سورہ نسا میں وصیت کے مفصل احکام نازل ہوئے اور وصیت کی فرضیت ساقط ہو گئی اور حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے تصریح سے فرمادیا۔ إِنَّ اللَّهَ آعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لَكُمْ فِي شَيْءٍ (اللہ تعالیٰ نے ہر ایک حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے اس کے بعد وصیت کرنا لازم نہیں ہے۔)

للدِّينِ بعد ان يدخل فيه قلت لا قال فهل كنتم
 تهتمون بالكدب قبل ان يقول ما قال قلت لا قال
 فهل يعنى بقلت لا قال ما ذا يا مكرم قلت يقول
 اعبدوا الله وحده ولا تشركوا به شيئاً ولا تقولوا
 ما يقول آباءكم ويا منونا بالصلاة والصديق
 والعفاف والصبر فقال للترجمان قل له سألتك
 عن نسب فذكرت انه فنيكم ذ ونسب وكن لك
 الرسل تبعث في نسب قومها وسألتك هل قال
 احد منكم هذا القول فذكرت ان لا قلت لو
 كان احد قال هذا القول قبله لقلت رجلاً
 يا تسي يقول قيل قبله وسألتك هل كان من
 آباءه من ملك فذكرت ان لا فقلت فلو كان من
 آباءه من ملك قلت رجل يطلب ملك ابية و
 سألتك هل كنتم تهتمون بالكدب قبل ان يقول
 ما قال فذكرت ان لا فقد اعرفت انه لم يكن
 ليدياً بالكدب على الناس ويكذب على الله و
 سألتك اشرف الناس اتبعوه ام ضعفاء هم
 فذكرت ان ضعفاء هم اتبعوه وهم اتباع
 الرسل وسألتك اين يدين ام ينقصون فذكرت

على من اتبع الهدى اما بعد فانى ادعوك
بدعاية الاسلام اسلم تسلم يوتلك الله
اجرك مرتين فان توليت فان عليك اثم الدين
ويا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا
وبينكم ان لا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا
ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله
فان تولوا فقولوا اشهدوا باننا مسلمون فلما
وصل اليه الكتاب دعا ابا سفيا واصحابه وروهم
كانوا تجارا بالشام في ذلك الحين فقال ايتكم
اقرب نسبا بهذا الرجل الذي ينعمني قال ابو سفيا
فقلت انا اقربهم نسبا فقال ادنوه مني وقرّبوا
اصحابه فاجعلوهم عند ظهري ثم قال لترجائهم قل
لهم اني سائل هذا عن هذا الرجل فان كان بي
فكين بوه ثم قال كيف نسبه فيكم قلت هو فينا ذو
نسب قال فهل قال هذا القول منكم احدا قط
قبله قلت لا قال فهل كان من آياته من عليك قلت
لا قال فاشراف الناس اتبعوه ام ضعفاؤهم
قلت بل ضعفاؤهم قال اين يبدون ام يتقصون
قلت بل يزيدون قال فهل يرتد احد منهم
سقطا

آپ اس وقت سو جائیے میں آپ کو رات کے آخر میں جگا دوں گا
 مہاجر سو گئے اور انصاری کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ ابھی
 وہ نماز ہی میں تھے کہ کسی دشمن نے انھیں تیر مارا لیکن انھوں
 نے جنبش نہیں کی اور نہ نماز توڑی اس نے پھر ایک تیر مارا لیکن
 اس مرتبہ بھی انھوں نے تیر کھینچ لیا اور جس طرح نماز پڑھتے تھے
 پڑھتے رہے جب اُس نے تیسرا تیر مارا تو انھوں نے رکوع اور
 سجدہ کیا اور سلام پھیرا پھر اپنے ساتھی کو جگا یا جب مہاجر
 جاگے تو دشمن بھاگا انھوں نے دیکھا کہ دشمن کی تیر اندازیوں
 سے انصاری زخمی ہو گئے ہیں اور ان کے جسم سے خون بہ رہا ہے
 کہا آپ نے مجھے اس سے پہلے کیوں نہ خبر کی۔ انصاری نے کہا
 میں نے ایک سورۃ شریع کی تھی میں نے پسند نہیں کیا کہ اُس کو
 منقطع کر دوں خدا کی قسم اگر میں خوف نہ کرتا کہ اس حد کو منائع
 کر دوں گا جس کی حفاظت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مجھے حکم دیا تھا تو ہرگز اس نماز کو نہ توڑتا اگرچہ میں قتل کر دیا جاتا۔

الفاظ کے معانی

بندگی۔ عبادۃ۔	جنگ۔ قتال۔ حروب۔
کوشش کرنا۔ اجتہاد۔ (بردزن)	واپس ہونا۔ رجوع (ض)، قفل (ن)،
انجیل۔ پہلی کتاب میواں (بق)	گھاٹی۔ شیعنب۔
ایک انصاری۔ دَجَلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ	کون و آدمی۔ مَن رَجَعَانِ۔

انہم یزیدون وکن لک امر الا یمان حتی یتیم وسانتک
ایرت ااحد سخطہ لدینہ بعد ان یدخل فیہ فذکر
ان لا وکن لک الا یمان حین تجالط بشاستہ القلق
وسألتک هل یعد رذل کون ان لا وکن لک الرسل
لا تغدر وسانتک بما یا مرکم فذکر کون ان
یا مرکم ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا به شیئاً وینہاکم
عن عبادۃ الاوثان ویا مرکم بالصلوۃ والصدق
والحفاف فان کان ما تقول حقاً فسیجک موضع
قد فی ھا یتین ؛ (بخاری)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اللہ تعالیٰ سے بہت
محبت کرتے تھے اور اس کی بندگی میں بڑی کوشش کرتے
تھے۔ ایک مرتبہ ایک انصاری کسی غزوہ میں گئے جنگ کے بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے اور رات میں ایک
گھاٹی میں اترے۔ آپ نے فرمایا آج اس رات کو کون دو آدمی
ہماری حفاظت کریں گے۔ ایک مہاجر اور ایک انصاری نے کہا
یا رسول اللہ ہم آپ کی حفاظت کریں گے۔ جب مسلمان سو گئے تو
دونوں گھاٹی کے دہانہ کی جانب گئے تاکہ کوئی دشمن اُس سمت سے
نہ داخل ہونے پائے۔ انصاری نے اپنے ساتھی مہاجر سے کہا

کِیَتْ السَّكَّابَ يَعُودُ -

لَا ج اور آج کے معنی ایک ہی ہیں صرف استعمال میں یہ فرق ہو کہ آج جملہ کے شروع میں آتا ہے اور آج جملہ کے درمیان میں آتا ہے -

ساتواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ
عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ هَآيَا مَا
مَعْدُودَاتٍ مِّنْكُمْ مَّنِ يَصُومُوا وَعَلَى سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَ
فِي يَدٍ طَعَامٌ مِّنْكُمْ لَوْنٌ لِّكُمُ الْفَقْرُ فَهُوَ
حَرِيقٌ لَّذٌ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ أَن هُدًى
لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ مَن كَانَ مَرِيضًا
أَوْ عَسَلًا
فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ
وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا
اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ هَآيَا سَأَلَكَ

حفاظت کرنا۔ کَلَّأَن (حوس (ن)	کھینچنا۔ تَنَعَ (ف)
دبانہ۔ فَمَ۔	جاگنا۔ اسْتَقِظَ يَسْتَقِظُ۔
جگنا۔ اَيْقَظَ (مثل اَيْقَان پہلی	تیر اندازیاں۔ رَمَيَات۔
کتاب (دوسرا سبق)	زخمی ہو گئے۔ جُرِمَ۔
تیر مارنا۔ رَمَى۔ يَرْمِي۔	مشرق کرنا۔ اِفْطَحَ (بروزن
جنبش کرنا۔ تَحَوَّلَ۔ (بروزن تَقَوَّلُ	اِفْطَحَ پہلی کتاب پیواں بنی)
صیغوں کے لیے دیکھیے تَفَعَّلُ پہلی	حد۔ تَعَنَّ۔ جمع تَعَوَّس۔
کتاب بولھواں بنی)	ٹوڑنا۔ قَطَعَ (ف)

قواعد ۱۔

پہلی کتاب کے ترجموں کی اصلاح کے سلسلہ میں تمام ضروری قاعدوں سے ہلکا تعارف ہو چکا ہے اب علیحدہ علیحدہ ہر ایک ذرا وضاحت سے بیان کیا جا رہا ہے۔

اِنَّ اَنْ كَانَ كَيْتَ لَا كَيْنَ لَعَلَّ

بیشک بیشک گویا کہ کاش کہ لیکن شاید کہ
مذکورہ بالا الفاظ نحوی اصطلاح میں حروف مشبہ بالفعل کہلاتے
ہیں۔ ان میں سے کوئی حرف جس نلفظ سے پہلے آتا ہے اس کے
آخری حرف کو زبر کر دیتا ہے مثلاً اِنَّ تَنْبِيْئًا عَا لِيْہٖ۔
لَا كَيْنَ بَلْ كُنْ كَہَاہِلَ۔ كَاَنَّ حَتَامِيْدًا شَاعِيْہٖ۔ لَعَلَّ
مَحْمُوْدًا مَوْنِيْہٖ۔

عِدَّة - شمار - گنتی -

يُطِيقُونَ - اِطَاقَةٌ - (طوق) بشکل طاقت رکھنا - گردان مثل اِقامَةُ

دہلی کتابیں مسکین کے آتی ہے -

يُسِّرُ - آسانی - عُسْر - دشواری -

اُجِيبُ - اِجَابَةٌ (جواب) جواب دینا - صیغہ اِقامَةُ دہلی کتاب

دوسرے سن کی طرح آئیں گے -

لَيْسَ بِمِثْلِهِ - اِستِجَابَةٌ (جواب) قبول کرنا - صیغہ اِستِجَابَةٌ (دہلی کتاب)

سن کی طرح آئیں گے -

يُزِيلُ - (دش) نیک راہ پانا (باب ن)

اُحِلَّ - اِحْلَال (حل ل) حلال کرنا - اُحِلَّ ماضی مجہول ہی صیغہ

اِحْلَال دہلی کتاب اٹھویں سن کی طرح آئیں گے -

رَفَتْ - (ن) مباشرت کرنا -

تَخْتَانُ - اِخْتِيَان (خ ی ن) خیانت کرنا - اِخْتَان - يَخْتَانُ -

اِخْتَنُ - لَا تَخْتَنُ -

بَاشِرُوا - مُبَاشَرَت (ب ش س) مباشرت کرنا - بَاشِرُوا امر ہی

صیغہ مُبَاشَرَت کی طرح آئیں گے دہلی کتاب چوتھا سبق

اِتَّبَعُوا - اِتِّبَاع (ب غ ی) چاہنا - صیغہ اِتِّبَاع دہلی کتاب

پانچویں سبق کی طرح آئے ہیں -

۱۱ مضارع سے پہلے جب لام سکون کے ساتھ ہو تو چاہیے ترجمہ کیا جاتا ہے -

فدیہ دیدے لیکن بعد کو جب لوگ عادی ہو گئے تو یہ رخصت منسوخ
 ہو گئی۔ اور مریضوں اور مسافروں کے علاوہ ہر شخص کے لیے روزہ
 رکھنا ضروری قرار پایا۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ، حضرت سلمہ ابن
 اکوعؓ، حضرت معاذ ابن جبلؓ اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم
 نے اس بات کو واضح کر دیا ہے۔ (بخاری کتاب الصوم باب
 وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين) حضرت معاذ
 ابن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک طویل روایت کے سلسلہ میں
 بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے
 تو ہمدینہ میں تین دن اور عاشورا (دسویں محرم) کے دن روزہ
 رکھتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر رمضان کے روزے
 فرض کیے اور یا ایہا الدین امنوا کتب علیکم الصیام
 — فدیۃ طعام مسکین تک آیت نازل ہوئی۔ لہذا
 آدمی کو اختیار تھا جس نے چاہا روزہ رکھا جس نے چاہا مسکین
 کو کھانا دیدیا یہ اس کی طرف سے روزہ کے بدلہ میں کاٹی ہو جاتا
 تھا پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت شہس رمضان الدین
 انزل فیہ القولن — فمن شہد منکم الشہر
 فلیصمه تک نازل فرمائی۔ پس اللہ تعالیٰ نے تندرست، مقیم
 پر روزہ واجب کر دیا، مریض و مسافر کو افطار کر کے کی رخصت
 دی اور ایسے بوڑھے کے لیے جو روزہ کی قدرت نہیں رکھتا

يَتَّبِعُنَّ - تَبِیْن (ب ی ن) واضح ہو جانا - صیغہ تَقْبِیْر پہلی کتاب
سودھویں سبق کی طرح آتے ہیں -

خَطِیْط - دھاگہ -

ثُمَّ لَوْ اِذْ لَآءِ دَوْل (و) ہو چانا - صیغہ اِخْتِیَآءِ پہلی کتاب
آٹھویں سبق کی طرح آتے ہیں - اِذْ لَآءِ کے پہلی معنی ہیں
کنویں میں ڈول ڈالنا مطلب یہ ہے کہ حکام کے پاس مال پہونچا کر
یعنی رشوت دے کر ان کے اثر سے دوسروں کا مال ناجائز
طریقے سے حاصل کرنے اور کھانے کی کوشش نہ کرو -

تشریح :-

عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَ تَذَانِيَةً طَعَامٌ مِّنْكَ كَيْفَ اس
آیت کی تفسیر میں ائمہ کی مختلف رائیں ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے
كَطِيقُونَ - لَا يُطِيقُونَ کے معنی ہیں ہو یعنی جو لوگ روزہ
کی طاقت نہیں رکھتے ہیں وہ اس کے بجائے ہر روزہ کے بدلہ
مسکین کو کھلا کر فدیہ دے سکتے ہیں بعض لوگ يُطِيقُونَ کا ترجمہ
یہ کرتے ہیں کہ جو لوگ مشکل طاقت رکھتے ہیں اس طرح وہ اس
آیت سے مستقل مرعیوں اور غیر معمولی کمزوریوں اور بوڑھوں کیلئے
روزہ کے بجائے فدیہ کا دے دینا جائز قرار دیتے ہیں - لیکن
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس بارہ میں تصریح کر دی ہے کہ
اِسْلَام کے زمانہ میں ایسی اجازت تھی کہ خواہ روزہ رکھے خواہ اس کے بدلہ میں

ہوگا لیکن ہنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرمادی کہ اس سے
سیدہ کا صبح کا نمودار ہونا مراد ہے یعنی جب تک مشرق کی طرف
صبح کی سفیدی نمودار نہ ہو جائے اس وقت کھانا پینا جائز ہے۔
(۲) ۱۔ اُر دو میں ترجمہ کیجیے :-

اَكَلْتُ - يَطِقَنَّ - اَطِيقُوا - كُنْ يَطِيقَ - لَمْ اَطِيقْ -
اَحْبَبْتُ - اسْتَحَبَبْتُمْ - لَا سَتَحِبُّ - يَسْتَحِبُّنَ - اَخْلَلْنَا
اَحْلَلْنَا - اَخْتَلَفْنَا - اَتَّبَعْتِ - اَتَّبِعْ - اَدُلِّيْكُمْ
نَدُلِيْ -

(ب) اُر دو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-
خَرَجَ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَمْرُ بْنُ النَّخْبَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فِي لَيْلَةٍ مِنَ اللَّيَالِي يَطُوقُ يَتَفَقَّدُ اَحْوَالَ الْمُسْلِمِينَ
فَرَأَى بَيْتًا مِنَ الشَّيْءِ مَضِيٍّ وَبِالْمَدِينَةِ لَيْكُنْ قَدْ لَمْ يَلَا مَسَافَةً
قَدِ نَافِيَةً فَمَسَمَحَ فِيهِ اَرْبَعِينَ امْرَأَةً وَرَأَى رَجُلًا قَاعًا
قَدْ نَافِيَةً وَقَالَ لَهُ مِنَ الرَّجُلِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْبَادِيَةِ
قَدْ مَتَّ اِلَى امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ لَا صَبِيبَ مِنْ فَضْلِهِ قَالَ
فَمَا هَذِهِ الْاَنَاءُ قَالَ امْرَأَةٌ قَدْ تَمَخَّضْتُ بِهَا اخَذَهَا
الطُّوْقُ قَالَ فَهَلْ عِنْدَهَا اَحَدٌ قَالَ لَا فَاتَّطَلَّقْتُ عَمْرًا
وَالرَّجُلُ لَا يَعْرِفُ - فَنَجَّاهُ اِلَى مَنْزِلِهِ فَقَالَ لَا مَرَأَتَهُ
اُمُّ كَلْثُومُ بِنْتُ عَلِيٍّ ابْنِ ابْنِ طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اَهْلُ

کھانا دینے (ذبیہ) کا حکم باقی رکھا۔ یہ دو حالتیں ہوئیں۔ اس کے بعد صحابہ سونے سے پہلے کھاتے پیتے اور مباشرت کرتے تھے جب سو جاتے تھے تو یہ سب چیزیں منع ہو جاتی تھیں۔ ایک دن صرمہ انصاری روزہ کی حالت میں شام تک کام کرتے رہے شام کو گھر آئے اور اپنی بیوی سے کھانا مانگا انھوں نے کہا کچھ موجود نہیں ہے میں جا کر تلاش کرتی ہوں ان کے آنے میں بہت دیر ہوئی (صرمہ ٹھکے تو تھے ہی) نماز عشاء پڑھ کر سو گئے اس کے بعد انھوں نے کچھ کھایا پیا نہیں یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور وہ روزہ سے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو انتہائی تکلیف کی حالت میں نظر آئے وجہ دریافت فرمائی تو سارا واقعہ بیان کیا۔ اسی زمانہ میں حضرت عمر اور بعض دوسرے صحابہ کو بھی دشواریاں پیش آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر رحم فرمایا اور اجازت دی کہ صبح تک کھاپی سکتے ہیں۔ اور یہ آیت اُحِلَّ لَكُمْ لِمَلَّةِ الصَّيَامِ الْفَنَاءِ اِلٰی نَسَاكُمْ — اَتَمُوا الصَّيَامَ اِلٰی الْغَيْلِ تک نازل فرمائی (مسند احمد بن ابی داؤد۔ مترک حاکم) قیس ابن صرمہ رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ بخاری میں بھی مذکور ہے (کتاب الصوم) الخِطُّ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخِطِّ الْاَسْوَد سے بعض لوگوں کو شبہ ہوا اور انھوں نے سفید اور سیاہ دو دھاگے لٹکائے کہ جب دونوں میں امتیاز ہونے لگے تو روزہ کا آغاز

جاء فحقن دما اغناه به وانصرف . وكان رضي الله تعالى
 عنه من شدة حرصه على تعزيت الاحوال واقامة
 قسط اس العدل وازاحة اسباب الفساد واصلاح
 الامم يعرض بنفسه ويباشر امور الرعية مستقرا في
 كثير من الكليات ؛ (المستطرف)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

قاضی یحییٰ بن اکثم بہت بڑے عالم تھے انھوں نے مسلمانوں کی بہت
 خدمت کی متعدد موقعوں پر اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ اسلام کو
 بہت فائدہ پہنچایا۔ خلیفہ مامون ان کی بڑی عزت کرتا تھا وہ
 اس کے نزدیک بہت معزز تھے ایک مرتبہ ان کے ساتھ وہ اپنے
 باغ کی طرف گیا جب واپس ہوا تو سورج قاضی صاحب کی طرف
 تھا مامون نے انھیں سایہ کی طرف ہٹا دیا اور خود سورج کی
 طرف پلٹ گیا۔ ایک رات میں قاضی صاحب مامون کے پاس سو
 گئے مامون کو پیاس لگی لیکن اس نے خادم کو نہیں پکارا بلکہ پنچوں کے
 بل پانی کی جگہ آیا کوڑہ لیا اور پانی پیا پھر اسی طرح اپنے بستر تک
 واپس آیا حالانکہ پانی کی جگہ اور بستر کے درمیان تین سو قدم کا
 فاصلہ تھا۔ یہ مشقت اس لیے برداشت کی تاکہ قاضی یحییٰ کی نیند
 خراب نہ ہو۔ اسی طرح دوسری بار قاضی یحییٰ نے مامون کے پاس
 رات گزاری مامون کی رات کو آنکھ کھلی تو اُسے کھانسی معلوم ہوئی

لك في آخر قد ساقه الله تعالى لك قالت وما هو قال
 امرأة ثم خضع ليس عندها احد قالت ان مشئت
 قال فخذى معك ما يصلح للمرأة من الحسن من
 والدين قاتيني بغير روثيهم وحبوب نجاست
 به فحمل القدر ومشت خلفه حتى اتى البيت فقال
 ادخل الى المرأة ثم قال للرجل اوقتي لي ناراً ففعل
 فجعل عس ينفخ النار ويضرمها والرخان يخرج من
 خلل الحية حتى انضجها وقلدت المرأة فقال
 ام كلثوم رضی الله عنها بسرو صا^{بك} يا امير المؤمنين
 بغلام فلما سمعها الرجل تقول يا امير المؤمنين ارتاع
 وخجل وقال لا تخجنتاه منك يا امير المؤمنين اهكذا
 تفعل بنفسك قال يا اخا الوب من ولى بشيئا من امور
 المسلمين ينبغي له ان يتعلم على صغير امورهم و
 كبيرها فانه عنها مسئول ومن غفل عنها خسر الدنيا
 والاخرة ثم قام عمر رضي الله عنه واخذ القدر من
 على النار وحملها الى باب البيت واخذتها ام كلثوم
 واطعمت المرأة فلما استقرت وسكنت طلعت ام كلثوم
 فقال عمر رضي الله تعالى عنه للرجل قمت الى بيتك
 وكل ما بقي في البرية وفي غدا انت الدنيا فلما اصبح

ادخا ہونا۔ عَلا۔ یَعْلُو۔ | (مثل ذَاہ - یَیْنِیْدُ)،
قیاس کرنا۔ قَاسَ۔ یَقِیْسُ

قواعد :-

عربی زبان کے دس سبق کے چوتھے سبق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ مفعول کو زبر ہوتا ہے نحو یوں کی مہطلال میں اس مفعول کو مفعول بہ کہتے ہیں اسی طرح آپ قرآن مجید کی پہلی کتاب (سین نبیرم) میں پڑھ چکے ہیں کہ اگر کوئی اسم فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے تو اُسے حال کہتے ہیں یہ اسم فاعل یا مفعول کے وزن پر ہوتا ہے اور اس پر بھی زبر ہوتا ہے مثلاً زبر سوار ہو کر آیا ہے جَاءَ عِیْ زَیْنٌ ذَاکِبًا۔ محو دے بیٹھے ہوئے تقریر کی۔ خَطَبَ مُحَمَّدٌ جَبَالِیْسًا۔ میں نے محو کو بندھا ہوا مارا۔ صَرَ بُتٌ مُحَمَّدٌ مَشْفُودًا۔ حمید ہجرت کرتے ہوئے نکلا خَوَجَ حَمِیْدٌ مَہْمَا جَوَل۔ نصیر نے موشے ہوئے لکھا کَتَبَ نَصِیْرٌ مَقْکُورًا۔ جمع اور تشنیہ کے ساتھ حال بھی زبر کی حالت میں جمع اور تشنیہ ہوتا ہے مثلاً حمید اور محو دے بیٹھے کر لکھا۔ کَتَبَ حَمِیْدٌ وَ مُحَمَّدٌ جَبَالِیْسِیْنِ لوگ ہنستے ہوئے داخل ہوئے دَخَلَ لِقَ جَالٌ صَدَا حَکِیْمٌ دو لڑکوں نے کھڑے ہو کر تقریر کی خَطَبَ الْوَلَدَانِ قَائِمِیْنِ۔ (اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے عربی زبان کے

اس نے اپنی فیتھ کی آستین سے اپنا منہ بھر لیا تاکہ کھانسی نہ ہو جائے لیکن جب کھانسی غالب ہوئی تو زمین پر جھک گئی تاکہ اس کی آواز ادبچی نہ ہو اور قاضی صاحب بیدار نہ ہو۔ یہ ہمارے بادشاہوں کا اخلاق تھا اس پر ہمارے عابدوں، زاہدوں، عالموں اور نیک لوگوں کو قیاس کیجیے کہ ان کا اخلاق کیسا اچھا ہو گا

الفاظ کے معانی

تین سو قدم۔ تَلَاثُمِ مِائَةِ خُطْوَةٍ۔	خدمت کرنا۔ خَدَمَ (ض)
بردہشت کرنا۔ تَحْتَلُّ (باب تَفَعُّل)	فائدہ پہونچانا۔ نَفَعَ (ن)
رات گزارنا۔ بَاتَ يَبِيتُ (مثل زَادَ يَبِيتُ)	مقدود۔ عَدِيَ يَدُودٌ۔
آنکھ کھلنا۔ اِنْتَبَاهُ (انتخاب۔ پہلی کتاب سین ۱۲)	معزز۔ وَجِيهٌ دُوْصَتْنِ لَكَ۔
کھانسی معلوم ہونا۔ عَوَضَ لَهُ۔ اَخَذَ لَهُ السَّعَالَ۔ سَعَلَ (ن)	ہٹا دینا۔ تَحْوِيلُ (بروزن تَفَعِيل)
آستین۔ كُمٌّ۔	تَبَشِيرٌ (پہلی کتاب سین ۱۸)
بھرنیسا۔ حَشَا يَحْتَشُوْ (مثل عَلَا پہلی کتاب سین ۱۲)	پھٹ جانا۔ تَحَوَّلَ۔ (باب تَفَعُّل)
جھک جانا۔ اَوْدَعَا هُوَ جَانَا۔ اَكْبَتَ يَكْبِتُ عَلٰی۔	پہلی کتاب سین ۱۴۔ تَفَجُّجٌ
	بچوں کے بل۔ عَلٰی اَطْوَالِ اَصَابِعِ
	بستر۔ فِرَاشٌ۔
	جگہ۔ مَوْضِعٌ۔
	گودہ۔ كُوْنٌ۔ جَمْعُ اَكْوَادٍ۔ كَيْتَانِ۔

أثوان سبق

(١) قرآن مجيد :-

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْآهِلَةِ ط قُلْ هِيَ مَوْلَا قَبِيضُ
لِلنَّاسِ وَالْحَاجَّةِ دَوْلَتِ الْبَيْتِ يَا قَاتِلُوا الْبُيُوتِ
مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبَيْتَ مِنَ الْقَوَاهِ وَالْأَوَالِيُوتِ
مِنْ آبَوَالِيهَا ص وَالْقَوْلُ لِلَّهِ لَعَلَّكُمْ تَقْلِحُونَ ه
قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَفْتَالُونَ بَيْنَكُمْ وَلَا
تَعْتَدُوا دَارَ اللَّهِ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ه وَامْتَلَوْهُمْ
حَدِيثُ تَقْفِئُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ
أَخْرِجُوهُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ه وَلَا
تَقْتُلُوهُمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يَهْتَلُواكُمْ
فِيهِ ه إِنْ قَتَلْتُمْ قَاتِلُوهُمْ مَكَانَ بَيْتِ جَبْرَاءَ
الْكُفْرَيْنِ ه إِنْ أَنْتُمْ هَلْ إِنْ اللَّهُ عَفُوٌّ رَحِيمٌ ه
وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ
لِلَّهِ مَقَامًا أَنْتُمْ أَكْثَرُ عُدْوَانٍ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ه
الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ
فَمَنْ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى
عَلَيْكُمْ ص وَالْقَوْلُ لِلَّهِ وَالْعَدْلُ أَنْ اللَّهُ مَعَ الْمُتَّقِينَ ه

پہلے سبق کی طرح آئیں گے۔
 اِسْتَيْسَرَ - اِسْتَيْسَار (ی س س)، آسان ہونا۔ میسر ہونا۔ اِسْتَيْسَلَّ
 يَسْتَيْسِرُ - اِسْتَيْسِيرُ - اِسْتَيْسِيرُ - اِسْتَيْسِيرُ -
 هَذِي قُرْبَانِي کا جانور۔

رُءُوس - سر - رُؤُوس کی جمع ہے۔
 حَيْلٌ - جگہ - حَقْل (رض)، کا اسم فاعل (ADVERB) ہے۔ حَلَّ
 (رض)، احرام سے نکلنے کو کہتے ہیں۔ اس اعتبار سے حَيْلٌ سے
 مراد حرم ہی کیونکہ آدمی احرام میں کھوٹتا ہے اس لیے قربانی
 کی جگہ حرم ہوا۔
 اَذَى - تکلیف _____ نُسْكَ - قربانی۔

مَتَمَّ - مَتَمَّ - (م ت ع)، فائدہ اٹھانا۔ صَيَّعَ تَفَحُّجُنْ کی طرح آتے
 ہیں (پہلی کتاب سولھواں سبق)۔

تشریح:-
 يَسْتَعْلُوْنَكَ عَيْنَ الْاَهْلِيَّةِ الفاظ کے معنی اوپر گزر چکے ہیں
 لوگوں نے چاند کی حقیقت دریافت کی تھی لیکن مہر کے علمی
 مسائل ان کی فہم سے بالاتر تھے پھر اس سے انھیں کوئی فائدہ
 بھی نہیں تھا اس لیے اس بارہ میں فلکیات کے علمی مسائل کے
 بیان کے بجائے چاند کے ان فوائد کی جانب اشارہ کر دیا
 گیا جو انھیں روزمرہ کی زندگی میں حاصل ہوتے ہیں۔

وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى
 التَّهْلُكَةِ ۖ وَأَحْسِنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
 وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا
 اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تُلْجِفُوا زُرْعًا وَلَا
 حَبًّا بِتِلْكَ الْهَدْيِ لِيُحْيِيَهُ وَلَكُمْ فَتْنَةٌ مِمَّنْ
 آوَيْتُمْ آذَى مِنْ ذُنُوبِكُمْ فَفِي ذَلِكَ صِیَامٌ أَوْ
 زَكَاةٌ ۚ فَإِذَا أَمِيتُمْ فَمَنْ مَمْنَعٌ بِالْعُمْرَةِ
 إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَمْ
 يَجِدْ قِصْبًا مِثْلَ ثَلَاثَةِ آيَاتٍ فِي الْحَجِّ وَتَبَعَهُ إِذَا
 رَجَعْتُمْ ۚ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ۚ ذَلِكَ لِيَسْهُلَ
 عَلَى أَهْلِهَا مَا ضَرَىٰ مُسْجِدَ الْحَرَامِ وَأَنْفِقُوا لِلَّهِ
 قَالُوا أَنْتَ اللَّهُ سَعِيدٌ بِلَدِّ الْعَقَابِ ۝
 آیات مندرجہ بالا کا ترجمہ سید نے الفاظ کے معانی اور ضروری
 تشریح حسب ذیل ہے :-

آہلۃ - نیا چاند - ہلال کی جمع ہے -

مَوَاقِیت - وقت معلوم کرنے کا ذریعہ - مِیقَات کی جمع ہے -

تَقْفُمُوا - ثقّف (ثقف) (باب من)

تَهْلُكَةُ - (دال لک) ہلاکت -

أَحْصِرْتُمْ - (حصر) (ص) گھیرنا - روکنا (یعنی انعام پہلی کتاب

تم کو ہر جگہ قتل کرتے ہیں اور ذرا بھی تم پر ترس نہیں کھاتے اسی طرح تم بھی انھیں جہاں پا جاؤ قتل کر دو لیکن ہر وقت یہ خیال رہے کہ تمھاری طرف سے کبھی زیادتی نہ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ قتل بہت بُری چیز ہے لیکن کفر و شرک کا ایسا اقتدار کہ جو لوگوں کے دین و ایمان کے لیے باعثِ فتنہ ہو قتل و خونریزی سے بھی بڑھ کر ہے اس لیے فرمایا کہ مسلمانوں کو اس وقت تک اپنی جد و جہد جاری رکھنا چاہیے جب تک شرک و کفر کا غلبہ ختم ہو کر دین حق کا بول بالا نہ ہو اور اطاعت و بندگی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص نہ ہو جائے۔ لیکن ظلم و زیادتی سے ہر حال میں اجتناب کرنا چاہیے۔

فتنہ کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان خاص طور سے پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے جس زمانہ میں مسلمان آپس ہی میں دست بگر بیان تھے اور ہر شخص یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ فتنہ کو دور کرنے کے لیے جد و جہد کر رہا ہے۔ دو آدمی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان کے سامنے ہی آیت پیش کر کے جنگ میں شرکت کی دعوت دی لیکن انھوں نے فرمایا کہ ہم نے جہاد کیا یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہا اور دین (اطاعت) اللہ ہی کے لیے ہو گیا لیکن تم چاہتے ہو کہ اس لیے جنگ کرو تا کہ فتنہ قائم

لَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْكُلُوا الْبُقُوعَاتِ مِنْ ظُهُورِهِمْ هَلْ جَاهِلِيَّتْ
 کی غلط رسموں میں سے ایک دستور یہ بھی تھا کہ جب لوگ حج مکے
 کے خیال سے گھروں سے روانہ ہو جاتے تو پھر دروازوں سے
 واپس نہ ہوتے اگر کوئی ضرورت پیش آتی اور گھر واپس آتا
 پڑتا تو دروازہ کے بجائے پشت کی جانب سے مکان میں داخل ہوتے
 اور اس کو بہت بڑا نیکی کا کام سمجھتے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس
 فضول رسم کو غلط قرار دیا اور فرمایا کہ یہ نیکی نہیں ہے بلکہ نیکی تقویٰ
 اور پرہیزگاری کا نام ہے۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُفْتِنُوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی زیارت کے ارادہ سے
 مسلمانوں کے ساتھ روانہ ہوئے لیکن کفار سدراہ ہوئے
 بالآخر دس برس کے لیے ایک معاہدہ ہوا جو تاریخ میں صلح حدیبیہ
 کے نام سے مشہور ہے۔ سورہ فتح میں اس واقعہ کا مفصل ذکر ہے
 صلح حدیبیہ کے دوسرے سال مکہ معظمہ کی روانگی کا ارادہ ہوا
 تو مسلمانوں کو خیال ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کفار بدعہدی کریں
 اور لڑائی کی نوبت آئے تو حالت احرام میں حدودِ حرم کے
 اندر کیا ہوگا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ
 اگر وہ تم سے لڑیں تو تم بھی لڑو جب جنگ شروع ہو جائے
 تو جاق و چوبند رہو دشمنوں کی جانب سے غافل نہ ہو جس طرح وہ

آتَمُوا الْحُجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ۔ رکوع کے شروع میں حج کا ذکر آچکا ہے اس کے بعد صلح حدیبیہ کے واقعات کی جانب اشارہ ہوا اب حج کے ضروری احکام بیان کیے جاتے ہیں۔ حدیبیہ کے موقع پر چونکہ کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو روکا تھا اس لیے اس حالت (احضار) کے احکام بھی بیان کیے گئے ہیں اس رکوع اور اس کے بعد کے رکوع میں حج کے مختلف مسائل کا ذکر ہے چونکہ ان مسائل سے روزمرہ سابقہ نہیں رہتا اس لیے یہ عموماً ذہن میں محفوظ نہیں رہتے اس لیے ذیل کی سطور میں مختصر طریقہ سے ضروری ضروری باتیں بیان کی جا رہی ہیں۔

حج ہر ایسے عاقل، بالغ، آزاد اور قندرسٹ مسلمان پر فرض ہے جس کے پاس حرم تک آنے جانے کا کرایہ اور زاد و راہ کا سامان ہو راستہ میں امن ہو اور واپسی تک اہل و عیال کی ضروریات کے لیے سامان موجود ہو۔ عورت کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اگر تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر ہو تو کوئی محرم ساتھ ہو۔ حج کا طریقہ یہ ہے کہ گھر سے لے کر میقات تک کہیں حرام ہانڈھ باندھا جائے۔ موافقت ہر طرف کے لیے علیحدہ علیحدہ مقرر ہیں۔ عراق کی طرف کے لوگوں کے لیے ذات عرق۔ شام کی جانب سے آنے والوں کے لیے جحفہ۔ مدینہ کی سمت والوں کے لیے ذو الحلیفہ۔ اہل نجد کے لیے قرن۔ اور یمن سے آنے والوں کے لیے یلملم میقات مقرر ہے۔

ہو جائے اور دین (اطاعت) غیر اللہ کے لیے ہو جائے۔ (بخاری) **وَلَا تَقُولُوا بآيَاتِ اللَّهِ كَذِبًا**۔ اس آیت کے متعدد مختلف مفہوم بیان کیے جاتے ہیں مگر سب سے صحیح مطلب وہ ہے جو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ہم انصاری کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں تھے آپ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور آپ کی مدد کی جب اسلام پھیل گیا اور اسے غلبہ حاصل ہو گیا تو ہم لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے نبی کی صحبت و نصرت سے شرفیاب فرمایا یہاں تک کہ اسلام پھیل گیا اور مسلمان بڑھ گئے ہم نے اہل و عیال اور اموال و اولاد کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دی اب جنگ ختم ہو گئی ہے لہذا ہم اب اپنے اولاد و اموال کی جانب متوجہ ہوں اور ان کی اصلاح و درستی کی فکر کریں اس پر ہمارے متعلق یہ آیت نازل ہوئی **وَانْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ** وَلَا تَقُولُوا بآيَاتِ اللَّهِ كَذِبًا (اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو) پس ہلاکت اہل و مال کے درمیان اقامت اور جہاد کے ترک کرنے میں تھی۔ (ابن کثیر بروایت ترمذی و ابوداؤد)

رخ کرے اور دوسرے دن (نویں ذی الحجہ) کو فجر تک وہاں
 قیام کرے اس کے بعد عرفات روانہ ہوا اور دن بھر وہیں قیام
 کرے بعد اذان امام دہ خطبہ دیتا ہے اور ظہر ہی کے وقت ظہر و
 عصر کی نماز پڑھاتا ہے اذان ایک ہی ہوتی ہے لیکن اقامتیں
 دو ہوتی ہیں۔ شام کو مُزْدَلْہ روانہ ہوا اور وہاں عشا کے وقت
 مغرب و عشا کی نمازیں ایک ہی ساتھ ایک اذان اور ایک ہی
 اقامت کے ساتھ ادا کرے رات مُزْدَلْہ میں گزارے، صبح کی
 نماز غُلَس (اندھیرے) میں پڑھے پھر ذرا دیر امام کے ساتھ ٹھہرے
 اور سورج نکلنے سے پہلے ہی (دسویں ذی الحجہ کو) منی روانہ
 ہو جائے وہاں پہنچ کر حَبْرَةُ الْعَقَبَةِ کو کنکری مائے پھر قربانی
 کرے اور بال وغیرہ بنوائے اس کے بعد عورتوں سے تعلق کے
 علاوہ احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اسی دن دسویں
 ذی الحجہ کو یاد دوسرے دن یا تیسرے دن مکہ معظمہ واپس آئے
 اور طواف زیارت کرے یہ طواف فرض ہی۔ ایام سحر (بارہ
 ذی الحجہ تک) کر لینا واجب ہے۔ طواف زیارت کے بعد ہی منی واپس ہوا اور وہاں
 قیام کرے بارہ ذی الحجہ کو زوال کے بعد تینوں حجروں کو کنکری ماری جاتی ہے
 تیرہ اور چودہ کو بھی نرمی چا کر ماری جاتی ہے۔ منی سے مکہ معظمہ واپس آئے اور رخصت
 (دواع) کا طواف کرنے پر طواف اہل مکہ کے علاوہ اور سب لوگوں پر واجب ہے
 خمسہ کا ذکر پہلے سبق میں گزر چکا ہے۔ حج کے ساتھ اگر

گھر سے لے کر ان میقات تک حاجیوں کو ضرور احرام باندھ لینا چاہیے۔ جو لوگ ان میقات اور مکہ معظمہ کے درمیان رہتے ہوں وہ جیل میں یعنی حدود حرم سے پہلے احرام باندھ لیں مکہ معظمہ کے رہنے والے حج کے لیے حرم میں اور عمرہ کے لیے جیل میں احرام باندھیں۔ احرام باندھتے وقت بہتر ہے کہ پہلے غسل کر لیا جائے ورنہ وضو ہی کافی ہے۔ پھر نئی یا دھلی ہوئی بن سلی ایک چادر اوڑھ لی جائے اور دوسری باندھ لی جائے اور دو رکعتیں پڑھے اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْتُ الْحُجَّۃَ فَبَسِّرْ کُلِّیْ وَتَقَاتِلْ فِیْہِیْ پھر نماز کے بعد تَلْبِیَّۃُ (اَللّٰهُمَّ کَلْبَیْکَ کَلْبَیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ کَلْبَیْکَ) اِنْ اَلْحَمْدُ لِلْعَزَمَةِ لَکَ وَ اَلْمُلْکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ) کہے۔ تَلْبِیَّۃُ (کَلْبَیْکَ) کہتے ہی احرام مکمل ہو گیا اس کے بعد جھگڑا، فساد، گناہ، نافرمانی کی باتیں، عورتوں سے تعلقات منع ہے قمیص، پاجامہ، ٹوپی، قبا، اچکن وغیرہ کوئی پوشاک نہ پہننے نہ موزہ پہننے نہ ایسا جو تہ پہننے جس سے کچھ بند ہو جائیں، نہ سر اور چہرہ دھوئے نہ خوشبو لگائے نہ ناخون ترشوائے نہ بال بنوسائے نہ صابن استعمال کرے۔ مکہ معظمہ پہنچ کر مسجد حرام جائے طواف قدوم (آمد) کرے۔ مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھے اور صفاد مردہ کے درمیان سات پھیرے لگائے۔ یَوْمُ التَّرْوِیَۃِ (آٹھویں ذی الحجہ) کو مکہ معظمہ میں نماز فجر پڑھے اس کے بعد منیٰ کا

(۲) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے :-

تَمَتَّعْتُ - قَاتَلْتُمُ - اِنْتَهَيْتُ - اِنْتَهَوْا - اَمْسَكَا
يَا بِلَاحٍ - اَقُولُ - لَا تَا قُولُ - اَحْبَبْتُ - اُحْصِرُ وَا -

(ب) اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

اَبْقَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ
وَهُوَ مُسَرِّحٌ أَبَا بَكْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يَعْرِفُ وَنَبِيَّ
اللَّهِ ^{صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ} شَابٌ لَا يَعْرِفُ فَيُلْقِي
الرَّجُلَ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ
الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ يَهْدِي نِيَّ
الطَّرِيقَ ^{رَأَى} فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ
وَأَنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَذَا هُوَ
بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا فَارِسٌ
قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اللَّهُمَّ اصْرِفْ عَنْهُ الْفَرَسَ ثُمَّ قَامَتْ تَحْتَهُ
فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ لِي بِمَا سَمِعْتَ قَالَ نَفَقَتْ مَكَانَكَ
لَا تَتَوَكَّلْ أَحَدًا يَلْحَقُ قَالَ فَكَانَ أَوَّلُ النَّهَارِ جَاهِدًا
عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ آخِرُ النَّهَارِ
مُسْلِمَةً لَهُ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَانِبَ الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فِجَاءً وَإِلَى السَّبِيحِ

عمرہ کا بھی احرام باندھا تو اُسے قرآن کہتے ہیں لیکن اگر پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر اس سے فارغ ہو کر احرام کھول دیا پھر حج کے وقت دوسرا احرام باندھ کر حج کیا تو اسے تمتع کہتے ہیں۔ اس صورت میں قربانی کرنا چاہیے لیکن اگر کسی شخص کو قربانی کا جانو میسر نہ ہو تو دس روزے رکھے تین حج کے زمانہ میں یعنی نوین فی الحج تک اور سات حج سے واپسی کے بعد۔ لیکن اگر احرام باندھ چکنے کے بعد کوئی ایسا مانع پیش آجائے جس کی بنا پر حج یا عمرہ سے رک جانا پڑے تو قربانی کر کے احرام کھول دے اور پھر جب موقع ہو تو قضا کر لے۔ ہاں قربانی سے پہلے نہیں منڈا سکتے جاسکتے ہیں لیکن اگر سر میں کوئی تکلیف ہو تو فدیہ دے کر بال بڑا جاسکتے ہیں۔ فدیہ میں تین روزے رکھے جائیں یا چھ مسکینوں کو تین صاع صاع کھانا کھلا یا چائے یا ایک بکری ذبح کی جائے۔ ایک صاع ساڑھے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔

صلۃ فتح کی اجازت انھیں لوگوں کے لیے جو جو حد و حرم کے باہر سے رہنے والے ہوں ۱۱
۱۲ احسان کے نزدیک قربانی کا جانور حرم تک پہنچایا جائے جب جانور ذبح ہو جائے تو بال بولے جائیں۔ شواہح مالکیہ اور دیگر فقہائے نزدیک تمام حالات میں ہی حکم ہے لیکن اگر دشمن وغیرہ کی وجہ سے مجبوراً رک جانا پڑے تو اس صورت میں احرام کھولنے اور حجامت وغیرہ بولنے کے لیے اس کی ضرورت نہیں کہ قربانی کا جانور حرم تک پہنچ جائے بلکہ جس جگہ رکنا پڑا ہے وہیں قربانی کر دی جائے یہ لوگ صلح حدیبیہ کے واقعہ سے استدلال کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں جانور ذبح کر دیے تھے فقہار احناف کہتے ہیں کہ مقام فوج و حد حرم کے اندر تھا لیکن دو سرائیہ کو اول تو یہ تسلیم نہیں ہو پھر اگر یہ بھی تو یہ نفاذی بات ہے ۱۳

وسلم فاقبلوا فذخلوا عليه فقال لهم رسول الله صلى
 الله عليه وسلم يا معشر اليهود ويكنم اتقوا الله الذي
 لا اله الا هو انكم لتعلمون اني رسول الله حقواني
 حيثكم يحق فاسلموا قالوا ما نعلمه قالوا للنبى
 صلى الله عليه وسلم قالها ثلث مرات قال فاني رجل
 فيكم عبد الله ابن سلام قالوا ذاك سيدنا وابن
 سيدنا واعلمنا وابن اعلمنا قال ان اتيتم ان اسلمكم
 قالوا حاشي لله ما كان يسلم قال ان اتيتم ان اسلم
 قالوا حاشي لله ما كان يسلم قال ان اتيتم ان اسلم
 قالوا حاشي لله ما كان يسلم قال يا ابن سلام
 اخرج عليهم فخرج فقال يا معشر اليهود اتقوا
 الله فوالله الذي لا اله الا هو انكم لتعلمون انه
 رسول الله وانه جاء بحق فقالوا كذب فافزعهم
 رسول الله صلى الله عليه وسلم - (بخاری)

۳، غری میں ترجمہ کیجیے :-

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستے وقت مدینہ منورہ میں گشت
 کیا کرتے تھے تاکہ لوگوں کے حالات معلوم کریں۔ ایک مرتبہ وہ
 مدینہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے اتنے میں ایک آواز سنی اسے
 بیٹھی اٹھ اور دو دھمیں پانی ملا دے۔ لڑکی نے جواب دیا کہ

صلے اللہ علیہ وسلم فسئلوا علیہما و قالوا اذکما امدید
 مطاعین فربک نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و ابو بکر
 و جعفر اذ و نبیسا بالسلام فقیل فی المدینة جاء نبی
 اللہ جاء نبی اللہ اشرفوا بنظرون و یقولون جاء
 نبی اللہ جاء نبی اللہ فاقبل ^{او پر دھنا} یسیر حتی منزل
 جانب دارابی ایوب اذ سمع به عبد اللہ بن سلام
 و هو فی نخل لا هله یخترق لهم فتعجل ان یضم
 الذی یخترق لهم فیها فجاء و هو معه نسیم من نبی
 اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم رجع الی اہله فقال
 نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقی بیوت اہلنا
 اقرب فقال ابویوب انا یا نبی اللہ ہذا داری
 و ہذا ابایی قال فانطلق فہتدی مقبلا قال قوما
 علی بركة اللہ فلما جاء نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
 جاء عبد اللہ ابن سلام فقال اشہد انک
 رسول اللہ و انک حیثت یحق وقد علمت یہود
 انی سیدہم و ابن سیدہم و اعلمہم و ابن
 اعلمہم فادعہم فسلمہم عنی قیل ان یعلی
 انی قد اسلمت فانہم ان یعلی انی قد اسلمت
 قالوا فی مالیس فی فارس نبی اللہ صلے اللہ علیہ
 میر بارہ میں

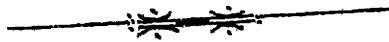
الفاظ کے معانی

گفت کرنا۔ حَسَقَ يَعْقُشُ مَثَلِ مَدِّ (پہلی)	فیصلہ۔ عَزَمَ مَدَّ۔
کتاب پانچواں سبق، طوف	اعلان کرنا۔ پکار دینا۔ تَادِیْ یُنَادِیْ
(مثل عوذ)	(مثل فَاحِشِ یُعَادِیْ پہلی کتاب
حالات۔ اَحْوَال۔	ستر حواں سبق)
گلی۔ سِکَّةٌ مَجْمَعِ سِیَّکَاتٍ۔ رُفَاتٌ	مجمع۔ مَلَاةٌ۔
جمع آؤشہ۔	میں ایسی نہیں ہوں کہ۔ فَاکُنْتُ لِ
اتنے میں۔ اِذْ۔	ناکتھا۔ اَوَّلُ مَجْمَعِ آيَا مَعْنٰی۔
اُٹھنا۔ قَامَ یَقُومُ (مثل عوذ)	بیان کرنا۔ قَصَّ عَلٰی۔
لانا۔ مَذَتْ (ن، شوب) (مثل	شادی کر دینا۔ تَزَوَّجَ (مثل تَبَشِيرُ
عوذ)	پہلی کتاب اُٹھواں سبق)
طے کرنا۔ عَزَمَ (ض)	شادی کرنا۔ تَزَوَّجَ (مثل تَفْجِیْ پہلی کتاب سب سے پہلے)

قواعد :-

مفعول اور حال کا ذکر پچھلے سبقوں میں ہو چکا ہو ظرف (ADVERB) بھی ایک طرح کا مفعول ہوتا ہے جسے نحو کی عام اصطلاح میں مفعول فیہ کہتے ہیں کیونکہ کام (فعل) اسی میں ہوتا ہے مثلاً میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا۔ چونکہ روزہ رکھنے کا کام جمعہ کے دن ہوا ہے اس لیے جمعہ کا دن ظرف یا مفعول فیہ ہوا۔ اس میں چونکہ فعل کا وقت بتایا گیا ہے اس لیے اسے ظرف زمان کہتے ہیں لیکن اگر کوئی اسم

ماں کیا آپ نے سنا نہیں کہ امیر المومنین نے کیا طے کیا ہے ؟
 ماں نے کہا ان کا فیصلہ کیا ہے ؟ کہا انھوں نے اپنے منادی
 کو حکم دیا کہ وہ اعلان کرے کہ دودھ میں پانی نہ سلا یا جائے
 ماں نے کہا کہ یہاں نہ عمر ہیں نہ ان کا منادی ۔ اٹھ اور دودھ
 میں پانی ملائے ۔ امیر المومنین کیا جانیں گے کہ تو نے کیا کیا ۔
 لڑکی نے کہا اماں جہاں ۔ کئی قسم میں ایسی نہیں ہوں کہ مجمع
 میں ان کی اطاعت کروں اور غلویت میں ان کی نافرمانی کروں
 اگر عمر نہیں جانتے ہیں تو عمرؓ کا خدا تو جانتا ہے ۔ جب حضرت
 عمرؓ نے یہ سنا تو بہت خوش ہوئے اسلم سے کہا اس جگہ کو
 پہچان لو جب صبح ہوئی تو کہا اے اسلم اس جگہ جاؤ اور دیکھو ہ
 کہنے والی کون ہے ۔ اسلم وہاں گئے لڑکی کے متعلق دریافت
 کیا اور واپس آئے اور حضرت عمرؓ سے کہا وہ بنی ہلال کی
 ایک ناکھڑا لڑکی ہے ۔ حضرت عمرؓ نے اپنے لڑکوں کو
 جمع کیا اور ان سے واقعہ بیان کیا پھر اپنے بیٹے عاصم سے
 اس کی شادی کر دی اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اس سے
 عبدالعزیز بن مردان نے شادی کی اور حضرت عمر بن عبدالعزیز
 پیدا ہوئے ۔



إِنَّ اللَّهَ عَفْوٌ رَحِيمٌ ۝ فَإِذَا قُضِيَتْ لَهُمْ مَتَانِ سِكْرُهُمْ قَاذِرُونَ
 اللَّهُ كَذِبٌ كَرِيمٌ أَبَاءُكُمْ أَوْ أَسْقَاكُمْ ذِكْرًا لِمَنْ تَتَّبِعَنِ الْمَلَائِكَةُ
 مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ
 مِنْ حَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا
 حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَاتِلْنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
 أُولَئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا ۝ وَاللَّهُ سَرِيسٌ
 الْحِسَابِ ۝ قَاذِرُونَ لِلَّهِ فِي آيَاتِهِ مَعْلُومَاتٌ مَقْتَنُونَ
 تَجَبَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا تَرَاهُمْ عَلَيْهِ لَيْسَ أَتَقُولُ اللَّهُ
 وَاعْلَمُوا أَنَّهُمْ إِلَهِكُمْ فَخَسِرُونَ ۝ وَمِنَ الْمَلَائِكَةِ مَنْ
 يُعِيبُكَ عَنْهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهُ عَلَى مَا
 فِي قَلْبِهِ لَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ الْخِصَامُ ۝ وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي
 الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۝ وَاللَّهُ
 لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ قَاذِرُونَ لِلَّهِ أَخَذُوا
 الْعِزَّةَ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُ جَهَنَّمَ وَلِقَابُهَا أَلْعَاقُ
 مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَنْ يُبَشِّرُ نَفْسًا بِتَبَعَاءٍ مُرْتَضَاتٍ اللَّهُ
 وَاللَّهُ رَعُوفٌ يُالِ عِبَادِهِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا حُكِلْتُمْ
 فِي السِّلَاحِ كَاتِبٌ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۝ إِنَّهُ
 يَكُونُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مُلْعَقَةٍ فَكُلُوا
 الْمَكِينُ قَاذِرُونَ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ هَلْ يَنْظُرُونَ

فصل یعنی کام کی جگہ بتائے تو اسے ظن مکان کہتے ہیں مثلاً محمود درخت کے نیچے سوتا ہے۔ اس میں درخت کے نیچے ظن مکان ہے۔

عربی میں تمام ظروف خواہ ان کا تعلق کسی جگہ (مکان) سے ہو یا کسی وقت (زمان) سے سب پر زہر آتا ہے مثلاً صُمْتُ الْيَوْمَ (میں نے آج روزہ رکھا) جَلَسْتُ فَوْقَ السَّطْحِ (میں کوٹھے پر بیٹھا) حَبَسْتُكُمْ أَمَّا هَـ (میں نے تمہارے لئے کھڑا ہے)۔

نواں سبق

قرآن مجید۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَعْلُومٌ لَّكَ ۚ فَمَنْ قَرَضَ فَيُنْفِقِ الْحَمْدُ فَكَذَلِكَ
رَفَعْتَ وَلَا تُسَوِّقُ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَمْدِ ۚ وَمَا تَفْعَلُونَ
مِنْ حَيْثُ يُعَلِّمُهُ اللّٰهُ وَتَوْفِيقُهُ فَإِنَّ حَتَّىٰ الرُّسُلَ
الْمَقْصُومِي زَوَالِ الْقَوْنِ يَا وَيْلَةَ الْكَلْبِ ۚ كَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحُكُمْ
أَنْ تَسْبَحُوا ۚ فَتُحَدِّثُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ قَدْ آفَضْتُمْ مِنْ عَرَضَاتِ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۚ وَادْكُرُوا كَمَا كُنْتُمْ
هَذَا كُنْتُمْ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الصَّالِحِينَ ۚ ثُمَّ
أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۚ

مراد ہے بھلا معلوم ہونا۔ صیغے انعام کی طرح آتے ہیں (پہلی کتاب پہلا سبق)

آلُ الْحَيَاةِ - دشمنی میں بہت سخت۔ آلُ کے معنی ہیں شدید درجہ کا دشمن۔ خصام۔ مخاصمت کے معنی میں مصدر ہے جیسے مُقَاتَلَتِ کے معنی میں قتال۔ بعض اہل لغت خصم دشمن کی جمع قرار دیتے ہیں ان لوگوں کے نزدیک ترجمہ یہ ہو گا دشمنوں میں کا شدید ترین دشمن۔

عِزَّةٌ - سخوت۔ اخَذَ ثَمَرُ الْعِزَّةِ بِالْإِشْتِمِ سے مراد یہ ہے کہ اُسے جذبہ عزت و سخوت گناہ پر آمادہ کرتا ہے۔

بِهَادٍ - بچھونا۔ آرام گاہ۔ سِلْمٌ - سلام۔ کافّةً - پورے۔ ظَلُّ - جمع ظَلَّةٌ۔ سائبان۔ سایہ کرنیوالا۔

تشریح :-

الْحَيَاةِ آئِشَةُ مَعْلُوْمَاتٌ - حج کے مہینے تین ہیں مثوال ، ذی القعدة اور عشرہ ذی الحجہ۔ اسی مدت میں احرام باندھ کر افعال حج ادا کیے جاتے ہیں جس کی تفصیل اس سے پہلے کے سبق میں گزر چکی ہے۔ احناف کے نزدیک اگر کوئی شخص ان

سالہ حج میں تین چیزیں فرض ہیں (۱) احرام (۲) عرفات میں قیام (۳) طوافِ بارت پانچ چیزیں واجب ہیں (۱) مزدلفہ میں قیام (۲) رمی جبار (۳) حجامت ہونا (۴) صفا اور مرقہ کے درمیان دوڑنا (۵) طوافِ خست (بیڑنی اشخاص کے لیے) انکے علاوہ اور باقی چیزیں سنت مستحب ہیں ۱۲

إِنَّمَا أَنْتَ بِأَعْيُنِنَا ۚ ذُرِّيَّتُكَ اللَّهُ فِي ظُلْمٍ مِّنَ الْعُتَمَاءِ ۖ وَمِنَّا عِلَّةٌ
وَقَضَىٰ إِلَهُهُ مَوْدِقًا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ هُمْ مَوْمِنُونَ
آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری لفظوں کا
حسب ذیل ہے :-

فَرَضَ - لازم کرنا (ن)۔ فُسُوْغٌ - گناہ۔ نافرمانی۔
تَزْوُدُ - بردن تفعل (زود) زاد راہ لینا۔ صیغہ تفسیر کی طرح آئیں گے
(پہلی کتاب سو پھواں سبق)۔

أَقَضَيْتُمْ - اِقَاظْتُمْ (ت ی ض) واپس آنا۔ صیغہ اقامتہ کی طرح ہوتے
ہیں (پہلی کتاب دوسرا سبق)۔

أَمْشَعَى الْمُحْشَى - مَزْدَلَفَ - عَرَفَاتَ - وہ میدان جہاں حج میں جمع ہوتے ہیں
قَضَيْتُمْ - قَضَاءَ (ق ض ی) پورا کر چکنا۔ ادا کر لینا۔ صیغہ ہرلی کی
طرح آتے ہیں (پہلی کتاب پہلا سبق)۔

قَ - وَقَايَةَ (وق ی) بچانا۔ وَقَى يَقِي قِي لَا يَقِي -
تخصیب - حصہ۔

تَعْجَلُ - تَعْجَلُ (ع ج ل) جلدی کرنا۔ یہ بھی باب تفعّل سے ہے صیغہ
تفسیر کی طرح آئیں گے (پہلی کتاب سو پھواں سبق)۔

يُحِجُّ - اِحْجَابَ (ع ج ب) لفظی معنی ہیں تعجب میں ڈال دینا لیکن

سلہ افانضہ کے اسی معنی ہیں ہانا چونکہ حاجی عرفات سے بکثرت تیزی کے ساتھ
چلتے ہیں اس لیے یہ لفظ استعمال کیا ہے تاکہ پڑھنے وقت ذہن میں دانی کی تصویر پھر جائے

عرفات اور المشرع الحرام کا ذکر اس سے پہلے حج کے سلسلہ میں گزر چکا ہے۔ عرفات سے واپس ہو کر مزدلفہ میں رات گزاری جاتی ہے اور صبح ذکر الہی کے بعد پھر وہی ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں قریش کی ایک مغرورانہ جاہلی رسم کی بھی تردید کر دی وہ اپنے کو معزز سمجھتے تھے اور حج کے زمانہ میں عام لوگوں کے ساتھ عرفات میں جا کر نہیں کھڑے ہوتے تھے بلکہ مزدلفہ ہی میں ٹھہرتے تھے۔ اسلام نے تمام انسانوں کے درمیان مساوات قائم کی اور قریش کو بھی سب لوگوں کے ساتھ عرفات ہی میں کھڑے ہونے کا حکم دیا۔ جاہلیت میں ایک اور برا دستور تھا مناسک حج ادا کر چکے کے بعد منیٰ میں کھڑے ہو کر اپنے اپنے باپ دادا کے فضائل منساب بیان کرتے تھے جس سے باہمی مقابلہ کی صورت پیدا ہو جاتی اور نزاع پیدا ہونے کا خوف ہوتا اس لیے اس فضول اور مضر رسم کے بجائے حکم دیا گیا کہ اس موقع پر صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّبِعُكَ فَبِئْسَ مَا لَكَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا..... اس آیت کا شان نزول یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص احنس ابن شریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اسلام کا اظہار کیا اور خوب چکنی چڑھی باتیں کیں لیکن دل سے کافر رہا اور موقع پاکر مسلمانوں کو نقصان پہنچا یا کھیتیاں جلا ڈالیں اور جانوروں کو مار ڈالا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ آیت

ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر بڑے اچھے معلوم ہوتے ہیں لیکن ان کے دل شرارت سے بھرے ہوتے ہیں ان کے بر غلات بعض اشخاص ایسے ہوتے ہیں جو حقیقتاً نیک اور رضا راہی کے طالب ہوتے ہیں اور حق و صداقت کی خاطر اپنی زندگی وقف کر دیتے ہیں۔

وَاذْكُرْ مَا لِلَّهِ فِي آيَاتِهِ مَعْنَى وَحَاثٍ سے مراد ایام تشریق میں نو ذی الحجہ کی صبح سے لے کر تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک ہر نماز کے بعد تکبیر کہی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں فرمایا کہ اختیار ہے خواہ منی میں یا غزایام تشریق تک قیام کیا جائے اور خواہ پہلے ہی چلا آجائے۔

(۲) (۱) اُردو میں ترجمہ کیجیے:-
تَوَدَّ دُنِيَ . آفَضَى . شَرَّ نَيْتٍ . قُوَا . وَقَى . آتَى . رَيْتَ
فَأَخْرَجْنَا . مَرَّ كَوْثًا . أَحْبَبْنَا . أَحْبَبُوا . أَحْبَبْتَ .
(ب) اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:-

سہ راہ جن میں اس قسم کے ایثار و قربانی کا ایک واقعہ حضرت مصیب رومی کے متعلق منقول ہے جب وہ مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جانے لگے تو قریش نے روکا اور کہا کہ تم جب ہمارے یہاں آئے تھے تو تمھارے پاس کچھ نہیں تھا اب تم یہ مال لے کر جا رہے ہو یہ ہرگز نہیں ہو سکتا یہ سن کر حضرت مصیب نے کہا کہ اگر میں اپنا مال تمھارے حوالہ کر دوں تو کیا تم میری اہ چھوڑ دے قریش نے جواب دیا ہاں اس پر حضرت مصیب نے اپنا مال انکے حوالہ کر دیا اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے آئے۔ (ابن کثیر)

ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی ہے جنہوں نے دھوکہ دے کر حضرت غیبیہ اور ان کے ساتھیوں کو قتل کر دیا تھا۔ لیکن بعض فرقہ اس آیت کو بالکل عام قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس آیت ان کے بعد والی آیت وَمِنَ الْمَنَاسِ مَن يَكْشِي كَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَن مَّحْتَدَاتِ اللّٰہِ میں دو قسم کے انسانوں کا ذکر ہے بعض

۱۔ ستم میں قبیلہ عضل اور قارہ کے کچھ لوگ آپ حضرت علی (علیہ السلام) کی خدمت میں آئے اور درخواست کی کہ ہمارے قبیلہ نے اسلام قبول کر لیا ہے آپ چند مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کر دیجیے تاکہ وہ ہمیں اسلام کی تعلیم دیں آپ نے دس آدمی ساتھ کر دیے جب یہ لوگ بیچ کے مقام پر پہنچے تو ان لوگوں نے بدھدی کی گرد پیش کے کافروں نے مسلمانوں کو گھیر لیا تو یہ ہوا کہ حضرت غیبیہؑ اور حضرت زینبؑ کے سوا اور سب مسلمان مارے گئے ان دونوں صاحبوں کو گرفتار کر کے قریش کے ہاتھ فروخت کر دیا جنہوں نے انکو قتل کر دیا حضرت غیبیہؑ اور حضرت زینبؑ نے بڑی ثابت قدمی کے ساتھ جان دی۔ شہادت کے وقت حضرت غیبیہؑ کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ ”جب میں اسلام کی حالت میں مارا جا رہا ہوں تو مجھے اسکی کوئی پروا نہیں کہ میں کس پہلو پر مارا جا رہا ہوں“ حضرت زینبؑ کا یہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ قتل سے پہلے کفار کی طرف سے کہا گیا کہ اگر تمہارے بچے اس وقت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قتل کر دیے جاتے تو تم کتنے خوش ہوتے اس فقرہ کو سنا کہ حضرت زینبؑ بیتاب ہو گئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں تو یہ بھی گوارا نہیں کر سکتا کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا ہوں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایک کاٹا بھی چھب جائے۔ یہ جواب سنا کہ قریش کے لوگ دنگ ہو گئے اور اوسطیان نے کہا میں نے محمدؐ کے اصحاب سے زیادہ کسی کو اپنے سردار سے محبت کرتے نہیں دیکھا ۱۲

جمعہ فیہم۔ فِخْتُ اَنْ لَا يَقْبَلَ اللّٰهُ مِنِّي مَعْدًا رَّغًا
 فِیْہِمُ وَلَا تَقُومُ لِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
 حِجَّةً نَّزَحْتُ وَاللّٰهُ یَا فَاطِمَةُ نَفْسِی رَحْمَةً دَمِجَتْ لَهَا
 عَیْنِی وَوَجِعَ لَهَا قَلْبِی فَاَنَا کَلِمَا اَزْدَدَتْ لَهَا ذُکْرًا
 اَزْدَدَتْ مِنْہَا خَوْفًا۔

قالت فاطمةؑ وَاللّٰهُ مَا رَأَيْتُ اخَوتَ اللّٰهُ مِنْ عَمَرٍ
 لَقَدْ كَانَ يَدُكُ اللّٰهُ فِي فِرَاشِهِ فَيَنْقُضُ الْإِنْفَاضَ
 الْعَصْفُورَ مِنْ شِدَّةِ الْخَوْفِ حَتَّى يَقُولَ لِيصْبِحَنَّ الْمَنَاسِكُ
 وَلَا تُخْلِفُهُ لَهُمْ ذَاتُ الْمِيلَةِ قَرَاءً۔ وَاللَّيْلُ إِذَا الْغَشَى۔
 فَلَمَّا بَلَغَ۔ فَأَنْذَرْتُكُمْ قَارًا تَكْظُمُ۔ خَنْقَتِ الْعَبْرَةُ
 فَلَوْ سِطَّحَ اَنْ يَنْفُذَ هَا۔
 (سيرة عثمان بن عفان العزيم لابن عبد الحكم)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے۔

ولید ابن عبد الملک کے زمانہ میں طارق نے بارہ ہزار سواروں
 سے اندلس فتح کیا تھا اس کے بعد وہاں سیکڑوں برس تک بڑی
 شان و شوکت سے اسلامی حکومت قائم رہی پھر آپس میں
 جھگڑے شروع ہوئے جنہوں نے مسلمانوں کو چور چور کر دیا انہیں
 کے آخری بادشاہ ابو عبد اللہ نے اس مصیبت میں تمام مسلمان
 بادشاہوں سے مدد مانگی لیکن جب کسی نے قوحتر نہ کی تو

كان سيدنا عبد الله بن عبد العزيز رجلا صالحا
تقيا متعبدا ورعا زاهدا وكان مع ذلك اماما
عادلا رشيدا ^{ابن} اسما غبيا للرعية مشفقا عليها رفيقا
بها محسنا اليها لم تشغل عبادته رية عن عباد ربه ^{من}
كان بعيدا عن كبرياء السلوك وجبروتهم اعيا
الى الناس سيروا الخلفاء الرشدين الذين كانوا
ينظرون الى امتهم نظر الاباء ويعينونهم في الحق
ويعفون عن اموال الرعية - ^{حسن سلوكهم ولا} واللدنيا عندهم اهون
من ان يهتكم بمجموعها - كان قد فرغ للمسلمين نفوسه
ولا موارهم ذهنه في مساء بعد ما فرغ من امور
المسلمين دعا سراج الذي كان من ماله فضلى ركعتين
ثم اتعجب واضعيا راسه على يديه تسبيل دموعه على
خديته قد تب من زوجه فاطمة بنت عبد الملك
وسالته عن ذلك فقال افي نظرت فوجدتني قد
وليت امر هذه الامة اسودها واحمرها ثم
ذكرت الفقير المجاتم والغريب الضائع والاسير
المقهور وذو المال القليل والعيال الكثير واشباه
ذلك في اقاصي بلاد واطراف الارض فعلمت ان
الله ساكن عنهم وان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اسلامی حکومت - الدولة الاسلامیة	بند کر دینا - إغلاق
چور چور کر دینا - اَوْحَنَ يَوْحِنُ	بھونکنا - عَوْنِي - اخوات
عہد نامہ - مِيثَاقُ جَمْعِ صَوَالِيْق	رقبر کھود ڈالنا - نَبَش (ن)
مقدمہ - قضیۃ جمع قضایا	سب سے بڑھ کر - فَوْقْ ذَلِكْ
فیصلہ کرنا - حَکْم - فِصْل قُطْنِي يَفْضِي	پھانسی دینا - صَلَب (ض)
آزادی - حُرِّيَّة	وجہ - اَحْبَل
خیال کرنا - مُطَالَعَة (داعی یُطَلِّعُ)	نا اتفاق - خِلَاف
سند کر دینا - هَدَم (ض)	اپس کی - كَيْدُهُمْ

قول عمل :-

اجوف کی گردانیں پہلے بیان ہو چکی ہیں اس کے بعد ناقص کی گردانیں اہم ہیں کیونکہ ان کا استعمال بھی بہت ہوتا ہے اس لیے اب ہم انہیں بھی بیان کرتے ہیں۔ اجوف کی طرح ناقص کی بھی دو قسمیں ہیں آخری حرف و آو ہوتا ہے تو ناقص وادی کہلاتا ہوگا اور اگر آخری حرف می ہوتا ہے تو یانی کہلاتا ہے فنی باریک نظری سے دیکھا جائے تو ان دونوں قسموں سے مختلف باب آتے ہیں لیکن سادہ طریق سے واقفیت اور عام استعمال کے لیے صرف یہ چار گردانیں یا درجہ کی ضرورت ہے۔

سلہ اجوف ناقص وغیرہ کا مفہوم سمجھنے کے لیے اس کتاب کا پہلا سبق ملاحظہ ہو قواعد کی سرخی کے ماتحت اس کا ذکر ملے گا ۱۲

غزناطہ میں فرڈی نینڈ کی فوجیں داخل ہو گئیں۔ اس موقع پر
 عیسائیوں نے وعدہ کیا تھا اور ایک عہد نامہ لکھ دیا تھا کہ
 مسلمانوں کی جان، ان کا مال اُن کی جائداد، اُن کے مدرسے
 اُن کی مسجدیں، ان کی عمارتیں سب محفوظ رہیں گی، اُن کے
 مذہبی کام ہمیشہ کی طرح ہوتے رہیں گے ان کے مقدموں کا
 فیصلہ ان کے قاضی کریں گے۔ انھیں پوری آزادی حاصل
 ہوگی اور ان پر کسی قسم کی زیادتی نہ کی جائے گی لیکن انہوں
 نے عیسائیوں نے ان وعدوں کا ذرا بھی خیال نہ کیا ان کی
 جائدادیں چھین لیں، عمارتیں گرا دیں، مدرسے بند کر دیے،
 مسجدیں منہدم کر دیں، کتب خانے بھونک دیے، قبریں کھود
 ڈالیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ زندہ آدمیوں کو آگ میں
 ڈال دیا۔ مسلمانوں کو زبردستی عیسائی بنایا گیا جنہوں نے
 انکار کیا انھیں آگ میں جلا دیا گیا یا پھانسی دے دی گئی۔
 اس طرح تھوڑے ہی عرصہ میں سلجے اندلس میں ایک آدمی
 بھی باقی نہ رہا جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو اور
 یہ سب آپس کی نا اتفاقی کی وجہ سے ہوا۔

الفاظ کے معانی

ہزار۔ آلف جمع اُلف
 سوار۔ فارس
 قائم رہنا۔ یقی یقی
 شان و شوکت۔ اہمیت۔ مخامہ عظمہ

وسواس سبق

(۱) قرآن مجید :-

سَلِّ بِحَبْلِ اسْمَاءِ بَيْنَ كَمَا اتَيْنَهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ
وَمَنْ يُبَيِّنْ لِيُعْتَمِدَ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ فَإِنَّ
اللَّهَ سَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ ذُنُوبٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَهُمْ عَذَابٌ
الَّذِينَ آمَنُوا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ
آمَنُوا أَتَقُونَ أَنَّهُمْ يَكْفُرُوا بِاللَّهِ يَكْفُرُونَ
بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ كَانَ الْمَاسُ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ فَذَبَحَهُ
اللَّهُ الْمَسَّ بِمُتَبَرِّقَيْنِ وَمُسْنَدَيْنِ وَاسْتَرْزَلَهُ
مَعَهُمْ أَلَكْتُبَ الْحَقِّ لِيَكُونَ بَيْنَ الْمَاسِ فِيهِمَا
اِخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ يَكْفُرُونَ
بِغَيْرِ مَا جَاءَهُمْ مِنَ الْبَيِّنَاتِ بَعَثْنَا بِهِ لَهُمْ
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا آمَنُوا لِيَكُونَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأَذْنِهِ
وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ أَمْ
حَسِبْتُمْ أَن سَدَّ حُلُولَ الْجَنَّةِ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَثَلُ الَّذِينَ
خَلَقُوا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَسَّ تِلْكَ الْأَسَاسُ وَالصَّغِيرُ
لِيَكُونَ لَكُمْ مَثَلٌ يَقُولُ الْقَسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَ
مَتَى نَصَرَ اللَّهُ طَالَمَا إِنَّ نَصَرَ اللَّهُ قَوْمَ بَنِي إِسْرَءِيلَ

(۱) دَعَا يَدْعُو (پکارنا، ۲) دَعَى يَدْعِي (دھینکنا)
 (۳) خَشِيَ يَخْشَى (ڈرنا، ۴) دَعَى يَدْعِي (جراتا) -
 آج دَعَا يَدْعُو کی گردان لکھی جا رہی ہے یہ ناقص دادی
 ہے اور باب (ن) سے آتا ہے اس وزن سے آپ قرآن مجید
 کی پہلی کتاب میں واقف ہو چکے ہیں خَلَا يَخْلُو کے ضروری
 صیغے پانچویں سبق میں گزر چکے ہیں بالکل اسی طرح دَعَا يَدْعُو
 کے صیغے ہوں گے تفصیل ص ۷۱ پر ہے۔
 ماضی۔

دَعَا دَعَوًا دَعَوَاتٌ دَعَوَاتٌ دَعَوَاتٌ
 دَعَوَاتٌ دَعَوَاتٌ دَعَوَاتٌ دَعَوَاتٌ دَعَوَاتٌ
 دَعَوَاتٌ دَعَوَاتٌ
 مضارع۔

يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو
 يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو
 يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو يَدْعُو

امس۔ اَدْعُ اَدْعُو اَدْعُو اَدْعُو اَدْعُو
 اَدْعُ اَدْعُو اَدْعُو اَدْعُو اَدْعُو

۱۔ یہاں پہلے لکھا جا چکا ہے سینوں کی قریب اور ان کے معانی کو سمجھنے کے لیے
 عربی زبان کے دس سبق کا تیسرا سا توں اور دوں سبق ضرور ملاحظہ کیجیے ۱۲

کفار کو تو جوہر دلائی جا رہی ہے کہ وہ ان حالات سے عبرت حاصل کریں
 ورنہ اگر ان کی کافرانہ اور سرکشانہ حالت اسی طرح قائم رہی تو
 بنی اسرائیل کی طرح ذلت و خواری میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ اس
 سلسلہ میں اس حقیقت کی جانب بھی اشارہ کیا گیا کہ منکرین حق کی
 اس غفلت و مدہوشی کی وجہ صرف یہ ہے کہ زندگی کی بنیادی اور
 سنجیدہ حقیقتوں پر غور و فکر کے بجائے ان کی نظر دنیا کی ظاہری
 آرائش اور سطحی چمک دمک ہی میں الجھ کر رہ گئی ہے ان کی یہی ظاہر
 بینی حقیقت رسی سے مانع ہے لیکن ایک وقت آئے گا جب یہ
 نظر فریبی ختم ہوگی، دنیا کا طلسم نگا ہوں سے اوجھل ہو جائے گا
 اور حقیقت بے نقاب ہو کر سامنے آئے گی اُس وقت نظر آئے گا
 کہ کل جنہیں بہت بے حیثیت سمجھا جا رہا تھا درحقیقت یہی عبرت
 و سرفرازی کے مستحق ہیں۔

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ كُلِّ مَلْبَسٍ بِهِ
 کہ شروع میں تمام لوگ راہ حق پر گامزن تھے لیکن پھر ان کی رہنمائی
 مختلف ہوئیں گمراہی پھیلی تو ہدایت خلوں کے لیے انبیاء علیہم السلام
 بھیجے گئے۔ اسی بنا پر مفسرین یہاں قاعدۃ کے بعد فَاخْتَلَفُوا اخذوا
 مانتے ہیں۔ آگے چل کر اسی آیت میں چونکہ اختلفوا کا لفظ موجود
 ہے اس لیے یہاں ذکر نہیں کیا گیا اسی مفہوم کی ایک اور آیت ہے
 وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا۔ اس آیت میں

مَا ذَا ابْتِغَاؤُهُ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ حَيْثُ قُلْتُمُ الْإِلَاحِينَ
وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ وَاللَّهُ بِهِ عَلِيمٌ ۝ كَتَبَ عَلَيْكُمْ
الْقِتَالَ وَهُوَ كِتَابُكُمْ ۝ وَعَسَى أَنْ تَكُونُوا سَائِلِينَ
وَهُوَ حَيٌّ تَكُونُ ۝ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ سَائِلًا وَهُوَ سَائِلٌ
تَكُونُ ۝ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝
آیات مندرجہ بالا کا ترجمہ کیجیے نئے الفاظ کے معانی اور ضروری
تشریح حسب ذیل ہے :-

تکون - کتنی - ممتی - کب

ذین - تین (دو) (آراستہ کرنا - مزین کرنا) (باب تفسیر مثل تبشیر
- پہلی کتاب آٹھواں سبق) -

یَسْأَلُونَ - سب سے (سوال) - ہنسنا - مذاق اڑانا (باب ف)
یَعْلَمُ - حکم (حکم) - فیصلہ کرنا (باب ن)
بَعْنی - حد -

کتبتا - نہیں کتا اس جگہ تم کے معنی میں ہے اور مضارع پر تم ہی کی
طرح اثر کرتا ہے (تم کے متعلق ملاحظہ ہو پہلی کتاب تیسرا سبق)
کونہ - ناپسندیدہ - عتلی - ہو سکتا ہے کہ
تشریح :-

اس کو نوع میں بنی اسرائیل کے واقعات کی جانب اشارہ کر کے

فی البیت شیئاً له بال فقالت انما جئت لا عمر بیتی
 من هن البیت الخراب فقالت لها فاطمة انما خرب
 هن البیت عما یرید بیوت امثالک فاقبل عسر حتى
 دخل الدار فمال الی بیئر فی ناحية الدار فارتفع منها
 ماء صیها علی طین کان بحضرة البیت وهو یکنش
 المنظر الی فاطمة (زوجته) فقالت لها المرأة استتری
 من هن البیتان فانی اراه یصلیم النظر الیک
 فقالت لیس هو بطیان هو میوالتومنین ثم اتبل
 عمر نسلم ودخل بینه فمال الی مصلى کان له فی البیت
 یصلی فیه فسأل فاطمة عن المرأة فقالت هی هذه
 فاخذ مکتباً فیه شیء من عنب فجعل یتجوی لها
 خیره ینالها ایاة - ثم اقبل علیها فقال ما حاجتک
 فقالت امرعة من اهل العراق لی خمس بنات کسل
 کسل فجئتک ابتغی حسن نظرك لهن لجعل یقول
 کسل کسل ویبکی فاخذن الدواة والقرطاس وکتب
 الی والی العراق فقال یستی کبراهن فستتها ففرض
 لها فقالت المرأة الحمد لله ثم سال عن اسم
 الثانية والثالثة والرابعة والمرعة تحمد الله ففرض
 لها - فلما فرض للاربعة استقنھا الفرج فدعت له
 جوشین لانا

فَاخْتَلَفُوا كَالْفِطْرِ تَصَرُّعِ كَيْ سَاھِہٖ مَوْجُوْدِہٖ اِس مَوْقِعِ پَر چُوْکَرِ اَنْبِیَا
 عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کِی اَدَا دُرَانِ کِی تَبْلِیغِی جِدُو جِد کا ذِکْر اُگیا ہے اِس
 یَہِ مَسْلَمَانُوں کَے سَاہِی رَاہِ حَق کَے شِدَاہِ دُشْکَلَات کا ذِکْر کر کے
 اُنھیں ہر قسم کَے اِیْشَارُوں سِر فَرُوْشِی کَے یَہِ اَمَادَہِ کِیا جَا رہا ہے پہلے
 جَامَعَتِی نِظَام کو مُسْتَحْکَم کرنے کَے یَہِ اہل ثُرُوْت کو اِس پَے پَرِیْشَاں
 حَال اور عَاجِز مَنَد بھائیُوں کِی اَعَانَت و دَسْتِگِیْرِی کا حُکْم دِیا
 جَا رہا ہے پھر جَاں نِشَارِی و سِر فَرُوْشِی کِی دَعُوْت دِی جَا رہی ہُو
 اور فَر بَا یا جَا رہا ہے کہ جہاد فی سَبِیلِ اللہ کا یہ فَرِیضَہ مُمْکِن ہے
 اِس وَقْت تھیں ناگوار ہُو لیکن یہی تمھاری فَلَاح کا بَاعِث ہو گا۔
 (۲) ۱۔ اُر دو میں تَرْجَمہ کیجیے :-

سَلُّوْا اَنْزِلُوْا - زَلَّیْتُ - کَوْنَمُسُّس - رَن لَنْ لَنَا -
 زَلَّیْتُ - اَخْبَبْتُمْ - بُعِثْتُ - یُرْتَقِی - اَتَّیْتُ -
 ب۔ اُر دو میں تَرْجَمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

قَدِمْتُ اَمْرَۃً مِّنَ الْعِرَاقِ عَلٰی عَمَلِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ
 فَلَمَّا صَارَتْ اِلٰی بَابِهِ قَالَتْ هَلْ عَلٰی امیرِ السُّوْمَنِیْنَ
 حَاجِبٌ فَقَالُوْا لَا فُلِحِیْ اِنْ اَجَبْتَ فَدْخَلْتُ الْمَرْعَۃَ
 عَلٰی فَاطِمَۃٍ وَهِيَ جَالِسَةٌ فِیْ بَیْتِہَا فِیْ یَدِہَا قَطْرِنٌ
 تَعَالَجَ فَنَسَلْتُ فَرَدَّتْ عَلَیْہَا السَّلَامَ وَقَالَتْ لَهَا
 اَدِ حَتٰی فَلَمَّا جَلَسَتْ الْمَرْعَۃُ رَفَعَتْ بَصْرَہَا فَلَمَّوْتِ

آپ نے دنیا اور اس کی شان و شوکت کو ترک کر دیا تھا بہت
 منکسر المزاج تھے جب خلیفہ ہوئے تو لوگ آپ کے سامنے
 کھڑے ہوئے۔ آپ نے انہیں اس سے منع کیا اور فرمایا
 لوگ صرف رب العالمین کے لیے کھڑے ہوتے ہیں چوکیدار
 کو بھی حکم دیتے تھے کہ وہ آپ کے لیے نہ کھڑا ہو نہ پیسے
 سلام کرے۔ ایک رات کچھ لوگ آپ کے پاس اپنی ضرورت
 کے لیے آئے وہ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ چراغ
 بجھنے لگا لوگوں نے چاہا کہ اُسے ٹھیک کر دیں لیکن آپ نے
 انہیں منع کر دیا اور خود اُٹھے اور اُسے درست کر دیا اور
 فرمایا اس نے مجھے کیا نقصان پہونچایا اس سے پہلے بھی میں
 عمر ابن عبدالعزیز تھا اور اب بھی عمر بن عبدالعزیز ہوں
 مسلمانوں کے مال سے اجتناب کرتے تھے ایک مرتبہ ٹانفے کا
 مشک لایا گیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا گیا تو آپ نے اپنا
 ہاتھ ناک پر رکھ لیا تاکہ اس کی خوشبو نہ سونگھ سکیں۔

الفاظ کے معانی

چادر۔ کساء۔	رداء جمع اکسیتیۃ	ہو چکا ہے یہ بھی نعل تعجب ہے
آؤیۃ	میل دار چادر۔	میل دار چادر۔
کیسی نرم ہے۔	ما الیئۃ۔	انفال تعجب
کا ذکر تفصیل سے ہوا	ہیں	آٹھ سو۔ ثمان مائة۔

فجرت فرفع يده وقال قد كنا نفرض لمن حيكت قولين
 الحمد اهل نسي هو لاء الاربع يفيضين على هذله
 الخامسة فخرجت بالكتاب حتى اتت به العراق
 فدفعته الى والي العراق فلما دعت اليه الكتاب بكي
 واشتد بكاءه وقال رحم الله صاحب هذا الكتاب
 فقالت امات قال نعم فصباحته وولولت فقال
 لا باس عليك ما كنت لاسر ذلك كتابه في شئ فقطضي
 حاجتها وفرض لبناهما - (سيد عثمان بن عبد العزيز)
 (۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

حضرت عثمان بن عبد العزیز نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ان کے
 لیے ایک چادر خریدے اس نے چادر خریدی اور اسے آپ
 کے پاس لایا آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کیسی
 نرم ہے وہ شخص ہنسنا حضرت عمرؓ نے کہا کیوں ہنستے ہو
 اس نے کہا خلافت سے پہلے آپ نے ایک بار مجھے حکم دیا
 تھا کہ میں آپ کے لیے ریشم کی بیل دار چادر خریدوں میں نے
 آٹھ سو درم کی ایک خوبصورت چادر خریدی لیکن جب میں اسے
 آپ کے پاس لایا تو آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا
 کس قدر سخت ہے اور آج آپ آٹھ درم کی چادر کو بھی نرم
 سمجھتے ہیں۔

امر :-

إِنَّمِ ارْمِيَا رُمُومًا إِرْمِيَا إِرْمِيَا

نهی :-

لَا تَقْرَبُوا رُمُومًا لَا تَقْرَبُوا رُمُومًا لَا تَقْرَبُوا رُمُومًا

گیارھواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَقَصْدٌ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ وَكَفَرٌ
بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِحْرَاجِ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ
عِنْدَ اللَّهِ وَالْقِتْلَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا يَزَالُونَ
يُقَالُونَ لَكُمْ حَتَّى يَرْضَوْكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنْ اسْتَطَاعُوا
وَمَنْ يَتَوَلَّكُمْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ قَتَلَهُ وَهُوَ كَافِرٌ
فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ إِنْ
الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ أُولَئِكَ يُرْجَوْنَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَحِيمٌ هَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَيْرِ قُلْ لَيْسَ فِيهِ

پہلی کتاب پہلا سبق	کس قدر محنت ہے، تا آخِ شَنَّة
مشک - مسک	نرم سمجھنا - استلانة مثل استعانة
خوشبو - رائحة	پہلی کتاب پہلا سبق
سوغندنا - شَم - مثل مہلہ	شان شوکت - زہوۃ
(پہلی کتاب پانچواں سبق)	منکسر الخراج - متواضع
تاکہ نہ - کئی لاکھ (کے + لا)	پہل کرنا - اِبْتَنَاءً یَبْتَدِئُ
	ٹھیک کرنا - اِصْلَاحٌ (مثل اِنْعَاج)
	قواعد

ناقص کا دوسرا مشہور وزن رَہی یَرِہی ہے یہ ناقص یا بی ہر باب (ض) سے آتا ہے۔ اس وزن سے بھی آپ پہلی کتاب میں واقف ہو چکے ہیں پہلے سبق میں ہدیٰ یَہْدِی کے ضروری صیغے گزر چکے ہیں بالکل اسی طرح رَہی یَرِہی کے صیغے ہوتے ہیں تفصیل حسب ذیل ہے :-

ماضی :-

رَہی رَمَیَا رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا رَمَيْنَ رَمِيتَ
رَمِيتُمَا رَمِيتُمْ رَمِيتَ رَمِيتُنَّ رَمِيتَ رَمِيتَا
مضارع :-

یَرِہی یَرِہِیَا یَرِہِوْنَ یَرِہِی تَرِہِیَا یَرِہِیْنَ
تَرِہِوْنَ تَرِہِیْنَ تَرِہِیْنَ تَرِہِیْنَ تَرِہِیْنَ تَرِہِیْنَ

حَبِطٌ - حَبِطٌ - (ح ب ط) ضائع جانا (باب ح - س)
 بَنَجُونٌ - دِجَاءٌ (ر ج و) امید کرنا -
 حَمْنٌ - شَرَابٌ - مَسِيرٌ - جَوَا -
 عَقُو - زیادہ - یعنی وہ مال جو تجارتی ضروریات سے فاضل ہو -
 اَعْنَتٌ - اَعْنَتٌ (ع ن ت) مشقت میں ڈالنا - صیغہ انعام کی طرح
 آتے ہیں (پہلی کتاب پہلا سبق)
 اَمَةٌ - لونڈی -

اِنْكَمْوَا - اِنْكَمْوَا (ن ل و ح) نکاح کر دینا یہ بھی باب افعال سے ہے
 اس کے صیغہ بھی انعام کی طرح آتے ہیں -
 اِنْعَبَتْ - اِنْعَبَتْ (ع ج ب) بھلا معلوم ہونا -
 يَتَذَكَّرُ كَيْفَ - تَذَكَّرُ (ذ ل و ر) نصیحت پذیر ہونا - یہ باب تفعیل سے ہے
 صیغہ تفعیل کی طرح آتے ہیں (پہلی کتاب سولہواں سبق)
 تَشْرِيعٌ -

يَسْتَلُونَاكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ جنگ بدر سے
 دو ماہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ
 ابن جحش کی قیادت میں چند آدمیوں کا ایک مختصر سا دستہ
 قریش کی نقل و حرکت کی خبر لینے کے لیے مکہ معظمہ کی جانب روانہ
 فرمایا۔ آپ نے عبداللہ ابن جحش رضی اللہ عنہ کو ایک خط دیا
 "اور فرمایا کہ دو دن کے بعد اسے کھولنا پھر جو اس میں لکھا ہو

اِنَّكُمْ كَبُرْتُمْ فِيْ مَنَافِعِ الْمُنَافِقِ زَوَاْجُهُمْ اَكْثَرُ مِنْ نَّفْسِهِمْ
 وَيَسْأَلُوْنَكَ تَاْذِيْنَ يَقِفُوْنَ ذٰلِكَ الْعَفْوُ وَكَانَ اِيَّاكَ
 يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ لَا يَنْفَعُ
 النَّاسَ اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ وَيَسْأَلُوْكَ عَنِ الْيَمِيْنِ ذٰلِكَ
 اَصْلُهَا ثُمَّ تَقِيْلُمْ حَتّٰى يَدْرُوْنَ اَنْفُسَهُمْ فَاِذَا خَلَا عَنْكُمْ
 وَاللهُ يَعْلَمُ الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ وَكَوْنُ شَاءَ اللهُ
 لَا عِلْمَ لَكُمْ بِرَأْيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَكِيْمٌ ۝ وَلَا تَكُنْ حَوْلَ
 الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُوْعِيْزُوْكَ وَلَا مَوْمِنَةٍ ۝ حَتّٰى يَمِيْنُ
 مُّشْرِكِيْكَ وَلَوْ اَعْجَبَتْكَ ۝ وَلَا تَكُنْ حَوْلَ الْمُشْرِكِيْنَ
 حَتّٰى يُوْعِيْزُوْكَ لَعَبْدٌ مِّنْ مَّوْمِنِيْنَ حَتّٰى يَمِيْنُ مُّشْرِكِيْكَ
 وَلَوْ اَعْجَبَتْكَ ۝ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى الْفِتْنَةِ وَاللهُ
 يَدْعُوْ اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهِ ۝ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِ
 الْمُنَافِقِيْنَ لَعَلَّكُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ اسیجی نے الفاظ کے معانی اور ضروری
 تشریح حسب ذیل ہے :-

صدقہ۔ روگنا۔ صیغہ مذکر کی طرح آئیں گے (پہلی کتاب پانچواں باب)
 لا یزال۔ برابر۔ تمام صیغہ غائب کی طرح آتے ہیں۔
 یمن یتذکر۔ اذیت اذ (رد د) پھر جانا۔ اذیت یمن یتذکر اذیت لا یتذکر
 سلفہ وہ لفظ ایک طرح کے اکٹھا ہو جاتے ہیں تو انہیں ایک دوسرے میں ملا کر تشدید کے ساتھ
 بھی پڑھا جاتا ہے اس اصول کے مطابق یمن یتذکر سے یمن یتذکر ہو گیا ۱۲

کا ایسا اقتدار کہ لوگوں کے دین ایمان کے لیے فتنہ بن سکے
قتل سے بدرجہا بدتر ہے۔

یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ.....عرب شراب
اور جوئے کے بارے حد عادی تھے اس لیے رفتہ رفتہ یہ بدعات
ان سے چھڑائی گئی۔ یہ آیت اس سلسلہ کی پہلی آیت ہے
اس کے بعد بہت سے لوگوں نے شراب چھوڑ دی پھر حکم آیا
کہ نشے کی حالت میں ناز نہ پڑھی جائے اس سے پھر اور بہت
سے لوگوں نے شراب نوشی ترک کر دی۔ اس طرح جب رفتہ
رفتہ لوگ اس سے مجتنب ہو گئے تو آخری حکم آیا کہ شراب
اور جوآنحس ہے شیطان کا کام ہے اس سے اجتناب کر دو
اس فرمان کا پہونچنا تھا کہ سارے ملک میں شراب اور جوئے
کا خاتمہ ہو گیا، لوگوں نے برتن تک پھوڑ کر پھینک دیے
اور نابدانوں سے شراب بہنے لگی۔

(۲) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے :-

لَا خَمْرٌ لِّفَنَائِلٍ - صَدَّ دُخْمٌ - رَدَّ ذُنَا - اِسْتَقَطَّ
رَحْمَتٌ - اَعْنَتُنْ - اَعْنَتٌ - خَالَطُوا - اَتَنَ كُو
يَتَفَكَّرُونَ -

ب۔ اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

مَنْ عَجَبًا مَا يُؤْتِيَانِ حَتَّى لَا تُلْسَ اِنْ شَابَا اِسَابِنَا
نَقْلَ كِبَا جَانَا

بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ
فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ
فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدِينَ
الفاظ کے معانی

طواف کرنا۔ طَافَ يَطُوفُ۔	بیواں سبق پہلی کتاب
اتنے ہیں۔ (اِذْ)۔	قریب ہونا۔ ذَکَايْنِ نُو (مثل دعا)
پردہ۔ سِتْرٌ جَمْعُ اسْتَار	دیکھنا کیا ہوں کہ وہ۔ كَيْدَا هُوَ
لٹکا ہوا۔ مُتَعَلِّقًا	گود۔ حَجَبٌ
رغلاں کے) صدقہ۔ يَحَقُّ	انسو۔ دَمْعَةٌ
امیر۔ رجا (صیغہ مثل دَعَا)	رخسار۔ حَسَنٌ
برے۔ قَبَاح۔ جَمْعُ قَبِيحٍ	آزاد۔ حُرٌّ
غش کھا کر۔ مَغْشِيًا عَلَيْكَ	انساب۔ نَسَبٌ کی جمع ہے۔
آگے بڑھنا۔ تَقَدَّمَ (بروزن تَقَدَّمَ)	
قواعد۔	

ناقص کا تیسرا مشہور وزن خشبی یخششی ہے یہ باب (س) سے آتا ہے پہلی کتاب کے اٹھارہویں سبق میں اس وزن کی ایک گردان ہوئی تھی گزری ہے جس سے ضروری معنیوں سے واقفیت ہو چکی ہے اب پوری گردان تفصیل سے پھر لکھی جا رہی ہے ملاحظہ ہو:۔

ایک شخص آیا اور کعبہ کے اندر داخل ہو گیا تو طوطی دیر کے بعد میں نے ایک چغ کی آواز سنی میں فوراً کعبہ کے اندر گیا میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان کعبہ کے پردوں سے ٹشکا ہوا رز رہا ہے اور کہہ رہا ہے اے میرے رب میں تجھے پکارتا ہوں اپنے گھر کے عہدہ میرے رونے پر رحم کر لے میری امید میری کربت دور کر لے میرے تمام گناہوں کو بخش دے میں تیرے پاس بہت بُرے اعمال کے ساتھ آیا ہوں لیکن تیرے کرم کا امیدوار ہوں اگر تو گناہ گاروں کو نہ بخشے گا تو انھیں کون بخشے گا۔ اس کے بعد وہ بہت رویا پھر زمین پر عیش کھا کر گر پڑا۔ میں فوراً اُس کے بڑھیا اور اُس سے قریب ہوا تو دیکھتا سمجھا ہوں کہ وہ حضرت زین العابدین ابن الحسین رضی اللہ عنہ ہیں میں نے ان کا سر اٹھایا اور اپنی گود میں رکھا اور رونے لگا ایک آنسو اُن کے رخسار پر ٹکرا تو اُنہیں نکلیں کھول دیں اور کہا یہ کون ہے میں نے کہا آپ کا غلام امعی لے میرے آقا یہ جزع و بکا کیا ہے آپ تو اہل بیت نبوتؑ ہیں فرمایا لے امعی اللہ تعالیٰ نے جنت اُس کے لیے بنائی ہے جو اُس کی اطاعت کر خواہ وہ مشی غلام ہو اور دوزخ اُس کے لیے بنائی ہے جو اُس کی نافرمانی کرے چاہے وہ آزاد قریشی ہو کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا جَعَلْنَا لَكُمُ الْكُفْرَ ذَنْبًا** اُنسا ب

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝ يَسْأَلُكُمْ
 حَرْبُكُمْ قَالُوا خَرُّكُمْ أَمْ نَبَشِّرُكُمْ وَفَصَلَ مَوْلَا
 لَا نَفْسِيكُمْ وَلَا نَقُولُ اللَّهُ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلْفِقُونَ ۝
 وَتَبَيَّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَعْيُنِكُمْ
 أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللَّهُ
 سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ لَا يُوَاحِدُكُمْ اللَّهُ بِالْعُوفَى أَيْمَانِكُمْ
 وَلَكِنْ يُؤَاحِدُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللَّهُ
 عَفُوٌّ رَحِيمٌ ۝ الَّذِينَ يُولُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ
 تَبَيَّنَ أَنْ تَبَعُوا أَهْلَهُمْ فَإِنْ قَاءُوا قَاتَ اللَّهُ عَفْوَ
 رَحِيمٌ ۝ وَإِنْ عَنِ الْمَوْلَى الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ
 عَلِيمٌ ۝ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَ
 شُحُورٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا حَتَّ اللَّهُ
 فِي أَنْفُسِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
 الْآخِرِ وَلَا يُعْلِنُ لَهُنَّ آخَرٌ يُذْهِبُ فِي ذَلِكَ
 إِنْ أَكَلُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ مِمَّا كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِنَ
 بِالْبَعْثَةِ مِنْ دُونِ حَيْثُ عَلَيَّسَ دَرَجَةً وَاللَّهُ
 عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝
 آیات بالا کا ترجمہ یہی ہے نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح
 حسب ذیل ہے :-

ماضی :-

خَشِيَ خَشِيًا خَشَوْا خَشِيتَ خَشِيتَا خَشَيْنَ
خَشِيتَ خَشِيتَا خَشِيتُمْ خَشِيتَ خَشِيتَ خَشِيتَ
خَشِيتَ خَشِيتَا -

مضارع :-

يَخْشَى يَخْشِيَانِ يَخْشَوْنَ يَخْشَى يَخْشَى
يَخْشَيْنَ يَخْشَوْنَ يَخْشَيْنَ يَخْشَيْنَ
أَخْشَى أَخْشَى -

امر :-

اِخْشَ اِخْشِيَا اِخْشَوْا اِخْشَى اِخْشَيْنَ -

نهی :-

لَا تَخْشَ لَا تَخْشِيَا لَا تَخْشَوْا لَا تَخْشَى لَا تَخْشَيْنَ -

بارہواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

وَلَيْسَ لَكَ عَيْنٌ اِلَّا بِرِجْزٍ مِّنْ مَّاءٍ لَّيْسَ لَكَ فِي الْمَعِيضِ مَالٌ هُوَ اَذَىٰ نَّارُ عَذَابٍ لَّا
تُطْفِئُ فِي الْمَعِيضِ وَلَا تَقْزِيهِمْ مِّنْ حَمَرٍ يَّطْمَرُونَ
فَاِذَا تَطَهَّرْتَ فَاَنْتَ مِنْ مِّنْ حَيْثُ اَمْسَكَكَ اللَّهُ

بَعُول۔ شوہر۔ بَعُول کی جمع ہے۔
تشریح:-

جاہلیت میں جائزہ عورتوں کو گھروں سے الگ کر دیتے تھے ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا سب بُرا سمجھتے تھے یہودی بھی یہی روش تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے مباشرت کے سوا اور کسی چیز سے منع نہیں کیا۔ فَأَتُوا حَتَّى تَكُونُوا فِي شَيْءٍ مِّنْكُمْ دُكُو پڑھتے وقت مِّنْ حَكِيكٍ آمَنَ كَمَا اللَّهُ ذَهَبَ فِي رِجْلِهِ وَهُوَ حَرِثٌ دُكِيكِي (اور تخم ریزی کی حالت پیش نظر ہو تو انشاء اللہ مطلب سمجھنے میں کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہوگی۔

اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ اپنی بیوی سے چار ماہ یا اس سے زائد تعلق نہ رکھے گا تو اسے شریعت کی اصطلاح میں ایلا کہتے ہیں۔ ایلا کرنے والا اگر چار مہینے پوسے کر دے گا تو عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جائے گی اور اگر چار مہینے پوسے ہونے سے پہلے بیوی کی طرف رجوع ہو جائے گا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا۔ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ یا تو ایک غلام آزاد کیا جائے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے جائیں یا دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے یا پھر تین دن روزے رکھے جائیں۔

مسئلہ طلاق بائن میں شوہر کو دوبارہ نکاح کیے بغیر از خود رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہوتا بلکہ طلاق بائن کے بعد شوہر کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو عدت کے اندر بغیر نکاح کے از خود عدت سے رجوع کر سکتا ہے۔

فانطلقنا حتى اتينا على رجل مضطرب ^{الذي بهما} على نقاة
 ورجل قائم على راسه بفهر ^{صخرة} فبشروا بها
 راسه فاذا ضربته تداهله ^{فجاء} الحجر فانطلق اليه ليأخذ
 فلا يرجع الى هذله حتى ^{يتركها} يلقم راسه وعاد راسه كما هو
 فعاد اليه فضرب قلبي من هذا قالا انطلق فانطلقنا
 الى نقيب مثل التوراعلة ضيق والسفل ^{الذي بهما} اسم
 تتوقد تحته نار فاذا اقترب ارتفعوا ^{بهم} حتى
 كادوا يخرجون فاذا ضربت رجول فيها وفيها رجل
 ونساء غرة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا
 حتى اتينا على نهر من دم فيه رجل قائم وعلى
 شريط النهر رجل بين يديه حجارة فاقبل الرجل
 النهر في النهر فاذا اراد ان يخرج رماه الرجل
 بحجر في فيه فوجه حديث كان فجعل كلما جاء ليخرج
 رمي في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا قالا
 انطلق فانطلقنا حتى اتينا الى ^{وضيعة} خضراء فيها
 شجرة عظيمة وفي اصلها شمع ^{التي بهما} صلت بيان واذا
 رجل قريب من الشجرة بين يديه نار يوقدها
 فصعد ابي في الشجرة فاذا خلا في دار لم أر قط
 احسن ولا افضل منها فيها رجال شيوخ وشباب

طلاق کی عدت تین حیض ہیں لیکن اگر کسی عورت کو حیض نہ آئے ہوں تو وہ تین حیض کی عدت گزارے۔ اگر صریح الفاظ میں ایک یا دو طلاقیں دی گئی ہیں تو یہ طلاق رجعی کہلاتی ہے اس صورت میں شوہر کو اختیار ہوتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو عدت کے اندر بغیر نکاح کے اپنی بیوی سے پھر رجوع کر سکتا ہے۔ اگر عورت حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے جس کی کچھ ہو جائے گا عدت پوری ہو جائے گی۔

(۲) ل۔ اردو میں ترجمہ کیجیے۔

اَعْتَقْتُمْ - تَطَهَّرْتُمْ - اَصْلَحْتُمْ - آخَذْتُمْ - اَكْبَرْتُمْ
وَيَنْتَحِ - فَيَتَوَلَّى - اَفِيءُ - تَوْبَعْتُمْ - كَوْنُكُمْ -
ب۔ اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے۔

عن مسجدة ابن جندب قال قال كان النبي ﷺ عليه
وسلم اذا صلى صلاة اقبل علينا بوجهه ففتال
من رأى منك الليلة روي ^{عن} قتادة قال قال لکنی رأیت
الليلة رجلين اتيا في فاحشنا بيدي فاحسنا الى
ارض مقدسة فاذا رجل حبالس ورجل قائم بيلة
كقوب من حد يد خله في مشقة ^{بجهد} حتى يبذل قفاه
ثم يفعل بشدة الاخر مثل ذلك ^{بجهد} ويليهم هذا
فيكون فيصنع مثل ما هذا ا قالوا تَطَهَّرْتُمْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی مگر معطرہ کے رئیسوں نے آپ کی مخالفت کی اور مذاق اڑایا وہ کہتے تھے یہ دعوت ہرگز کامیاب نہ ہوگی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی مدد کی اور اپنے دین کو غالب کیا سب سے پہلے مکہ معظمہ فتح ہو گیا قریش کے سردار ڈرے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو معاف کر دیا اور انہیں عزت بخشی وہ لوگ اس حسن سلوک سے بہت متاثر ہوئے اور مسلمان ہو گئے لیکن انہیں اسلام میں سبقت حاصل نہیں تھی وہ اللہ کے رسول سے لڑ چکے تھے اور مسلمانوں کو اذیت پہنچا چکے تھے اس لیے بہت غمگین رہتے تھے اور چاہتے تھے کہ کوئی ایسا کام کریں جو اللہ کے نزدیک ان کا درجہ بلند کرے اور اسلام سے ان کی تاخیر کا کفارہ ہو جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت سے عرب مرتد ہوئے لیکن یہ لوگ اسلام پر قائم رہے اور انہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ شام میں رومیوں کے مقابلہ میں جنگ کی ابوسفیانؓ صفوں کے درمیان ٹھوکتے تھے اور رجز پڑھتے تھے تاکہ سپاہیوں کو جوش دلائیں۔ حارث ابن ہشام اور سہیل ابن عمرو نے مشرکین سے جنگ کی اور قتل ہوئے عکرمہ ابن ابی جہل نے یرموک کے معرکہ میں

نساء وصبيان ثم اخرجنا من منها فضعنا ابى الشجرة
 فادخلنا في داره احسن وافضل فيها شيوخ و
 شباب قلت طوق فتما في الليلة فاحبرنا في عمارا بيت
 قالوا نعم اما الذي رايت يشق شدة فكلنا اب محب
 بالكنية فتقبل عنه حتى تبلىم الا فاق فيصنع به
 الى يوم القيامة والذي رايت يشدخ راسه فحل
 علمه الله القرآن فتنام عنه بالليل ولم يعمل فيه
 بالهنا يفعل به الى يوم القيامة والذي رايت في
 النقب فهم الزناة والذي رايت في النهر اكلوا الربيع
 والشيوخ الذي في اصل الشجرة ابراهيم والصبيا
 حوله فاولاد الناس والذي يوقد النار ما لك
 خازن النار والدار الاولى التي دخلت دار عامة
 المؤمنين وما هذه الدار فداد الشهداء و
 انا جبرئيل وهذان ميكائيل فارفع رأسك
 فرفعت رأسي فاذا فوق مثل السحاب قال اذ لك
 منزل لك فقلت دعاني ادخل منزلي قال انه
 بقى لك عمر لم تستكمل فلو استكملت اتيك
 منزلك - (ربنا ربي)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

تیرھواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

الطَّلَاقُ مَوْثِقٌ مِّنْ فَا مَسَالِكُ يُمَعَّرُونَ أَوْ تَسِيرٌ
 يُّبَاحِ حُسَانٍ مَّوَدَّ لَا يَحِيلُ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا
 أَنْتُمْ مُؤْتَوْنَ بِهَا شَيْئًا الْإِنِّ يَحْتَفِلُ الْإِلَهِ يَحْتَفِلُ الْإِلَهِ
 فَإِنْ خِفْتُمْ الْإِلَهِ يَحْتَفِلُ الْإِلَهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا
 فِيمَا أَنْتُمْ تَابِعٌ مِّمَّ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوا فِيهَا
 وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
 فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا يَحِيلُ لَهُ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ أَنْ يَتَرَاجَعَا
 عَلَيْهِمَا فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا
 إِنْ ظَنَّا أَنْ يُعْتَیَا حُدُودَ اللَّهِ مَدَّ تِلْكَ حُدُودُ
 اللَّهِ يَنْبَغِيهَا يَقْوَمُ يَغْلَبُونَ ۝ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ
 فَلَمْ تَحْضُرْ أَجْلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ
 سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ مِّنْ وَلَا تُسْكِنُوهُنَّ فِي مَسْكَنِ
 لِّمَعْرُوفٍ وَأَهْلٍ مِّنْ يُّوْمَلُ ذَلِكَ فَتَدْرِكُوا نَفْسَهُ
 وَلَا تَحْضُرْ وَأُولَئِكَ اللَّهُ هُنَّ قُلُوبُكُمْ لَا تَحْضُرُ
 اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَلِيَحْكُمَ
 بَيْنَكُمْ بِهِ وَأَتَقُولُ لِلَّهِ وَالْعَلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ عَنِ الْعَالَمِينَ

شہادت پائی وہ ردیوں سے لڑتے تھے اور کہتے تھے کہ
میں نے اللہ کے رسول سے ہر ہر قدم پر جنگ کی کیا آج تم
سے بھاگ جاؤں گا۔

الفاظ کے معانی

کامیاب ہونا۔ بھج (ف)	مرید ہونا۔ لڑتے یا یکتا۔
حوت بخشنا۔ اکھام (انعام)	رجز پھینکا۔ لڑتے یا یکتا۔
جوش دلانا۔ حقت (ن)	قتل ہوا۔ قتل (فعل مہول استعمال ہوگا)
سبقت۔ متاہذ۔	شہادت پائی۔ اُسٹ شہید
اذیت پہنچانا۔ لڑائی، یوڈی (ن)	(فعل مہول استعمال ہوگا)

قواعد

ناقص کا چوتھا مشہور وزن جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے دعی یکتا
(ف) ہے لیکن اس کی علیحدہ گردانیں کہنے کی ضرورت نہیں
ہے کیونکہ اس سے ماضی کے صیغے دعی کی طرح اور مضارع کے
صیغے یخشنی کی طرح آتے ہیں امر اور نہی بھی لاخشی اور
لا تخشی کی طرح اذع اور لا تذع وغیرہ آتے ہیں اس
وقت آپ پچھلی گردانوں پر ایک نظر ڈال لیجیے تاکہ مزید
قاعدوں کے بیان سے پہلے پچھلے قواعد تازہ ہو جائیں۔



روک لینے کا اختیار ہے لیکن اگر اس نے تیسری طلاق دے دی تو پھر یہ عورت اس پر حرام ہو جائے گی دوبارہ بیوی بنانے کے لیے اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے کہ وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح کرے مطلقات کے بعد نئے طلاق دے لیکن یاد رہے کہ ایسا پیشہ کے طور پر کرنا بہت سختیت منغ ہے۔ اس موقع پر یہ بات سمجھ لینی ضروری ہے کہ شریعت میں طلاق کچھ پسندیدہ نہیں ہے بلکہ مجبوری کا ایک علاج ہے۔ اگر کسی وحشیہ شوہر اور بیوی کے مزاج میں ناموافقت ہو اور شخصی اور جماعتی ہر قسم کی کوششوں کے بعد تعلقات کی خوشگوار سی ناممکن ہو جائے تب اللہ تعالیٰ نے گلو خلاصی کی یہ راہ نکال دی ہے۔

جس طرح شوہر کو طلاق دینے کا اختیار ہے اسی طرح بیوی کو بھی علحدگی کا حق ہے جسے اصطلاح میں طلع کہتے ہیں عورت قاضی کے سامنے جا کر گلو خلاصی کی درخواست کرے گی اور قاضی اس کا بیان کئے کردونوں کے درمیان تفریق کرے گا۔

(۲) ۱۔ اردو میں ترجمہ کیجیے :-

حَلَلْتُكُمْ - آمْسَلْتُكُمْ - يَتَعَدَّوْنَ - طَلِقُوا - سَرَّحَتْ
إِفْتَدَيْتْ - نَوَّاجَعْنَا - آعِظُ - عِظُوا - لَمْ يَفْتَدِ
ب۔ ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

إِمْتَنَانٌ - بروزنہ اعمال (م م س لک) روکنا۔
مَعْرُوفٌ - دستور۔ تَسْرِیْمٌ - بھوڑ دینا۔ رخصت کرنا۔
يَحْيِلُ - حیل (حل ل) حلال ہونا۔ جائز ہونا۔
إِمْتِنَانٌ - اِمْتِنَان (ف دی) بدلہ دینا۔ صیغہ اشتراء کی طرح آتے ہیں (پہلی کتاب پانچواں سبق)
يَتَرَجَعُ - تَرَجَع (رج ع) باہم رجوع کرنا۔ شروع میں اُن کے آئے کی وجہ سے تَرَجَع کے آہ خروست نہ کر گیا ہے۔ تَرَجَعُ باب تفاعل سے ہے صیغوں کے لیے دیکھیے تَفَاهُرُ (پہلی کتاب ستر سو اسیں سبق)

أَتَعَلَّ - تَعَلَّ (ت ع ل) نصیحت کرنا۔ صیغہ وُضِّل کی طرح آتے ہیں (پہلی کتاب آٹھواں سبق)
ضَرَّاءٌ - نقصان پہونچانے کو۔
تَشْرِیْحٌ -

ملوک کے کچھ مسائل پہلے رکوع میں بیان ہو چکے ہیں بعض ضروری باتیں اب ذکر کی جا رہی ہیں یہ تو معلوم ہی ہو چکا ہے کہ دو مترجہ ملاقیں دے چکنے کے بعد تک شوہر کو بیوی

ایہا الناس ان الله قد استشهد ^{شہادت پٹیا} ورفعه روحہ
 وانا ہی جئت فاقطع الخیل ^{خود} ہوشم
 او طأه ہوشم تبعہ الناس حتی قطعوا فلما انتهت
 الہزمیۃ رجع المسلمون الی العسکر کربلاء ^{کربلاء} عمرو
 فجعل یجمع لحمہ واعضائہ وعظائہ ^{عظام} ثم حملہ فی
 نطم فواریلہ ^{پڑا} (کتاب الاستیعاب لابن عبد البر یلتقط)
 (۳) عربی میں ترجمہ کیجیے۔

حضرت سعید ابن مسیب اکابر تابعین میں سے ہیں درع وتقویٰ
 میں مشہور تھے بڑے بڑے بزرگ آدمی ان کی نظر میں ہیچ تھا
 اگر وہ صلاح و تقویٰ سے آراستہ نہ ہو اور چھوٹے سے
 چھوٹا آدمی ان کی نگاہ میں محبوب ترین تھا اگر وہ نیک اور
 پارسا ہے ایک مرتبہ عبدالملک نے انہیں لکھا کہ وہ اپنے لڑکے
 کی شادی ان کی لڑکی سے کرنا چاہتا ہے لیکن شخص نے
 انکار کر دیا عبدالملک نے جانچ کر دباؤ ڈالا گیا لیکن وہ کسی
 طرح راضی نہ ہوئے۔ ان سے ایک شاگرد بہت نیک تھے
 اتفاق سے چند دنوں کے بعد ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا
 شخص نے کہا دوسری شادی کرو انہوں نے جواب دیا میں
 ایک غریب آدمی ہوں میرے ساتھ کون شادی کرے گا فرمایا
 میں کروں گا اور اسی وقت چند درم پر ان کے ساتھ نکاح کر دیا

حضر الناس بابي عمر بن الخطاب رضي الله عنه وفيهم
 سهيل بن عمرو وبوسفیان ابن حبيب فجعل ياذن
 لاهل بدر لمهيبا ولبلال واخيرهم فقال لبوسفيا
 ما رأيت كاليوم قط انه ليؤذن لبلال العجيد ونحن
 جلوس لا يلتفت اليه فقال سهيل ابن عمرو ايها
 القوم اني والله قد ادري الذي في وجوهكم فانا
 كنتم غضبا يا فاعضوبوا على انفسكم عني لقوم و
 دعيهم فاسرعوا رايتهم فيلبيحون ان يخرجوا باليوم
 على انفسنا فلما قاموا من عند عمر قال لريا امير
 المؤمنين هل من شيء نسيتك به يا ذنبا من
 الفضل فقال لا اعلم الا هذا الوجه وانما راى
 ثغر الروم فخرج الى الشام وقتل هناك وقتل
 هشام ابن العاص بالشام يوم اجنادين في خلافة
 ابي بكر رضي الله عنه فما انهم ميت الروم يوم اجنادين
 انتهوا الى موضع لا يعبره الا انسان انسان فجعلت
 الرماح تقايل عليه وقد تقيد موق وعبروه فتقدم
 هشام ابن العاص يقاتلهم حتى قتل ووقع على
 تلك الشاة فسيلها فلما انتهوا المسلمون اليها
 هابوا ان يؤطشوا الخيل فقال عمر بن العاص
 هوذا برسانا

۱- واحد	۱۳- اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ	۲۷- سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ
۲- اِثْنَانِ	۱۵- خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ	۲۸- ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُونَ
۳- ثَلَاثَةٌ	۱۶- سِتَّةٌ وَعِشْرُونَ	۲۹- تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ
۴- اَرْبَعَةٌ	۱۷- سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ	۳۰- قَلْبًا ثَلَاثُونَ
۵- خَمْسَةٌ	۱۸- ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُونَ	۴۰- اَرْبَعُونَ
۶- سِتَّةٌ	۱۹- تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ	۵۰- خَمْسُونَ
۷- سَبْعَةٌ	۲۰- عِشْرُونَ	۶۰- سِتُّونَ
۸- ثَمَانِيَةٌ	۲۱- اَحَدٌ وَعِشْرُونَ	۷۰- سَبْعُونَ
۹- تِسْعَةٌ	۲۲- اِثْنَانِ وَعِشْرُونَ	۸۰- ثَمَانُونَ
۱۰- عَشْرٌ	۲۳- ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ	۹۰- تِسْعُونَ
۱۱- اَحَدٌ وَعِشْرٌ	۲۴- اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ	۱۰۰- مِائَةٌ
۱۲- اِثْنَانِ وَعِشْرٌ	۲۵- خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ
۱۳- ثَلَاثَةٌ وَعِشْرٌ	۲۶- سِتَّةٌ وَعِشْرُونَ

تین سے آگے کے اعداد ۹۹ تک اسی طرح نہیں گے جس طرح
 آپ ۲۱ سے ۲۹ تک دیکھ چکے ہیں جیسے ۳۱- اَحَدٌ وَ ثَلَاثُونَ
 ۳۲- اِثْنَانِ وَ ثَلَاثُونَ - ۴۱- اَحَدٌ وَ اَرْبَعُونَ
 ۵۲- اِثْنَانِ وَ خَمْسُونَ - ۶۳- ثَلَاثَةٌ وَ سِتُّونَ -
 وغیرہ - اب سنا اور اس سے اوپر کے عدد
 ملاحظہ ہوں۔

شاگرد کا بیان ہے کہ میں اپنے گھر میں رخصتی کے لیے قرض کی فکر میں بیٹھا تھا مغرب کے بعد کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون جواب ملا سعید۔ میں سوچنے لگا کہ سعید ابن مسیب تو اپنے گھر اور مسجد کے علاوہ کہیں آتے جاتے نہیں لیکن جب دروازہ کھولا تو دیکھا وہی ہیں میں نے کہا آپ کیوں تشریف لائے مجھے بلا بھیجتے فرمایا میں تمہاری بیوی کو لے کر آیا ہوں لویہ حاضر ہے۔

الفاظ کے معانی

اکابر میں سے۔ مین کبار۔	دباؤ ڈالا جانا۔ اجبار (علیٰ)
ان کی نظر میں بیچ تھا۔ فی عینہ کلاشی	رخصتی۔ وداع۔
آراستہ۔ مشقین	کھٹکھٹانا۔ قلع دت
محبوب ترین۔ آحب۔	دیکھا تو وہی ہیں۔ فَاِذَا هُوَ لَا قَعْتُ
پارسا۔ متقاعد۔	لویہ حاضر ہے۔ ہٹا رہا۔ ذہ۔
ذمہ دار۔ حاصل کرنا۔ اِسْتَعْلَاض (استفعا)	بلا نا۔ دَتَا يَدٌ عَوْد۔
قول عمل۔	

قرآن مجید کی پہلی کتاب کے ترجموں میں آپ جا بجا اعداد (گنتی) کا استعمال کر چکے ہیں لیکن ابھی تک پورے اعداد بیان نہیں کیے گئے ہیں اس لیے اس جگہ اکٹھا ذکر کر کیے جا رہے ہیں۔

وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا فِيهَا مِنْ مَوْلًى لَا يَقُولُ لَهُ يَقُولُ يَ قَوْ عَلَى
 الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ ۚ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ
 تِلْكَ الْأَرْضِ فَهُمَا قِسْفَتُهُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَلَا
 أَرْدُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَهُمْ وَلَا جُنَاحَ
 عَلَيْهِمْ إِذَا اسْتَرْضَعُوا مِمَّا اسْتَغْنَوْا ۚ وَالَّذِينَ
 اللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ يَأْتِيهِمْ غُلَامٌ مِمَّا يَتَّبِعُونَ
 يَتَّقُونَ مِنْكُمْ وَيَنْزِلُ مِنْ أَجْلِهَا تَتَزَكَّى
 بِأَنْفُسِهِمْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۚ فَإِذَا بَلَغُوا
 أَجْلَهُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ وَبِمَا فَعَلُوا فِي أَنْفُسِهِمْ
 بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَاللَّهُ يَتَّبِعُ الْمُتَّقِينَ خَيْرًا ۚ وَلَا جُنَاحَ
 عَلَيْهِمْ وَبِمَا عَرَضَتْ لَهُمْ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنُتُمْ
 فِي أَنْفُسِكُمْ ۚ عَلَيْهِمُ اللَّهُ أَنْتُمْ سَدَنٌ كَرِيمٌ
 وَلَكِنْ لَا تُوَاعِدَ زُهْرَةً سِوَا الْإِلَهِ أَنْ تَقُولُوا
 قَوْلًا مَعْرُوفًا وَلَا تَعْنِ مَوْلًى عَقْدَةَ النِّكَاحِ
 حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَالَّذِينَ أَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
 مَا فِي أَنْفُسِهِمْ فَاحْتَرَفُوا ۚ وَالَّذِينَ أَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
 عَفُوٌّ رَحِيمٌ ۚ

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح
 حسب ذیل ہے :-

۱۰۰- مِائَةٌ	۸۰۰- ثَمَانِيَةٌ	۶۰۰۰- سِتَّةُ آلَافٍ
۲۰۰- مِائَتَانِ	۹۰۰- تِسْعِيَةٌ	۷۰۰۰- سَبْعَةُ آلَافٍ
۳۰۰- ثَلَاثُمِائَةٍ	۱۰۰۰- أَلْفٌ	۸۰۰۰- ثَمَانِيَةُ آلَافٍ
۴۰۰- أَرْبَعُمِائَةٍ	۲۰۰۰- أَلْفَانِ	۹۰۰۰- تِسْعَةُ آلَافٍ
۵۰۰- خَمْسُمِائَةٍ	۳۰۰۰- ثَلَاثَةُ آلَافٍ	۱۰۰۰۰- عَشْرَةُ آلَافٍ
۶۰۰- سِتُّمِائَةٍ	۴۰۰۰- أَرْبَعَةُ آلَافٍ
۷۰۰- سَبْعُمِائَةٍ	۵۰۰۰- خَمْسَةُ آلَافٍ

چودھواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

وَاِذَا طَلَقْتُمْ النِّسَاءَ فَتَبَاعَثْ اَجْلَهُنَّ ذَلَا تَعْمَلُوْنَ لِهِنَّ
 اَنْ يَتَّخِذْنَ اَنْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَكَوهُنَّ اَيْتَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ
 ذَلِكِ يُوَفِّيهِمْ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
 الْاٰخِرِ ذَلِكُمْ اَدْنٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ
 وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَالْوَالِدٰتُ يَرْضَيْنَ مِثْرَتَ
 اَوْ لَا ذَهْنٌ حَوْلَيْنِ كَا مِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَتَّقَ
 الرَّحْمٰتَةَ وَقَعَلَهُ الْمُؤَلَّفُ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْفُهُنَّ
 بِالْمَعْرُوفِ وَلَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ وَّلَا شَيْءٌ سَعْيًا لَا نَفْعًا

تَضَارَتْ - مُضَارَتْ (رضی سر) نقصان پہونچانا۔ یہ فعل مضارع مجہول ہے یعنی نقصان پہونچایا جائے۔ گردان یوں ہوگی۔ ضَارَتْ
يُضَارَتْ ضَارٍ لَا تَضَارِ -

تَشَاوَرَتْ - (مشاور) باہم مشورہ کرنا۔ صیغے تَفَاہَرُ (تفاعل) کی طرح آتے ہیں پہلی کتاب سترھواں سبق،
تَسْتَرْضِعُونَ - اسْتَرْضِعَ (رضع) دودھ پلوانا۔ چاہنا۔
(رأستغال) پہلی کتاب بیواں سبق، اُن کی وجہ سے تَسْتَرْضِعُونَ
کے آخر کا نون گر گیا ہے۔

يَتَوَقَّوْنَ - تَوَقَّى (وقی) وفات دینا۔ تَوَقَّى يَتَوَقَّى تَوَقَّ
لَا تَتَوَقَّ - يُتَوَقَّوْنَ مضارع مجہول ہے (مجہول کے
سمجھنے کے لیے دیکھیے دس سبق کا چوتھا اور ساتواں سبق)
يَذَارُونَ - (وذر) چھوڑ جانا ذَرَّ يَذَرُّ ذَرًّا لَا يَذَرُّ
عَنْ صَنْعِهِمْ - تَعْرِضُ - بر وزن تَفْعِيلِ (عرض) کہنا یہ میں بات
کہنا۔ صیغوں کے لیے دیکھیے بتیشیر (پہلی کتاب آٹھواں سبق)
عَنْهُمْ - پختہ کرنا (باب ہاں) — عَقَّدَ - گرہ۔
تَشْرِيح -

جاہلیت میں لوگ عورتوں سے ناراض ہو کر طلاق دیتے
تھے جب عدت پوری ہونے لگتی تو پھر رجوع کر لیتے
لیکن بے تعلقی قائم رکھتے اس طرح تین مہینے کے بجائے

عَصَل - روکنا - (ن)

تَرَاَصَنُوا - تَرَاَصَى (رض و) باہم رُضا مند ہونا - تَرَاَصَى بَتَرَاَصَى
تَرَاَصَ لَا تَتَرَاَصَ -

آزکی - زیادہ پاکیزہ ————— اَطَهَرُ - زیادہ پاک ————— دوسرے
کے مقابلہ میں یا سب کے مقابلہ میں زیادتی ظاہر کرنے کے لیے
عربی میں اس وزن کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ کسی کے
مقابلہ میں زیادتی ظاہر کرنی ہو تو مین کے ساتھ استعمال ہوتا
ہے مثلاً زَيْدٌ اَكْبَرُ مِنْ حَالِدٍ (زید خالد سے بڑا ہو)
حَمِيدٌ اَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ (حمید عمرو سے افضل ہے)
حَالِدٌ اَشْجَعُ مِنْ نَصِيبٍ (خالد نصیر سے بہادر ہو)
لیکن عمومی زیادتی کی صورت میں مین کے بغیر استعمال
ہوتا ہے مثلاً اَلَا سَلَامٌ اَفْضَلُ الْاَدْيَانِ (اسلام سب
دینوں سے افضل ہے) مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم)
اَنْشَرَتْ النَّاسَ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے
بڑھ کر ہیں)

يُضِعُّنَ - اِنْضَتَاع (رض ع) دودھ پلانا - صِغَةُ اَنْعَام (افعال)
کی طرح آئیں گے (پہلی کتاب پہلا سبق)

حَوْلَ - سال ————— مَوْلُودٌ لَدَ - باپ
کِسْفَةٌ - پوشاک ————— فِصَالٌ - دودھ چھڑانا

انہیں نو مہینے عدت گزارنے پر مجبور کرتے اس کا ذکر اس سے پہلے کے رکوع میں گزر چکا ہے (وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضَرَآءً لِّتَعْتَنَ وَا) جب خدا خدا کر کے کسی طرح عدت پوری ہوتی اور وہ کسی اور سے نکاح کرنا چاہتیں تو ان کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرتے اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت فرمائی (تفسیرات احمدیہ ملا جیون) بعض مواقع پر ایسا بھی ہوتا تھا کہ لڑکی کے ولی اُس کو اپنی پسند سے نکاح کرنے سے روکتے تھے۔ اس قسم کا ایک اور قصہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں پیش آیا ہے: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا ایک عرصہ کے بعد اتفاق سے اُس آدمی نے طلاق دے دی جب عدت گزر گئی تو پھر اُسی عورت کے نکاح کا خیال پیدا ہوا عورت بھی یہی چاہتی تھی لیکن حضرت معقل چونکہ اس شخص کی حرکت (دافقہ طلاق) سے ناراض تھے اس لیے انہوں نے منظور نہیں کیا چونکہ یہاں اور بیوی دونوں راضی تھے اور اس رشتہ کی ضرورت محسوس کرتے تھے اس لیے انہیں روکنا مناسب نہیں تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ اَنْ يَّتَّكِحْنَ اَنْوَاجَهُمْ اِذَا قُلَّ عَلَيْهِنَّ يَأْتِيَنَّهِنَّ) نازل فرمائی جب اس آیت کو معقل رضی اللہ عنہ نے سنا تو کہا بسر و چشم

تضری فقال سل عما احببت فسأل عن حاله فاخبره
 عن حاله وحال ولده وعياله واهل بيته فعجب
 البريد للشمعة وطفائه اياها وقال يا امير المؤمنين
 رايتك فعلت امرا ما رايتك فعلت مثله قال وما
 هو قال اطفاء لك الشمعة عند مسألتی اياك عن
 حالك وشانك فقال يا عبد الله ان الشمعة التي
 رايتني اطفأتها من مال الله ومال المسلمين وكنت
 اسألك عن حوائجهم وامرهم فكانت تلك
 الشمعة تقبلي بين يدي فيما يصلحهم وهي لهم
 فلما صرت لشأني وامر عيالي ونفسي اطفأت نار
 المسلمين -

كان رحمه الله يستعفف من اموال المسلمين ولا
 ينفق على اهله في غداثة وعشيرة كل يوم اكثر
 من درهمين قال عمرو بن المهاجر - ان رجلا اتاه
 بتفاحات فاني ان يقبل فقبل له قد كان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية فقال هولوسول الله
 صلى الله عليه وسلم هدية وهولنا رشوة ولا حاجة
 لي به - (سيرة عمر بن عبد العزيز لابن عبد الحكم)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

تَقُولُ - عَقَّ ضُفُوفًا - أَكَدَّتْ - تُكِنُّ - أَكِنْتُ - وَدَرَنْ
 أَكْرُ - ذَرَّ - لَا تَدَرُ - تَرَلَّ صَنِيعَتُهُمْ - اسْتَقْرَضَعْنَا -
 ب - اُرُو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

وقد على عمر بن عبد العزيز يريد بعض الأوقات
 فانتقل إلى باب عمر ليلا ففتح الباب فخرج إليه
 البواب فقال أعلم أمير المؤمنين أن بالباب
 رسولاً من فلان عامله قد خل فاعلم عمر - و
 قد كان الدان ينام - فتعد وقال اثنان له قد دخل

الرسول فدعا عمر فسأله عن حال أهل البلد ومن
 بها من المسلمين وأهل العهد وكيف سيرة العامل
 وكيف الأسعاري وكيف أبناء المهاجرين ولا نصهار
 وأبناء السبيل والفقراء وهل أعطى كل ذي حق
 حقه وهل له مثالك وهل ظلم احدا - فأنبأه
 بجميع ما علم الرسول من أمر تلك البلدة يسأله
 فيحفي السؤال حتى إذا فرغ عمر من مسألته قال
 له يا أمير المؤمنين كيف حالك في نفسك وبدنك
 وكيف عيالوك وجسيم أهل خزانتك ومن تعين
 بشانه - قال فنحن عمرا الشبعة فاطفأها بنفختها و
 قال يا غلام على بسراج قد عى بفتيلة لا تكاد

جس نے اُسے فضیلت دی اور شرف بخشا۔
الفاظ کے معانی

اوٹ۔ اہل۔	جو۔ شعیب۔
ہاتھی۔ نیکل جمع اُنیاں	جوار۔ دُسر کا
دہی۔ رائب۔	باجرہ۔ دُسر کا
خچر۔ بعل جمع بعال	غذا حاصل کرنا۔ تَعَذُّی یَتَعَذُّی۔
شکرہ۔ صفت جمع سُقُوس	بادام۔ لَوْنَد۔
بار۔ بازی جمع بَزَل کا	اخروٹ۔ جَوْن۔
شکا کھیلنا۔ صَدَا یَصِیْدُ	منقی۔ ذَبِیْب۔
چیتا۔ فہم جمع فُہْمُو د۔	کشمش۔ مِشْمِش
ہرن۔ ظبی جمع ظبَاء۔	چھوہارہ۔ تَمَر۔
بارہ سنگھا۔ آہل جمع آیائل۔	انگور۔ عِنب جمع اَعْنَاب
کھال۔ جِلْد جمع جُلُود۔	پستہ۔ فِشَق۔
بھیڑ۔ مَتَان۔ تَجَعُّ جمع نِجَاج۔	نارنگی۔ نَاسِرِیْم۔
ریشم۔ حَسِیْب۔	امروہ۔ کُتْمَتُوئی
بننا۔ نَسَج (رض)	چینی۔ صَبِیْب۔
غلہ۔ حُبُوب۔	برتن۔ اِنَاک جمع اِنِیَّة۔
ناشیاتی۔ اِحْقَاص۔	نافرمانی کرنا۔ عَصٰی۔ یَعْصٰی۔
چنا۔ حِیْض۔	عفو کرنا۔ عَفَا یَعْفُو۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین میں اپنا خلیفہ بنا یا۔ ساری دنیا اس کے لیے مسخر کی۔ گھوڑے، اونٹ اور ہاتھی پر سوار ہوتا ہے بیل سے کھیت جوتا ہے۔ گائے بھینس اور بکری کا دودھ پیتا ہے اور وہی کھاتا ہے۔ خجروں سے گڑیاں گھیٹتا ہے۔ کتوں، شکروں اور بازوؤں سے شکار کھیلتا ہے شیر، چیتے، ہرن اور بارہ سنگم کی کھالیں بچھاتا ہے۔ بھیڑ کے اون، ریشم اور روئی سے کپڑے بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل کرتا ہے زمین مختلف قسم کے غلے، پھل اور میوے اُگاتی ہے۔ گیہوں، چنا، جو، جوار اور باجرہ سے غذا حاصل کرتا ہے۔ بادام، اخروٹ، منقہ کنٹمش، پستہ، چھوہارا اور انگور سے قوت حاصل کرتا ہے انار، نارنگی، سیب، امرود اور ناشپاتی سے تفکہ کرتا ہے لوہے، پتیل، تانبے، چینی اور شیشے سے برتن بناتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر انعام فرمایا اور ہر چیز اُسے عطا فرمائی لیکن افسوس ہے کہ اس کے باوجود انسان اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتا بلکہ اس کی نعمتوں کا انکار کرتا ہے اور اُس کے حکم کی نافرمانی کرتا ہے لیکن وہ بڑا مہربان اور بردبار ہے یہ سب کچھ جانتا ہے پھر بھی عفو و درگزر کرتا ہے۔ کاشکے انسان خواب غفلت سے بیدار ہو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرے

درگز کرنا۔ صَفَح (ف)

قواعد :-

ناقص معروض کی گردانیں بیان ہو چکی ہیں مجہول سب ایک ہی طرح آتی ہیں اس لیے صرف ایک گردان ذکر کی جا رہی ہے۔
ماضی مجہول (ناقص)

رُمِيتَا رُمِيتَا رُمِيتَا رُمِيتَا رُمِيتَا
رُمِيتَا رُمِيتَا رُمِيتَا رُمِيتَا رُمِيتَا
مضارع مجہول (ناقص)

يُؤْمِنُ يُوْمِنُ يُوْمِنُ يُوْمِنُ يُوْمِنُ
يُوْمِنُ يُوْمِنُ يُوْمِنُ يُوْمِنُ يُوْمِنُ
ناقص کی سب گردانوں کو اسی پر قیاس کر لیجیے کسی میں کوئی فرق نہیں ہو گا۔

پندھواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَقْتُمْ النِّسَاءَ قَاٰمًا مَّمْسُوٰهِنَّ
اَوْ كَفَرْنَ ضُلُوًا لَّهِنَّ فَرِيضَتُهُنَّ وَ مَا يَعْزُوْهُنَّ وَ عَلَي الْمَوْسِعِ
وَقَدْ عَلَي الْمُنْتَقِرِ وَقَدْ سَرَّهٗ مَتَاعًا يٰۤاَيُّهَا الْمَعْرُوْفُ

بیت کھڑے سے بھی ہو رہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ غلط ہو چکے
لیکن مہر مقرر نہ ہونے کی صورت میں طلاق ہو گئی ہے تو نصف
مہر واجب ہے لیکن دونوں کی باہمی رضامندی سے کمی بیشی کا
اختیار ہے۔ عورت کی طرف سے معافی یہ ہے کہ وہ اپنے حق
یعنی نصف سے بھی کم پر یا پوری دست برداری پر آمادہ ہو جائے۔ اور
شوہر کی طرف سے معافی کا مطلب یہ ہے کہ وہ نصف نہ دینے کے
حق سے دست برداری یا اس میں کمی پر آمادہ ہو جائے۔

وَصِيَّةٌ لِّأَتَمِّ وَلَدَيْهِمْ۔ اس سے پہلے پڑھو! محمد بن
ہے اس بنا پر وصیۃ مفعول مطلق بن گیا ہے اور زبر آگیا ہے
ایک سال تک رہنے اور ضروری سامان دینے کا حکم شروع میں تھا
لیکن بعد کو وراثت کی آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے بیویوں
کا حصہ بھی شوہر کی جائداد میں مقرر کر دیا تو اس حکم کی ضرورت
نہ رہی اس طرح چار ماہ دس دن کی عدت مقرر ہونے کے بعد
ایک سال تک گھر میں بیٹھنا بیوہ کے لیے ضروری نہیں رہا۔ مطلقہ
عورت کے لیے عدت کے دوران میں نان و نفقہ کی ذمہ داری
شوہر یا اس کے ورثاء کے ذمہ ہے۔

(۲) ۱۔ اُر دو میں ترجمہ کیجیے۔

۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگرد حضرت مجاہد اس آیت کو تفسیر فرماتے ہیں کہ
نزدیک دوستی کا حکم ہے اگر شوہر کے گھر میں قیام کرے اور نفقہ قبول کرے تو ایک سال کا حکم
ہے ورنہ چار ماہ دس دن ۱۲

دینا۔ شریعت کی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی عورت کو خلوت اور تفرر مہر سے پہلے ہی طلاق دیدی گئی ہے تو شوہر پر مہر واجب نہیں بلکہ صرف ایک جوڑا کپڑا دے دینا کافی ہے۔
 مَوْسِمٌ كِتْمَانُشْ وَالَا ————— مُفْتَقِرٌ تَنَكُّدُست
 رَجَاكَ۔ پیدل ————— مَكْبِتًا نَا۔ سوار ہو کر

تشریح :-

طلاق دینے کی دو صورتیں اس رکوع میں ذکر کی گئی ہیں (۱) نہ خلوت ہوئی ہو نہ مہر مقرر ہوا ہو۔ اس صورت میں صرف ایک جوڑا کپڑا حسب حیثیت شوہر کو دینا پڑے گا۔ اس طلاق کے بعد عورت کو عدت کی ضرورت نہیں ہے وہ فوراً نکاح کر سکتی ہے (۲) مہر مقرر ہو گیا ہو لیکن خلوت نہ ہوئی ہو اس صورت میں آدھا مہر دینا پڑے گا۔

طلاق کی دو صورتیں اور ہیں جو اس جگہ ذکر نہیں کی گئیں (۳) خلوت بھی ہو چکی ہو اور مہر بھی مقرر کیا جا چکا ہو اس صورت میں پورا مہر ادا کرنا پڑے گا (۴) خلوت ہو چکی ہو لیکن مہر مقرر نہ ہوا ہو۔ اس صورت میں مہر مثل جو عورت کی بہن، بہنوئی وغیرہ دادھالی اعزہ کا مقرر ہوا ہو دینا پڑے گا۔

بَيِّنَةٌ عَقْدُ النِّكَاحِ سے اکثر مفسرین اور ائمہ کے نزدیک شوہر مراد ہے اور اس کی تائید اگلی آیت وَلَوْ تَنَزَّاهُ لَفَضَّلْتُ

يعبد ربه في داره ولا يستعلن بالصلوة ولا القرعة
في غير داره ثم سئل لابي بكر فابتني مسجداً ببناء داره
وبني فكان يصلي فيه ويقراء القرآن فيتقصر ^{منها} عليه
نساء المشركين ولبناءهم ويعجبون منه وينظرون اليه
وكان ابو بكر رجلاً بكاء لا يملك دمه حين يقراء
القرآن فلم ينج ذلك اشرف قريش من المشركين
فارسلوا الى ابن الدغنة فقدم عليهم فقالوا له انا
كنا آجرون ابا بكر على ان يعبد ربه في داره وانه
جاؤنا في ذلك فابتني مسجداً في بناء داره وعلن
الصلوة والقرعة وقد خشينا ان يفتن نساءنا
ولبناءنا فآتته فان احب ان يقتصر ^{على} على ان يعبد ربه
في داره فعزل ابن ابي لهب ان يحل ذلك فاستلذه ان
يرد اليك ذمتك فاذا كرهنا ان نخفرك ^{وغيره} ولسنا
مقيدين لابي بكر لا نستعلن فاق ابن الدغنة
ابا بكر فقال قد علمت الذي عاقدت لك عليه
فاما ان تقتصر على ذلك واما ان تشد الى ذمتي
فاني لا احب ان تسمع العرب اني اخفرت في رجل
عاقدت له قال ابو بكر في ارد اليك جوابك و
ارضى بحوار الله - (بخاري)

حَافِظُنَا - مَسَسْتُ - عَفَوْنَ - لَمْ آعَفْ - اَوْصَيْتَ
 نَسِيْتُ - اِنْسَ - لَمْ تَقْتُمْ - لَمْ تَخَفْتُ - يَا مَنُ -
 ب - اُر دو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے۔

خرج ابو بکر مہاجر قبل الحبشة حتی اذا بلغ
 بئر الغاد لقیہ ابن الدغنه وهو سید القارة قال
 ابن قریب یا ابا بکر فقال ابو بکر اخرجنی قومی وانا
 ارید ان اسمی فی الارض واعبد ربی قال ابن الدغنه
 ان مثلك لا یُخرج ولا یُخرج فانك تكسب المعدوم
 وتصل الرحم وتحمل الكل وتقري الضیف وتعين
 على نوائب الحق وانا لك حار جار ^{جہاں نوازی کرتا} فارجع فاعبد ربك
 ببلادك فارتحل ابن الدغنه فخرج مع ابی بکر فی
 اشرف كفار قریش فقال لهم ان ابا بکر لا یُخرج
 مثلك ولا یُخرج آتخرجون رجلاً یكسب المعدوم
 ویصل الرحم ویحمل لكل ولیقری الضیف ویعين
 على نوائب الحق فانفبت قریش جواهر ابن الدغنه
 آمنوا باباکر وقالوا لا بن الدغنه ^{ناقد کرتا} مؤثراً باباکر فلیعبد
 ربه فی داره فیصل ولیقری ما شاء ولا یؤثرنا ^{اثرنا} بذلك
 ولا یستعلن به فانما قد خشینا ان یفتن ابناءنا و
 نساءنا قال ذاك ابن الدغنه لا بی بکر فطهق ابو بکر

معلوم ہوا تو فرمایا عمر دان لوگوں میں سے تھے جو اگر اللہ پر قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم پوری کرتا ہے۔ میں نے انہیں دیکھا کہ وہ جنت میں اپنے لنگڑے پیر سے چلتے ہیں۔

الفاظ کے معانی

بلند کرنا۔ اِعْلَاء (مثل اِبْدَاء)	نقصان سید لوگوں۔ اُولُو الصَّرِ
پہلی کتاب نواسبت	اجازت دینا۔ اِذْن (س)
آرزو۔ اُمْنِيَّةٌ۔ طمع۔ اَعْمَال	لنگڑا۔ اَعْوَج۔ مونت عن جہاء
قربان کرنا۔ حَبَاذٍ يَجُودُ۔ (ب)	ہتھیار۔ سِلَاح۔ جمع اَسْلِحَة۔
پروا کرنا۔ مَبَالَاةٌ (ریائی مَبَالَاةٌ)	نا کام۔ خَاطِب۔
اَلْيَقَانَت (اِشْتِعَال) اِلٰی	قسم پورا کرنا۔ اَبْقَ يُبْقِی۔
لنگ۔ عَنَب۔	قسم کھانا۔ اِشْتَام (اِشْتَعَال)

قواعد

ایک ہزار تک کی گنتی تو آپ جان چکے ہیں اس کے اوپر عربی میں کوئی عدد نہیں ہے پہلے ضرب دے کر بیان کرتے تھے مثلاً ایک لاکھ کرنا ہوتا تھا تو کہتے تھے مِائَةُ اَلْفِ۔ ایک کروڑ کے لیے کہتے تھے مِائَةُ مِائَةِ اَلْفِ بس اس طرح ضرب دیا کرتے تھے۔ اب آج کل اِنگریزی میں (دس لاکھ) اور اس کی جمع مِائَتَیْن سے کام لیتے ہیں۔ یہ تو الگ الگ گنتی کا ذکر تھا ملا کر کرنا ہو تو اردو کی طرح پہلے

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ اسلام لائے ان کے دل میں اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی بہت آرزو تھی وہ اللہ اور اس کے رسول سے بہت محبت کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال کو قربان کر دیں اگر ان کے لیے کوئی عذر ہوتا تو اس کی پیدا نہ کرتے۔ عمر و ابن جموح ایک انصاری صحابی تھے ان کے پیروں میں لنگ تھا لیکن چاہتے تھے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کر دیں عز و ہ بدر میں اس عذر کی وجہ سے شرکت کی اجازت نہ ملی۔ جب جنگ احد کا موقع آیا تو انہوں نے پھر اللہ کی راہ میں نکلنے کا ارادہ کیا۔ بیٹوں نے منع کیا لیکن نہ مانا۔ لڑکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ معذور ہیں آپ انہیں منع کر دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نقصان رسیدہ لوگوں میں ہو تم پر جہاد فرض نہیں ہے لیکن انہوں نے اصرار کیا اور کہا یا رسول اللہ مجھے نہ روکیے شاید اللہ مجھے شہادت نصیب کرے۔ اور میں اپنے اس لشکر سے جہنم میں داخل ہو جاؤں یہ سن کر آپ نے انہیں اجازت دے دی عمرو بن لہی نے ہتھیار لئے اور کہا یا اللہ مجھے شہادت نصیب دے اور اہل و عیال کی طرف ناکام واپس نہ لا اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور وہ شہید ہو گئے آنحضرت کو

سوطهوان سبق

(١) قرآن مجيد :-

اَلَمْ تَرَ اِىَّ الْاِنۡدِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنْ دِيَارِهِمۡ وَهُمۡ
اَلُوۡدٌ حٰدَ رَاۡمُوۡتَ ۖ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوۡثِقٰ
لَهُمۡ اَحْيَا هُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَكَنُ فَظۡحِلۡ عَلٰى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوۡنَ ۝ وَقَاتِلُوۡا فِىۡ
سَبۡبِ اللّٰهِ ۭ وَاعْلَمُوۡا اَنَّ اللّٰهَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۝ مِّنۡ
ذٰلِكَ اَنۡ یُّخۡرِضَ اللّٰهُ فَرۡضًا حَسَنًا لِّیُضَیِّقَ لَہٗ
اَصۡغٰۤرًا کَثِیۡرًا ۭ وَاللّٰهُ یَقۡضِیۡ وَیَبۡطِطُ ۭ وَ اِلَیۡہِ
تُرۡجَعُوۡنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِیَّ اِمۡسٰکٍ مِّنۡ بَنِیۡ اِسۡرَۡءِیۡلَ
مِّنۡۢ بَعۡدِ مُوسٰی ۭ اِذۡ قَالُوۡا لِلّٰہِ لَہُمۡ اَبۡعَثۡ مَلَکًا
نَّفۡثَ اِنۡلَ فِیۡ سَبۡبِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلۡ عَسٰیۡتُمْ اِنۡ کُتِبَ
عَلٰیکُمُ الْفِتۡنَۃُ اَلَّا تَقَاتِلُوۡا قَالُوۡا مَا لَنَا اَلَّا
نُقَاتِلَ فِیۡ سَبۡبِ اللّٰهِ وَفَدَ اُخۡرِجۡنَا مِنْ دِیَارِنَا
وَ اَبۡنَاۤیۡنَا فَمَا کُتِبَ عَلَیۡہِمُ الْفِتۡنَۃُ ۭ تَقُوۡلُوۡا اِلَآ
قَدِیۡدًا مِّنۡہُمۡ ۭ وَ اللّٰهُ عَلِیۡمٌۢ نَّظِیۡمٌ ۝ وَقَالَ لَهُمۡ
نَبِیۡہُمۡ اِنَّ اللّٰهَ فَتَنَۤیۡکُمۡ طَاۡلُوۡتَ مَلَکًا قَالُوۡا
اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہٗ اَمۡلَکٌ عَلَیۡنَا وَنَحۡنُ اَخۡیَۃٌ بِالۡمَلَکِ مِنْہٗ

سب سے اوپر کا عدد ذکر کرتے ہیں پھر اس کے نیچے کا پھر اس کے بعد کا مثلاً اگر کہنا ہو ایک ہزار پانچ سو پندرہ تو اس طرح کہیں گے اَلْفٌ وَخَمْسٌ مِائَتٌ وَخَمْسَةَ عَشَرَ۔ اگر ایک لاکھ دو ہزار دو سو بارہ کہنا ہو تو کہیں گے مِائَةُ اَلْفٍ اَلْفَانِ وَ مِائَتَانِ وَ اِثْنِ عَشَرَ۔

اب اس سلسلہ میں ایک ضروری بات اور قابل ذکر ہے۔ عدد تو آپ جان چکے عدد کے بعد والا لفظ جس کی تعداد بیان کی جاتی ہے معدود کہلاتا ہے اس کے متعلق یاد رکھیے کہ ایک اور دو کے لیے تو عدد کے ذکر کی ضرورت ہی نہیں ہوگی بلکہ وہ لفظ واحد اور تشبیہ استعمال ہوگا مثلاً ایک آدمی رَجُلٌ دو آدمی رَجُلَانِ۔ تین سے لے کر دس تک اور سو سے ہزار تک مضاف الیہ کی طرح معدود کو زیر ہوگا۔ مثلاً ثَلَاثَةُ رِجَالٍ۔ عَشْرَةُ رِجَالٍ۔ مِائَةُ رِجَالٍ۔ اَلْفُ رِجَالٍ۔ گیارہ سے ننانوے تک معدود پر زبر ہوگا مثلاً اَحَدٌ عَشَرَ رَجُلًا۔ عِشْرُونَ رَجُلًا۔ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُونَ رَجُلًا۔

سہ فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ تین سے دس تک کے بعد معدود جمع ہوتا ہے اور سو اور ہزار کے بعد معدود واحد ہوتا ہے جیسا کہ آپ اوپر کی مثالیں ملاحظہ فرما رہے ہیں ۱۲

لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتْلُوا هَٰذَا عَلَيَّكَ يَٰ أَخِي وَلَا تَتْلُوا
لَهُنَّ الْمَوْعِزَاتِ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح
حسب ذیل ہے۔

الْوَف - آفت کی جمع ہے۔ ہزاروں۔

يُضَاعِفُ - مضاعفہ ہر دو (ن) مضاعفہ (ض ع ف) گنا کرنا۔

بُرْهَانًا - صیغہ مُخَادَعَةٍ کی طرح آتے ہیں (پہلی کتاب چوتھا سبق)

الْبَصْ - (ض) تنگی کرنا۔ بصط - (ن) کشائش کرنا۔

مَلَا - سردار۔ بعث - مقرر کرنا۔

مَلَّ عَسِيْرُهُمْ - کہیں ایسا نہ ہو۔ آئی۔ کہاں سے۔

سَيَكُنُّ - دل جمعی۔ فَصَّلَ (ن) روانہ ہونا۔

إِغْلَاقٌ - (غ) غلظت ہر دو (ن) اِلْتِقَالٌ (غ س ف) چلو ہونا۔

رَصِيفُونَ - بے دیکھیے انتخاب پہلی کتاب

جَاوَزَ - مُجَاوِزٌ ہر دو (ن) مُقَاعَلَةٌ (ج و ض) پار کرنا۔

فِيَتْ - جماعت۔

بَيْنُ قَوْلٍ - بَرُوْرٌ (ب س ز) مقابل ہونا (ب ا ب ن) سامنے آنا بھلنا

يُغْلِغُ - اِغْلَاقٌ (غ س غ) اُٹیلنا۔ صیغہ اِنْعَام کی طرح آتے

ہیں (پہلی کتاب پہلا سبق)

وَلَمْ يَأْتِ سَعَةَ مِنَ الْمَالِ ۖ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ
عَلَيْكُمْ وَمَنْ أَدَّاهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجَنِيمِ ۖ وَاللَّهُ
يُرِي فِي مَلَكِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۚ وَقَالَ
لَهُمْ بَيْنَهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ
فِيهِ سَكِينَةٌ مِمَّنْ رَبُّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَى
وَالْهَارُونَ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ وَاللَّهُ يَدْرِكُ مَا يَشَاءُ
لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ
بِالْجُنُودِ ۚ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ
مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي ۚ وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا
مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ ۚ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا
مِنْهُمْ ۚ فَلَمَّا حَارَ وَهُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا
لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۚ قَالَ الَّذِينَ
يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلْكُوا اللَّهَ كَرِهَتْ مِنْهُ قَلِيلٌ مِنْ عِلْمِكَ
فِيكَ كَيْفَ يُرِيدُ يَا ذِئْبُ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۚ
وَلَمَّا بَلَغُوا الْحَبْلَوتَ وَجُنُودَهُ قَالُوا لَا تَنْبَأُ فَرِغْ
عَلَيْنَا صَبْرًا ۚ وَثَبَّتْ أَمْنًا وَنَصْرًا عَلَى الْكُفْرَانِ
الْكُفْرَانِ ۚ فَهَزَمُوهُمْ بِأَذْنِ اللَّهِ ۚ فَذُوقُوا قِتْلَ دَارِكِ
جَالُوتَ ۚ وَأَتَتْهُ اللَّهُ الْمَلَكُ وَالْحِكْمَةُ وَعَلَّمَ مِثْلًا
يَشَاءُ ۚ وَلَوْ لَا دَفَعَهُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

پہنچ گیا۔

ان واقعات سے صحابہ کرام نے بڑا اثر لیا اور بدر کی جنگ کے لئے کمر (جسے وہ بالکل حضرت طاہر کی اس جنگ سے مشابہ سمجھتے ہیں) شام و عراق روم و ایران اور مصر و بربر تک کے تمام معرکوں میں کھڑے ہوئے۔ قَلِيلًا مِّنْ ذِي قُلُوبٍ غَلَبَتْ ذِي الشُّوْبِ يٰۤاٰدِيْنَ اٰدِيْهِ كَاَصُوْلٍ بَّرَابِرَانِ کے لیے ہمت آفریں اور حوصلہ اُٹا رہا۔ اور صحابہ ہی کیا ان کے بعد بھی صدیوں تک یہی آیت بکروں۔ بریں مسلمانوں کو لیے پھرتی رہی۔ کہیں عقبہ ابن نافع کے گھوڑے بحر ظلمات کی موجوں سے کھیل رہے ہیں۔ کہیں طارق ابن زیاد چند ہزار سپاہیوں کے ساتھ یورپ میں قدم رکھ رہا ہے کہیں قنبرہ ابن مسلم مٹھی بھر آدمیوں کے ساتھ چین کی دیواروں کے نیچے کھڑا شاہ چین کو لٹکا رہا ہے۔ کہیں محمد ابن قاسم سندھ کے ریگستانوں میں راجگان ہند سے ٹکرتے رہا ہے کہیں محمد ابن بختیار اٹھارہ سو اوروں کے ساتھ مشرقی ہند کے پایہ تخت کی طرف بڑھ رہا ہے اور راج محل پر اسلامی پھر پرالہا رہا ہے کہیں عربوں کے جتھے سوئزر لینڈ، فرانس اور اطلی کے اندر بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ کہیں سلطان محمد کی فاطمہ بیگم قسطنطنیہ کا رومی تخت الٹ رہی ہے۔ کہیں ترک سپاہی بلقان و قفقاز میں اسلام کا نشان قائم کر رہے ہیں اور بودا پسٹ

تشریح :-

مذکورہ بالا آیات میں بنی اسرائیل کی تاریخ کے بعض واقعات بیان کیے گئے ہیں جن میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ہمت و جرات اور صبر و ثبات سے تائید و نصرت الٰہی حاصل ہوتی ہے اور بہت ہی قلیل تعداد جماعتیں عظیم الشان فوجوں اور طاقتور لشکروں کا منہ پھیر دیتی ہیں لیکن بزدل اور بے ہمت تو میں ذرا سادھکا بھی ہوشیاری نہیں کر سکتی ہیں معمولی سا خطرہ بھی ان کے قدم اکھاڑ دیتا ہے۔ قصہ طاوت و جالوت میں بڑی عبرتیں اور بصیرتیں ہیں جالوت اور اس کی قوم کے ہاتھوں بنی اسرائیل کی قوی شکست کا خاتمہ یہاں ہو گیا تھا مصائب و تکالیف کا جو بم تھا اور زندگی سے موت بہتر معلوم ہوتی تھی لیکن اس وقت بھی اتحاد و اتفاق کا جذبہ ناپید تھا اور اختلاف و مناقشت کی گرم بازاری تھی۔ صبر و برداشت اور ہمت و ثبات کا کہیں پتہ نہ تھا لیکن اس باپوسی کے عالم میں اللہ کے چند مخلص بندوں نے ہمت کی اور حضرت طاوت کی قیادت میں جالوت کے مقابلہ میں جا کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت سے سرفراز فرمایا حضرت داؤد کے ہاتھوں جالوت مارا گیا اور ایک بار پھر اسرائیلی حکومت قائم ہو گئی۔ طاوت کی لڑکی کے ساتھ حضرت داؤد کی شادی ہوئی اور ان کے اور حضرت سلیمان کے زمانہ میں بنی اسرائیل کا اقتدار اپنے شباب پر

وائسے کے کناروں تک تکبیر کی آوازیں گونج رہی ہیں۔
لیکن۔۔۔

احوال اب اپنا اک افسانہ عبرت ہے
آغاز میں ہم کیا تھے انخمام میں ہم کیا ہیں

(۲) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے :-

إِعْتَقُوا - ظَنَنْتُ - أَفْرِغُوا - اصْطَفَيْتُ - ابْتَلَيْتُ
تَلَوْتُ - زَيْدٌ وَ - تَرَوْنَ - صَبَأَ عَقُولُ - صَبَأَ عَقْلُ -
ب۔ اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

كانت الروم قد جمعت جيوشا بلغ عددهم
ستماية الف مقاتل كثر اثب متواصلة وعسكر
متواصلة وكروا ليس يتلو بعضها بعضا لا يدركهم
ابطون ولا يحصون العدد وقد استعبدوا
من الكراع والاسلحة والمجانق والالآت المعدة للحروب
وفتح الحصون بما لا يحصى فتوات اخبارهم الى بلاد
المسلمين واضطربت لها ممالك أهل الاسلام فاعتنوا
بليقائهم الممالك العادل الب ارسلان وجمع جموعه
ثم خرج يؤمهم فلم يزل العسكران يتدانيان الى
ان صادت قلاعهم المسلمين الى المسلمين وقتلوا
عند ايتواى الجندعان فبات المسلمون ليلة الجمعة

رہا کرنا۔ اِطْلَاق۔
تیا مگاہ۔ مَسْزُولُ جَمْعِ مَتَازِلِ
پکارنا۔ تَاَدِيْ يَتَكَادِيْ۔
خیموں۔ خِيَام۔
پیسر۔ فُلْسُ جَمْعِ فُلُوس۔
خرچ کرنا۔ بَذْلُ (رِ)

قواعد:-

عدد اور معدود (جس کی تعداد بیان کی جائے) کے ضروری قاعدے بیان ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک اور ضروری بات قابل ذکر ہے۔ تین سے دس تک کے بعد اگر معدود مذکر ہو تو عدد مونث لایا جاتا ہے مثلاً ثَلَاثَةٌ رِحَالٌ۔ لیکن اگر معدود مونث ہو تو عدد مذکر لایا جاتا ہے مثلاً ثَلَاثُ بَنَاتٍ۔ گیارہ اور بارہ میں مذکر کے لیے۔ عدد کے دونوں ٹکڑے مذکر اور مونث کے لیے عدد کے دونوں ٹکڑے مونث لائے جاتے ہیں مثلاً أَحَدٌ عَشَرَ رَجُلًا۔ اِحْدَى عَشَرَ اِمْرَأَةً۔ تیرہ سے انیس تک مذکر کے لیے عدد کا پہلا ٹکڑا مونث اور دوسرا ٹکڑا مذکر لایا جاتا ہے مثلاً ثَلَاثَةُ عَشَرَ رَجُلًا۔ تِسْعَةُ عَشَرَ رَجُلًا۔ مونث کیلئے عدد کا پہلا ٹکڑا مذکر اور دوسرا ٹکڑا مونث استعمال ہوتا ہے مثلاً ثَلَاثُ عَشَرَ اِمْرَأَةً۔ تِسْعُ عَشَرَ اِمْرَأَةً۔ اس کے بعد دہائیوں میں مذکر اور مونث میں کوئی فرق نہیں ہوتا ہے بلکہ دونوں کیلئے یکساں استعمال ہوتا ہے مثلاً عِشْرُونَ رَجُلًا۔ عِشْرُونَ اِمْرَأَةً۔ اَرْبَعُونَ رَجُلًا۔

اب اسلاں نے پوچھا اگر تو مجھے گرفتار کر لیتا تو میرے ساتھ کیا سلوک کرتا اُس نے کہا میں آپ کو قتل کر دیتا۔ سلطان نے کہا لیکن تو میری نظر میں اس سے کم ہے کہ میں تجھے قتل کروں۔ اس کے بعد خدام کو حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور جو زیادہ قیمت دے اس کے ہاتھ بیچ دو۔ وہ لوگ اسے لے کر نکلے اور مسلمانوں کے خیوں اور ان کی قیام گاہوں کے درمیان چکر لگانے لگے۔ وہ پکارتے تھے کہ بادشاہ روم کو کون خریدتا ہے لیکن کوئی شخص ایک پیسہ بھی ادا کرنے کے لیے تیار نہ ہوا۔ بالآخر ایک آدمی آگے بڑھا اور کہا میں خریدتا ہوں لیکن دینار و درہم سے نہیں بلکہ ایک کتے سے۔ منادی بادشاہ روم اور کتے کو لے کر سلطان کے پاس آنا اور کہا میں سارے لشکر میں پھرا لیکن کوئی شخص بھی اس کتے کے سوا کچھ حشرچ کرنے پر راضی نہ ہوا۔ آپ کا حکم کیا ہے۔ سلطان نے کہا سچ ہے اب کتا بھی اس سے بہتر ہے۔ اس کے بعد حکم دیا کہ اسے رہا کر دیا جائے۔

الفاظ کے معانی

گرفتار کرنا۔ اَسَوَّيْتُ سِرًّا	اس سے کم ہے کہ۔ اَقْتُلْ
سلوک کرنا۔ صَنَعْتُ (فعل)	مِنْ اَنْ۔

اَنْ يَّعْمُوْنَ اَمْوَءَةً وَّغَيْرِہٖ وَغَیْرَہٗ۔ البتہ اکائیاں حسب سابق
 مذکر کے لیے مونث اور مونث کے لیے مذکر آتی ہیں مثلاً ثَلَاثَةٌ
 وَعِشْرُونَ رَجُلًا وَثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ اَمْوَءَةً۔
 خَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ رَجُلًا وَخَمْسٌ وَسَبْعُونَ
 اَمْوَءَةً۔ وغیرہ وغیرہ البتہ گیارہ بارہ کی طرح اکلیں، بالیں
 اکلیں، بتیں، اکٹالیں، بالیں وغیرہ مونث کے لیے
 اِحْدَى اور اِثْنَتَانِ یا اِثْنَتَانِ اور مذکر کے لیے اَحَدٌ
 اور اِثْنَانِ اکائی کی جگہ استعمال ہوگا مثلاً اَحَدٌ وَعِشْرُونَ
 رَجُلًا۔ اِثْنَانِ وَعِشْرُونَ رَجُلًا۔ اور۔ اِحْدَى
 وَعِشْرُونَ اَمْوَءَةً وَاِثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ اَمْوَءَةً۔

نوٹ۔

اعداد کا بیان عربی میں بہت مشکل اور پیچیدہ سمجھا جاتا ہے،
 لہذا ذرا زیادہ توضیح سے اس سلسلہ کے سب سبق ملاحظہ فرمائیے۔

